نجاۃ الدارین

۱۱۴ سوروں کی تلاوت کی فضیلت اور ان کے مطالب

ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے سراسر شفا اور رحمت ہے۔
(بنی اسرائیل آیت ۸۲)

نَجَاةُ الدَّارَیْن

۱۱۴ سوروں کی تلاوت کی فضیلت اور اس کے مطالب

جمع و ترتیب
مولانا نثار حسین اور مولانا غلام محمد مبلغی

ناشر:
تعلیمات اہل بیت
مسجد حیدری، سندھ مدرسۃ الاسلام، شارع لیاقت کراچی۔

نام کتاب: نجاۃ الدارین

جمع وترتیب: مولانا نثار حسین اور مولانا غلام محمد مبلّغی

نظر ثانی: حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے شیخ حافظ حسین نوری
حجۃ الاسلام آقائے شیخ مولانا محمد حسین رئیسی
(پیش امام محفل مرتضیٰ کراچی)

تعاون: سلیم رضا

ناشر: تعلیماتِ اہلِ بیتؑ

کمپوزنگ: کاظم حسین اور اعجاز حسین

تصحیح اردو: سید عسکری زیدی

تعداد اشاعت: ۵۰۰ عدد

سال طبع: رجب ۱۴۲۶ھ ستمبر ۲۰۰۵ء

قیمت: ۱۰۰ روپے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَھَّرُوۡنَ

وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔

سورہ واقعہ آیۃ ۷۹

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

بیشک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اسکے نگہبان ہیں۔

سورہ حجر آیۃ ۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلۡ فَرَجَھُمۡ

اِنّیِ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَ عِتْرَتِیْ
اَھْلَ بَیْتِیْ وَ اِنَّھُمَا لَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ
الْحَوْضَ فَلَا تُقَدِّمُوْھُمَا فَتَھْلِکُوْا وَ لَا تُقَصِّرُوْ
عَنْھُمَا فَتَھْلِکُوْ وَلَا تُعَلِّمُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ اَعْلَمُ مِنْکُمْ

میں تمہارے درمیان دو بیش قیمت چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے اگر تم ان سے آگے بڑھو گے یا ان سے پیچھے رہ جاؤ گے تو ہلاک ہو جاؤ گے انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل علی بن ابی طالبؑ، ج ۲، ص ۳۶۲
صحیح ترمذی، ج ۵، ص ۳۲۸، حدیث ۳۸۷۴

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن کی فضیلت	۱۴
۲	قرائت کے آداب	۱۹
۳	قرائت میں اخلاص	۲۱
۴	ترتیل کا مطلب	۲۳
۵	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر	۲۵
۶	کیا بسم اللہ سورہ حمد کا جزء ہے	۲۹
۷	خدا کے ناموں میں سے اللہ جامع ترین نام ہے	۳۱
۸	خدا کی دیگر صفات بسم اللہ میں کیوں مذکور نہیں	۳۳
۹	سورہ حمد کی خصوصیات	۳۶
۱۰	سورہ بقرہ کے موضوعات	۴۲
۱۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۳
۱۲	سورہ آل عمران	۴۵
۱۳	سورہ نساء کے بارے میں	۴۵
۱۴	سورہ مائدہ	۴۶
۱۵	سورہ انعام	۴۷
۱۶	سورہ اعراف اور اس کی اہمیت	۴۹
۱۷	سورہ انفال اور اس کی فضیلت	۵۱
۱۸	سورہ توبہ	۵۲
۱۹	سورہ یونس کے مضامین اور فضیلت	۵۳
۲۰	سورہ ہود کے مضامین اور فضیلت	۵۵
۲۱	اس سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کردیا	۵۶
۲۲	اس کی فضیلت ،	۵۶
۲۳	سورہ رعد کے مضامین	۵۸

۲۴	سورہ ابراہیم	۵۹
۲۵	اس کی فضیلت	۶۰
۲۶	سورہ یوسف	۶۰
۲۷	اس کی فضیلت	۶۰
۲۸	سورہ بنی اسرائیل	۶۱
۲۹	سورہ بنی اسرائیل کی فضیلت	۶۲
۳۰	سورہ کہف کی فضیلت	۶۳
۳۱	سورہ مریم کی فضیلت	۶۳
۳۲	سورہ طٰہٰ کی فضیلت	۶۳
۳۳	سورہ حجر	۶۵
۳۴	سورہ حجر کے مضامین	۶۶
۳۵	سورہ نحل	۶۷
۳۶	اس سورہ کی فضیلت	۶۷
۳۷	سورہ انبیاء	۶۸
۳۸	اس سورہ کے مضامین	۶۹
۳۹	سورہ حج	۷۰
۴۰	سورہ حج کے مضامین اور مطالب	۷۱
۴۱	اس سورہ کی تلاوت کے فضائل	۷۲
۴۲	سورہ مومنون	۷۳
۴۳	اس کے مندرجات	۷۴
۴۴	سورہ نور	۷۵
۴۵	سورہ نور کے مضامین	۷۶
۴۶	سورہ فرقان کے مضامین	۷۷
۴۷	اس سورہ کی فضیلت	۷۸
۴۸	سورہ شعراء کے مندرجات	۷۹
۴۹	اس کی فضیلت	۸۰
۵۰	سورہ نمل کے مضامین اور اس کی فضیلت	۸۱
۵۱	سورہ قصص کے مضامین	۸۲

۵۲	فضیلت تلاوت سورہ قصص	۸۳
۵۳	سورہ عنکبوت کے مضامین	۸۴
۵۴	اس سورہ کی فضیلت	۸۵
۵۵	سورہ روم کے مندرجات اور فضیلت	۸۷
۵۶	سورہ لقمان کے مضامین	۸۸
۵۷	اس سورہ کی فضیلت	۹۰
۵۸	سورہ سجدہ	۹۱
۵۹	اس سورہ کی فضیلت	۹۱
۶۰	سورہ احزاب کے مندرجات	۹۲
۶۱	اس سورہ کی فضیلت	۹۳
۶۲	سورہ فاطر	۹۴
۶۳	اس سورہ کی فضیلت	۹۵
۶۴	سورہ یٰسٓ کے مضامین	۹۶
۶۵	اس سورہ کی فضیلت	۹۷
۶۶	سورہ صٰفٰت کے مضامین	۹۸
۶۷	اس سورہ کی فضیلت	۹۹
۶۸	سورہ صٓ	۱۰۰
۶۹	اس سورہ کی فضیلت	۱۰۲
۷۰	سورہ زمر کے مطالب اور مضامین	۱۰۳
۷۱	اس سورہ کی فضیلت	۱۰۴
۷۲	سورہ مومن کے مندرجات	۱۰۵
۷۳	اس سورہ کی فضیلت	۱۰۶
۷۴	سورہ شوریٰ کے مندرجات	۱۰۸
۷۵	اس سورہ کی فضیلت	۱۰۸
۷۶	سورہ حم سجدہ کے مندرجات	۱۰۹
۷۷	سورہ سبا کے مطالب	۱۱۱
۷۸	اس سورہ کی فضیلت	۱۱۲
۷۹	سورہ زخرف	۱۱۳

۸۰	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۱۴
۸۱	سورہ دخان	۱۱۵
۸۲	سورہ جاثیہ کے مضامین	۱۱۷
۸۳	سورہ جاثیہ کی تلاوت کا ثواب	۱۱۷
۸۴	سورہ احقاف کے مضامین	۱۱۸
۸۵	سورہ احقاف کے فضائل	۱۱۹
۸۶	سورہ محمدؐ	۱۲۰
۸۷	سورہ محمدؐ کی تلاوت کی فضیلت	۱۲۱
۸۸	سورہ فتح کے مطالب	۱۲۳
۸۹	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۲۴
۹۰	سورہ حجرات کے مطالب	۱۲۵
۹۱	اس سورہ کی فضیلت	۱۲۶
۹۲	سورہ ق کی فضیلت	۱۲۷
۹۳	سورہ ذاریات کے مطالب	۱۲۹
۹۴	سورہ طور	۱۳۰
۹۵	اس کی تلاوت کی فضیلت	۱۳۱
۹۶	سورہ والنجم	۱۳۲
۹۷	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۳۳
۹۸	سورہ قمر	۱۳۴
۹۹	سورہ رحمٰن اس کا مضمون	۱۳۵
۱۰۰	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۳۶
۱۰۱	سورہ واقعہ	۱۳۷
۱۰۲	اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت	۱۳۸
۱۰۳	سورہ حدید کے مشمولات	۱۴۰
۱۰۴	سورہ مجادلہ کے مضامین	۱۴۲
۱۰۵	سورہ حشر	۱۴۴
۱۰۶	سورہ ممتحنہ کے مضامین	۱۴۶
۱۰۷	سورہ صف کی فضیلت	۱۴۸

۱۰۸	سورہ جمعہ	۱۴۹
۱۰۹	اس کی فضیلت	۱۵۰
۱۱۰	سورہ منافقون کی فضیلت	۱۵۱
۱۱۱	سورہ تغابن کی فضیلت	۱۵۳
۱۱۲	سورہ طلاق کے مضامین	۱۵۳
۱۱۳	سورہ تحریم کے مضامین	۱۵۴
۱۱۴	سورہ ملک کی فضیلت	۱۵۷
۱۱۵	سورہ القلم کی فضیلت	۱۵۸
۱۱۶	سورہ حاقہ کے مضامین	۱۵۹
۱۱۷	سورہ معارج کے مضامین	۱۶۱
۱۱۸	سورہ نوح کی فضیلت	۱۶۳
۱۱۹	سورہ جن کی مضامین	۱۶۵
۱۲۰	سورہ مزمل کے مطالب	۱۶۶
۱۲۱	سورہ مدثر کے مطالب	۱۶۸
۱۲۲	سورہ قیامت کے مضامین	۱۷۰
۱۲۳	سورہ دہر کے مضامین	۱۷۱
۱۲۴	سورہ مرسلات کے فضائل	۱۷۲
۱۲۵	سورہ نبأ کے فضائل	۱۷۳
۱۲۶	سورہ نازعات کی تلاوت کی فضیلت	۱۷۵
۱۲۷	سورہ عبس کی تلاوت کی فضیلت	۱۷۷
۱۲۸	سورہ تکویر کے مضامین	۱۷۸
۱۲۹	سورہ انفطار کے مضامین	۱۸۰
۱۳۰	سورہ مطففین کی فضیلت	۱۸۲
۱۳۱	سورہ انشقاق کی فضیلت	۱۸۳
۱۳۲	سورہ بروج کے مضامین وفضیلت	۱۸۴
۱۳۳	سورہ طارق کے مضامین وفضیلت	۱۸۵
۱۳۴	سورہ اعلی کے مضامین وفضیلت	۱۸۶
۱۳۵	سورہ غاشیہ کی فضیلت	۱۸۸

۱۳۶	سورہ فجر کے مضامین	۱۸۹
۱۳۷	سورہ بلد کے مضامین	۱۹۰
۱۳۸	سورہ والشمس کے مضامین	۱۹۲
۱۳۹	سورہ لیل کی تلاوت کی فضیلت	۱۹۲
۱۴۰	سورہ ضحیٰ کی تلاوت کی فضیلت	۱۹۳
۱۴۱	سورہ الم نشرح کی تلاوت کی فضیلت	۱۹۵
۱۴۲	سورہ تین کی قرأت کی فضیلت	۱۹۶
۱۴۳	سورہ علق کی قرأت کی فضیلت	۱۹۷
۱۴۴	سورہ قدر کی قرأت کی فضیلت	۱۹۸
۱۴۵	سورہ البینہ کے مطالب	۲۰۰
۱۴۶	سورہ زلزال کے مطالب	۲۰۱
۱۴۷	سورہ عادیات کے مطالب	۲۰۳
۱۴۸	سورہ قارعہ کی تلاوت کی فضیلت	۲۰۵
۱۴۹	سورہ تکاثر کی تلاوت کی فضیلت	۲۰۶
۱۵۰	سورہ عصر کی تلاوت کی فضیلت	۲۰۷
۱۵۱	سورہ ہمزہ کی فضیلت	۲۰۸
۱۵۲	سورہ فیل کی فضیلت	۲۱۰
۱۵۳	سورہ قریش کی فضیلت	۲۱۱
۱۵۴	سورہ الماعون کے مطالب و فضائل	۲۱۲
۱۵۵	سورہ کوثر کے مطالب و فضائل	۲۱۳
۱۵۶	سورہ کافرون کے مطالب و فضائل	۲۱۶
۱۵۷	سورہ نصر کے فضائل	۲۱۸
۱۵۸	سورہ لہب کے فضائل	۲۲۰
۱۵۹	سورہ اخلاص کے فضائل	۲۲۱
۱۶۰	سورہ فلق کے مطالب	۲۲۵
۱۶۱	سورہ والناس کے مطالب	۲۲۶
۱۶۲	اس سورہ کی فضیلت	۲۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

قرآن مجید پند و نصائح، حکم و مواعظ، عبد و امثال اور احکام شریعت کا سر چشمہ ہے۔ اس لئے اسے پڑھنا سننا اور اس میں غور فکر ہماری زندگی کا معمول ہونا چاہیئے۔ ارشاد الٰہی ہے جتنا باسانی قرآن پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ تلاوت کا ثواب کے بارے میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض روایات زیر نظر کتاب میں ملاحظہ فرمائینگے۔

حضرت امام حسینؑ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قیام نماز میں قرآن کی ایک آیت کی تلاوت کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں ہر حرف کے بدلے میں سو ۱۰۰ نیکیاں لکھی جاتی ہے۔ اگر نماز کے علاوہ پڑھے تو خداء منان ہر حرف کے بدلے میں دس ۱۰ نیکیاں اور فقط سنے تو بھی ہر حرف کے بدلے میں نیکی لکھتا ہے۔

تلاوت کا مقصد صرف قرآنی الفاظ کو زبان پر جاری کرنا نہیں بلکہ پڑھے تا کہ سمجھ سکے! سمجھے تا کہ عمل کر سکے عمل کریں تا کہ قیامت میں سرخرو ہو سکے۔ اخلاق، روحانی، علمی، عملی بصیرت حاصل کر سکے اس لئے دوران تلاوت آداب شرائط کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے۔ چاہے ظاہری آداب ہوں مثلاً با وضو ہونا، اعوذ ب اللہ پڑھنا، مخارج وقف و قوانین کا خیال رکھنا چاہئے۔

باطنی آداب

جو زیادہ اہم ہے مثلاً

(۱) تصور کرنا کہ خدا میرے سامنے حاضر ہے مجھے حکم دے رہا ہے۔

(۲) یہ خیال رکھے کہ قرآن عام کتاب نہیں یہ خدا کا کلام ہے۔

(۳) تلاوت سے قبل نازل کرنے والے خالقیت عظمت کا تصور۔

(۴) صفات میں غور فکر خالق ہے تو خالقیت کا دائرہ کتنا وسیع ہے، رازق ہے رازقیت دائرہ کہاں تک محیط ہے۔

(۵) آیۂ رحمت سے گذرے سوال رحمت آیۂ عذاب پر پہنچے تو پناہ مانگنا۔

(۶) قصص سے عبرت لینا اپنے اوپر تطبیق کرنا کہیں وہ برائیاں میرے اندر موجود تو نہیں جس کی وجہ سے ہم پر گزشتہ عذاب نازل ہوا تھا۔

(۷) وہ امور جو قرآن فہمی کی راہ میں مانع ان کا قلع قمع پہلے کریں۔ جسے تقلید تعصب فکری جمود وغیرہ۔

زیر نظر کتاب ہم سب کو ان مطالب کی طرف توجہ دلائی گی۔ جیسے فاضل محترم مولانا غلام محمد مبلغی نے بڑی محنت اور خلوص سے جمع کیا ہے آحادیث اور ان کی تفسیر پر کمال اصل محبت کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ محترم قارئین اس سے استفادہ کرینگے ہماری دعا ہے کہ فاضل محترم کی کوشش کو قبول فرمائیں۔

مزید دین مقدس کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں۔

دعا گو

والسلام

محمد حسین رئیسی پیش امام محفل مرتضیٰ کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

جب ہم علوم کے اتنے عظیم سرمائے کے مالک ہیں اور ہمارے پاس قرآن اور حدیث کے ایسے اطمینان بخش خزانے اور منابع موجود ہیں کہ جن کی سند کا سلسلہ خود قرآن اور معلم قرآن یعنی محمدؐ وال محمدؐ کے زریعے حقیقت سے جا ملتا ہے تو پھر ہمارے لیئے یہ کسی طور سے بھی مناسب نہی کہ ہم دوسروں کی فکری میراث پر حریصانہ نظریں جمائیں اور مقاصد کی حصول کیلئے غیروں کے آگے ہاتھ پھیلائیں علوم کا جو گرانبہا سرمایہ خود ہمارے پاس موجود ہے اسے مکمل طور پر اپناتے ہوئے بقائے حیات اور تابندہ حیات اور حصول مقصد انسانیت اور ارتقاء کی منازلوں کے سفر کی تکمیل کیلئے اور منعم حقیقی کی درگاہ تک رسائی پیشوایان حق کی بتائے ہوئے اصولوں کی ادراک کیلئے اس سرمایہ سے غافل نہ رہے اور اسے نظر انداز نہ کریں۔ اپنے مدارک اور منبع سے بے اعتنائی نہ برتیں اور احساس کمتری کے زیر اثر انہیں بھلا نہ بیٹھیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے عظیم اور گراں قدر علمی سرمائے پر نظر رکھیں۔

زیر نظر کتاب اس لحاظ سے بالخصوص ہے بے حد اہم اور عظیم ہے اس میں آسمانی کتاب کے تمام سوروں کے فوائد اور خصوصیات اور اس کے مضامین اور اہم نکات کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اور قرآن صامت کے ساتھ ساتھ قرآن ناطق سے بھی آگاہی حاصلی کی ہے اور ہر سورة قرآنی کے ساتھ معلم قرآن یعنی محمد والی محمدؐ کی حدیث مبارک نقل کی گئی ہے تاکہ مومنین کیلئے جستجو کرنے میں دقت پیش نہ آجائے۔

یہ کتاب قرآن مجید کی عظمت اس کی معجزانہ حیثیت اور بالخصوص ان سوروں کی تلاوت کی افادیت اور روحانی مریضوں کے ساتھ جسمانی مرض کے لئے مکمل شفا کا پیغام کے ساتھ طبیت آخر ہونے کا اعلان سناتی ہے۔ تاکہ عاشقان قرآن اپنی تمام جائز مقاصد کے حصول کیلئے اس علمی خزانے کی سوروں سے فیض حاصل کریں اور مادی دنیا کے تمام پریشانیوں کا ازالہ کرسکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تلاوتِ قرآن کی فضیلت

رسولِ خدا کی ایک وصیت تلاوت قرآن کے بارے میں ہے آپؐ نے فرمایا یا علی ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کرو۔ حفظ وحمل وتمسک وتعلیم و مداوت وتلاوت و تدبر در معانی و اسرار قرآن کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ ہماری ناقص سمجھ میں نہیں آسکتی اور صرف اہلِ بیت ہی سے اس سلسلے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں انکی گنجائش اس مختصری کتاب کے اندر نہیں ہے یہاں اختصار کے ساتھ چند روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

کَافِیْ بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اَلْقُرْآنُ عَهْدُ اللّٰہِ اِلٰی خَلْقِهٖ فَقَدْ یَنْبَغِیْ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ یَنْظُرَ فِیْ عَهْدِهٖ وَ اَنْ یَقْرَأَ مِنْهُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ آیَةً

(ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قرآن خدا کا وہ عہد ہے جو اس کی مخلوق سے لیا گیا ہے لہٰذا مرد مسلمان کو اس عہد کو دیکھنا چاہیے اور پچاس آیت روز پڑھنی چاہیے۔)

زہری کا بیان ہے کہ میں نے امام سجادؑ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے قرآنی آیات خزانہ ہیں جب بھی کوئی خزانہ کھولا جائے تو تمھیں اس میں دیکھنا چاہیے۔

(چہل حدیث صفحہ ۶۱۴)

ان دونوں حدیثوں سے ظاہر یہ ہے کہ آیتوں میں تدبر اور ان کے معانی میں تفکر بہت اچھی بات ہے آیات محکمہ الہیہ میں تدبر تفکر معارف وحکم کا سمجھنا توحید کا فہم و افہام ہی سب تفسیر بالرائے کے علاوہ ہے تفسیر بالرائے کا مطلب اہل بیت (وہ ہی جو کلام الٰہی کے مخاطب ہیں) سے تمسک کئے بغیر اصحاب رائے اور خواہشات فاسدہ کے مطابق قرآنی آیتوں کی تفسیر کرنا ہے ۔آیات میں غور وفکر کے لئے یہی آیت کافی ہے

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

(قرآن میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے کیا دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ ہمیں قرآن میں غور وفکر کے لئے بہت تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرت علیؑ سے منقول ہے اس قرأت میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں تفکر نہ ہو۔)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا:

وَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ مَنْ قَرَءَ عَشْرَ آیَاتٍ فِیْ لَیْلَةٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَ مَنْ قَرَءَ خَمْسِیْنَ آیَةً کُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِاَةِ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْفَائِزِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَ مَنْ قَرَأَ اَلْفَ آیَةٍ کُتِبَ لَهٗ قِنْطَارٌ مِنْ بِرٍّ اَلْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفَ خَمْسُوْنَ اَلْفَ مِثْقَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ اَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ قِیْرَاطًا اَصْغَرُهَا مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ وَ اَکْبَرُهَا مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

(امام باقرؑ نے فرمایا حضرت رسول خدا کا ارشاد ہے جو شخص رات میں 10 دس آیتوں کی تلاوت کرے اس کو غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو پچاس آیتوں کی تلاوت کرے اس کو ذاکرین میں لکھا جاتا ہے اور جو سو آیتوں کو پڑھے اس کو قانتین میں لکھا جاتا ہے جو دو سو آیتوں کو پڑھے اس کو خاشعین میں لکھا جاتا ہے اور جو تین سو آیتوں کو پڑھے اس کو فائزین میں لکھا جاتا ہے اور جو پانچ سو آیتوں کو پڑھے اس کو مجتہدین میں لکھا جاتا ہے اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کریں اس کے نیکیوں کا ایک قنطار لکھا جاتا ہے ایک قنطار پندرہ ہزار مثقال سونے کا ہوتا ہے۔ایک مثقال 24 قیراط کا ہوتا ہے سب سے چھوٹا قیراط کوہ احد کے مثل ہوتا ہے اور سب سے بڑا اتنا ہوتا ہے جتنا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان ہوتا ہے۔)

بہت سی روایات میں ہے کہ روز محشر قرآن بہت ہی خوبصورت شکل میں آئے گا اہل قرآن اور تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔حدیث میں ہے جو شخص جوانی میں تلاوت قرآن کرتا ہے قرآن اس کے گوشت اور خون میں داخل ہو جاتا ہے اور خداوند عالم اس کو صحابائے کرام کے ساتھ نیکو کاروں میں سے قرار دیتا ہے اور قیامت میں قرآن اس کی پناہ ہے قرآن خدا کے سامنے کہے گا پالنے والے ہر عامل نے اپنا اجر پالیا سوائے میرے اوپر عمل کرنے والوں کے پس تو اپنی بہترین عطا ان کو مرحمت فرما تب خدا اس کو لباس بہشت سے دو لباس اس کو پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا اور خطاب کرے گا کیا تو راضی ہوگیا قرآن کہے گا میں اس سے زیادہ کی امید رکھتا ہوں تب امن امان اس کے داہنے ہاتھ میں دیں گے اور خلد کو بائیں میں پھر وہ بہشت میں جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تلاوت کر اور ایک درجہ اوپر آ پھر قرآن سے خطاب ہو گا کیا میں نے اس کو مقامات تک پہونچا دیا اور تو راضی ہوگیا قرآن عرض کرے گا میں راضی ہوگیا۔

قرآن پاک ایسا قانون ہے جو دین اور دنیا میں لوگوں کی اصلاح کا کفیل اور انکی دنیوی و اخروی سعادت کا ضامن ہے۔اس کی ہر آیت ہدایت کا سرچشمہ اور رحمت کا منبع ہے لہذا

جس کسی کو دائمی سعادت کا حصول اور دین و دنیا کی فلاح و کامیابی عزیز ہو تو اس کا فرض ہے کہ دن رات میں کسی بھی وقت کتاب الٰہی سے غافل نہ ہو۔ اس کی آیات بینات کا دھیان رکھے اور اپنی سوچ کو اسکے سانچے میں ڈھال لے تا کہ قرآن کریم کی روشنی میں ایسی کامیابی حاصل کر سکے جس کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہا کیونکہ یہ وہ تجارت ہے جس میں گھاٹے کا امکان نہیں۔

میرے چھٹے امامؑ کی حدیث ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قرآن انسانوں کی زندگی اور سعادت کا دستور العمل ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کیلئے بنایا ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے اور ہر روز قرآن مجید کی پچاس آیات کی تلاوت کرے تا کہ گناہوں سے ڈھوبے ہوئے دل کی ظلمت کدے کو نور قرآن سے روشن اور فکر قرآن سے منور ہو جائے۔

ایک اور جگہ آپؑ نے فرمایا آخر اس میں کیا دشواری ہے کہ کوئی تاجر جو بازار میں اپنے کاروبار میں مصروف رہتا ہے واپس آ کر اس وقت تک نہ سوئے جب تک قرآن کی ایک سورت نہ پڑھ لے۔ اگر وہ ایسا کریگا تو ہر آیت کی عوض دس نیکیاں اسکے نامہ عمل میں لکھی جائینگی اور دس برائیاں اسکے نامہ اعمال سے مٹادی جائے گی۔

ایک اور جگہ آپؑ نے فرمایا۔ کہ قرآن کی تلاوت ضرور کرو کیونکہ جتنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ اتنے ہی جنت میں درجے ہیں۔ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو حکم ہوگا کہ پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا جب وہ ایک آیت پڑھے گا تو اسکا ایک درجہ بلند ہوگا۔ کتب حدیث میں اس طرح کی روایات بکثرت ہیں۔ جس کا جی چاہے وہاں دیکھ لے اور بحار الانوار کی انیسویں جلد میں ایسی روایات کی بڑی تعداد جمع کردی گئی ہے قارئین اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

احادیث میں گھروں میں قرآن پڑھنے کی جو فضیلت آئی ہے اس میں یہی راز ہے کہ اس طرح اسلام کی شان ظاہر ہوتی ہے اور دوسروں کو بھی تلاوت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے گھر میں قرآن شریف پڑھتا ہے تو لامحالہ اسکے بیوی اسکے بچے بھی پڑھنے لگتے

ہیں۔ اس طرح تلاوت کا شوق بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ اگر قرآن کی تلاوت کیلئے کچھ مقام مخصوص کر دیے جائیں تو ہر شخص کو ہر وقت تلاوت کی سہولت میسر ہوگی۔ تلاوت قرآن کو اسلام کی اشاعت میں بڑا دخل ہے شاید اس میں ایک اور راز بھی ہے۔ اور وہ ہے ایک دینی شمار کا قیام کیونکہ جب صبح ،شام گھروں سے قرآن پڑھنے کی آوازیں بلند ہوگی تو سننے والوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم ہوگی۔ اور وہ ہر بستی میں قرآن پڑھنے والوں کی آوازوں سے متاثر ہونگے۔ گھروں میں قرآن کی تلاوت کے اثر کے متعلق احادیث میں ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہاں خیر برکت میں اضافہ ہوتا ہے اس گھر میں فرشتے آتے ہیں۔ اور وہاں سے شیطان بھاگ جاتے ہیں آسمان والوں کو وہ گھر ایسا چمکتا ہوا نظر آتا ہے جیسا زمین والوں کو کوئی ستارہ چمکتا نظر آتا ہے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا ہے اور اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ اسکی برکت کم ہوجاتی ہے فرشتے اس گھر کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں شیطان بسیرا کرلیتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ معانی غور وفکر کی بھی تاکید ہے۔ کتاب اللہ اور سنت صیحہ میں قرآن کے معانی میں تفکر تدبر اور اسکے اعلی مقاصد کو اچھی طرح سمجھنے اور ان پر غور فکر کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

(کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔)

اس آیت میں قرآن پر غور وفکر نہ کرنے والوں کی شدید مزمت کی گئی ہے۔ حدیث میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔

اَعْرِبُ الْقُرْاٰنَ وَالْتَمِسُوْا غَرَائِبَهٗ

(قرآن کو بلند آواز سے پڑھو اور اسکے پوشیدہ معانی اور عجائب و دقائق تلاش کرو۔)

ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ جو صحابہ ہمیں پڑھایا کرتے تھے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ ہم رسولؐ پاک سے ایک وقت میں دس آیات پڑھتے تھے تو آنحضرتؐ اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں پڑھاتے تھے جب تک ہم پہلی دس آیات علمی اور عملی تمام پہلوؤں سے واقفیت حاصل نہیں کر لیتے تھے۔ اور کیا کہنا اس حدیث کا کہ

تفکر الساعة خیرٌ من عبادة سنه

اور تفکر الساعة خیرٌ من قیام لیلة

(اس لیئے کہ فکر ہی انسان کو منزل بتاتا ہے فکر ہی انسان کو ہلاکت سے بچاتا ہے۔
فکر انسان کی کامیابی کا سحر ہے۔ فکر انسان کی آبادی کا شجر ہے۔ فکر ہی ایمان کا ثمر ہے۔
فکر ہی ہدایات کا اثر ہے۔ فکر ہی روحانیت کا سرچشمہ ہے۔)

قرائت کے آداب

قرآن کی قرائت کا مقصد یہ ہے کہ دلوں میں اس کی صورت نقش ہو جائے اس کے احکام ونواہی کے اثرات مرتب ہوں اس کی دعوتیں جاگزیں ہو جائیں اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوگی جب تک قرائیت کے آداب کا لحاظ نہ کیا جائے اور آداب کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے جیسا کہ بعض قاریوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ ساری توجہ حروف کے مخارج اور ادائے الفاظ کی طرف رکھی جائے اس طرح کے معنی اور غور وفکر تو کی خود تجوید بھی باطل ہو جائے بلکہ بہت سے کلمات اپنی اصلی صورت سے خارج ہو کر دوسری صورت میں ڈھل

جائیں اور مادہ وصورت بالکل بدل جائے اور یہ بھی شیطان کی ایک مکاری ہے کہ عبادت گزار انسان کو آخر عمر تک الفاظ قرآن میں سرگرم رکھتا ہے نزول قرآن کے مقصد اوامر ونواہی کی حقیقت معارف حقہ کی طرف دعوت اور اخلاق حسنہ سے یکدم غافل بنادیتا ہے پچاس سال کی قرائت کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ شدت تغلیظ اور اس میں تشدید کی بنا پر صورت کلام سے بالکل خارج ہوکر ایک عجیب وغریب صورت اس نے پیدا کرلی ہے اور یہ سب بیکار ہے بلکہ آداب سے مراد وہ آداب ہیں جو شریعت مطہرہ میں منظور شدہ ہیں اور ان میں بہترین صورت یہ ہے کہ آیات میں تدبر وتفکر کرکے عبرت حاصل کی جائے جیسا کہ پہلے اس کی طرف اشارہ کیا جاچکا ہے۔

امام جعفر صادق سے منقول ہے

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے اس قرآن کے اندر ہدایت کے منارے تاریکی کے چراغ موجود ہیں لہذا اصحاب نظر اپنی آنکھوں کو جوانی دے اور نور قرآن سے استفادہ کے لئے اپنی آنکھوں کو کھولے اس لئے کہ قرآن میں قلب بصیر کی حیات ہے جس طرح تاریکیوں میں چلنے والا نور سے روشنی حاصل کرتا ہے۔

وَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي حَدِيْثٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ وَ اٰثَرَ عَلَيْهِ حُبَّ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا اِسْتَوْجَبَ سَخَطَ اللّٰهِ وَكَانَ فِي الدَّرَجَةِ مَعَ الْيَهُوْدِ وَ نَّصَارَی الَّذِيْنَ يَنْبِذُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

(رسول خدا نے فرمایا جو قرآن سیکھ کر اس پر عمل نہ کرے دنیا کی محبت وزینت کو اس پر مقدم

کرے وہ خدا کی ناراضگی کا مستحق ہوگا اور یہود و انصاری کے ساتھ ان کے درجہ میں ہوگا جو کتاب کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور جو تلاوت قرآن لوگوں کو دکھانے اور دنیا طلبی کے لیے کرے وہ قیامت میں خدا سے ایسے چہرے کے ساتھ ملاقات کرے گا جس میں گوشت نہ ہوگا ہڈی ہی ہڈی ہوگی اور قرآن کو اس کے پیچھے رکھا جائے گا یہاں تک کہ قرآن اس کو جہنم میں ڈھکیل دے گا اور وہ شخص دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں گر جائے گا۔)

قرائت میں اخلاص

تلاوت قرآن کا لازمی ادب جو دلوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور جس کے بغیر عمل کی کوئی قیمت نہیں ہوا کرتی بلکہ عمل برباد و باطل و موجب ناراضگی خدا ہوتا ہے وہ اخلاص ہے اور یہی مقامات اخروی کا سرمایہ اور تجارت آخرت کا راس المال ہے اس سلسلے میں بھی اخبار اہل بیت میں بہت تاکید آئی ہے ان میں سے یہ حدیث ہے جو کافی میں ہے۔

وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قُرّاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ" رَجُلٌ" قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاتَّخَذَهٗ بَضَاعَةً وَاسْتَدَرَّ بِهِ الْمُلُوْكَ وَاسْتَطَالَ بِهٖ عَلَی النَّاسِ وَرَجُلٌ" قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَحَفِظَ حُرُوْفَهٗ وَ ضَیَّعَ حُدُوْدَهٗ وَ اَقَامَهٗ اِقَامَةَ الْقَدَحِ فَلَا كَثَّرَ اللّٰهُ هٰؤُلَآءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ وَرَجُلٌ" قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْاٰنِ عَلٰی دَاءِ قَلْبِهٖ فَاَسْهَدَ بِهٖ لَیْلَهٗ وَاَظْمَأَ بِهٖ نَهَارَهٗ وَقَامَ بِهٖ فِیْ مَسَاجِدِهٖ وَ تَجَافٰی بِهٖ عَنْ فِرَاشِهٖ فَبِاُولٰٓئِكَ

يَدفَعُ اللّٰهُ العَزِيزُ الجَبّارُ البَلآءَ وَبِأُولٰئِكَ يُدِيلُ اللّٰهُ مِنَ الاَعْدَاءِ وَ بِاُولٰئِكَ يُنَزِّلُ اللّٰهُ الغَيثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللّٰهِ لَهٰؤُلآءِ فِيْ قُرَّاءِ القُرْاٰنِ اَعَزُّ مِنَ الكِبرِيتِ الاَحمَرِ

(امام محمد باقر فرماتے ہیں قاریان قرآن کی تین قسمیں ہیں ایک وہ گروہ ہے جو قرائت کو سرمایہ معیشت بناتا ہے اور اس کے ذریعہ بادشاہوں سے رقم بٹورتا ہے اور لوگوں پر بڑائی جتاتا ہے دوسرا گروہ وہ ہے جو قرآن کے حروف وصورت کی حفاظت کرتا ہے مگر اس کے حدود کو برباد کرتا ہے اور اس کو پس پشت ڈال دیتے ہیں جیسے سوار اپنی تیروں کو اپنی پیٹھ پر لٹکا لیتا ہے خدا ایسے حاملان قرآن کی تعداد زیادہ نہ کرے تیسرا گروہ وہ ہے قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس کو درد دل کا علاج قرار دیتا ہے اس کے لیے شب بیداری کرتا ہے دن کو روزہ رکھتا ہے مسجدوں میں حاضری دیتا ہے اپنے بستر پرنہیں سوتا اس جیسے لوگوں کے واسطہ سے خدا بلاؤں کو دور کرتا ہے اور دشمنوں کے خلاف غلبہ عطا کرتا ہے آسمان سے پانی برساتا ہے خدا کی قسم یہ لوگ قاریاں قرآن کے درمیان کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں۔)

وَمَنْ قَرَأَ القُرْاٰنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ القِيَامَةِ اَعْمٰى فَيَقُوْلُ يٰارَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْراً قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ اليَوْمَ تُنْسٰى فَيُؤْمَرُ بِهِ اِلَى النَّارِ

(اور جو قرآن پڑھ کر اس پر عمل نہ کرے خدا اس کو قیامت میں اندھا محشور کرے گا وہ کہے گا پالنے والے مجھے اندھا کیوں محشور کیا میں تو بینا تھا خدا کہے گا جس طرح میری آیتیں

تیرے پاس آتی تھیں اور تو ان کو بھلا دیتا تھا اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد اس کو دوزخ میں ڈال دینے کا حکم دیا جائے گا۔)

وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَتَفَقُّهاً فِی الدِّیْنِ کَانَ لَهٗ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلُ جَمِیْعِ مَا اُعْطِیَ الْمَلٰئِکَةُ وَالْاَنْبِیَاءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ

(اور جو خدا کے لیے اور تفقہ فی الدین کے لئے قرآن پڑھے اس کو اتنا ثواب دیا جائے گا جتنا تمام ملائکہ اور انبیاء اور رسولوں کا ہوگا۔)

وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ یُرِیْدُ بِهٖ رِیَاءً وَسُمْعَةً یُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءُ وَیُبَاهِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَیَطْلُبَ بِهِ الدُّنْیَا بَدَّدَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَمْ یَکُنْ فِی النَّارِ اَشَدُّ عَذَاباً مِنْهُ وَلَیْسَ نَوْعٌ مِنْ اَنْوَاعِ الْعَذَابِ اِلَّا وَیُعَذَّبُ بِهٖ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَخَطِهٖ

(اور جو ریاکاری اور دوسروں کو سنانے کے لئے قرآن سیکھے اور اس کا مقصد بیوقوفوں سے جھگڑا کرنا علما پر فخر کرنا اور طلب دنیا کرنا مقصود ہو تو قیامت کے دن خدا اس کی ہڈیوں کو منتشر کردے گا اور دوزخ میں اس سے زیادہ شدید عذاب والا کوئی نہ ہوگا اور عذاب کی کوئی بھی قسم باقی نہیں ہوگی جس سے خدا اپنے غصہ اور ناراضگی کی وجہ سے اس پر عذاب نہ کرے۔)

ترتیل کا مطلب

قرائت کے آداب میں سے جو نفس میں موجب تاثیر بھی ہے اور قاری کو اسکی پابندی

کرنی چاہیے ترتیل بھی ہے اور اس کا مطلب جیسا کہ حدیث میں ہے سرعت وتعجیل اور سستی و مفرط کے درمیان ایک متوسط طریقہ ہے جس سے کلمات ایک دوسرے سے متمیز ہو جائیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا قَالَ قَالَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تُبَيِّنُهُ تِبْيَانًا (تَبْيِيْنًا) وَلَا تَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الرَّمْلِ وَلٰكِنْ اَفْزِعُوْا قُلُوْبَكُمُ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ آخِرَالسُّوْرَةِ

(کافی میں ہے عبداللہ سلیمان کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے اس آیت رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا حضرت علیؑ کا ارشاد ہے اس کو واضح کر کے پڑھا کرو بعض نسخوں میں تبیانا اور بعض میں تبیینا آیا ہے شعر کی طرح جلدی نہ کرو اور ریگ کی طرح اس کے اجزا کو پراگندہ نہ کرو البتہ اپنے سخت دلوں کو ڈراؤ اور تمہارا مقصد ختم سورہ نہ ہو کہ کسی طرح جلدی سے ختم ہو جائے یا بلکہ چند دنوں میں قرآن کو ختم کرلیا جائے۔)

لہٰذا جو شخص کلام خدا کی قرائت کرنا چاہتا ہے اور آیات الٰہیہ سے اپنے سخت دل کا علاج کرنا چاہتا ہے اور کلام جامع الٰہی سے اپنے قلبی امراض کا علاج کرنا چاہتا ہے اور اس غیبی مصباح منیر سے نور ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس آسمانی نور علی نور سے اخروی مقامات اور مدارج کمالیہ کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے اس کے ظاہری و باطنی اسباب کو فراہم کرے اور صوری و معنوی آداب کو فراہم کرے تلاوت قرآن کی توفیق ہوئی تو اس کے معانی و

مطالب و مقاصد اور اس کے اوامر و نواہی و وعظ سے کلیہ غافل نہ ہو ایسا نہ ہو کہ جن آیتوں میں اوصاف جہنم اور عذاب الیم یا بہشت و کیفیات نعیم کا ذکر ہوتا ہے ان سے ہمارا کوئی عملاً ربط ہی نہ ہو اس کے ظاہری آداب سے بھی غفلت نہ برتے اور نعوذ باللہ ناول کی کتابوں کو پڑھنے کا قرآن مجید کی تلاوت سے زیادہ شوق نہ ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تفسیر

تمام لوگوں میں یہ رسم ہے کہ ہر اہم اور اچھے کام کا آغاز کسی بزرگ کے نام سے کرتے ہیں کسی عظیم عمارت کی پہلی اینٹ اس شخص کا نام پر رکھی جاتی ہے جس سے بہت زیادہ قلبی لگاؤ ہو یعنی اس کام کو اپنی پسندیدہ شخصیت کے نام منسوب کردیتے ہیں مگر کیا بہتر نہیں کہ کسی پروگرام کو دوام بخشنے اور کسی مشن کو برقرار رکھنے کے لئے ایسی ہستی سے منسوب کیا جائے جو پائیدار ہمیشہ رہنے والی ہو اور جس کی ذات میں فنا کا گزر نہ ہو اس جہان کی تمام موجودات کہنگی پذیر ہیں اور زوال کی طرف رواں دواں ہیں صرف وہی چیز باقی رہ جائے گی جو اس ذات لایزال سے وابستہ ہوگی انبیاء و مرسلین کے نام باقی ہیں تو پروردکار عالم سے رشتہ جوڑنے اور عدالت و حقیقت پر قائم رہنے کی وجہ سے اور یہ وہ رشتہ ہے جو زوال آشنا نہیں اگر حاتم کا نام باقی ہے تو سخاوت کے باعث جو زوال پزیر نہیں تمام موجودات میں سے فقط ذات خدا ازلی و ابدی ہے اس لئے چاہئے کہ تمام امور کو اس کے نام سے شروع کیا جائے اس کے سائے میں تمام چیزوں کو قرار دیا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔

اس لئے قرآن کا آغاز بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے ہوتا ہے۔ اپنے امور کو برائے نام خدا سے وابستہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حقیقتاً اور واقعاً خدا سے رشتہ جوڑنا چاہئے کیونکہ یہ ربط انسان کو صحیح راستہ پر چلائے گا اور ہر قسم کی کجروی سے باز رکھے گا ایسا کام یقیناً تکمیل کو پہنچے

گا اور باعث برکت ہوگا یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ کی مشہور حدیث میں ہم پڑھتے ہیں۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ

(جو بھی اہم کام خدا کے نام کے بغیر شروع ہوگا ناکامی سے ہمکنار ہوگا۔)

حضرت امیرالمومنینؑ اس حدیث کو کو بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں انسان جس کام کو انجام دینا چاہے تو بسم اللہ کہنا چاہیے اور جو عمل خدا کے نام سے شروع ہو وہ مبارک ہے۔

امام باقرؑ فرماتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنے لگو بڑا ہو یا چھوٹا بسم اللہ کہو تا کہ وہ بابرکت بھی ہو اور پر از امن و سلامتی بھی۔

خلاصہ یہ کہ کسی عمل کی پائیداری و بقا اس کے ربط خدا سے وابستہ ہے اسی مناسب سے جب خداوند تعالیٰ نے پیغمبر اکرم پر پہلی وحی نازل فرمائی تو انھیں حکم دیا کہ تبلیغ اسلام کی عظیم ذمہ داری کو خدا کے نام سے شروع کریں۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

ہم دیکھتے ہیں کہ جب تعجب خیز اور نہایت سخت طوفان کے عالم میں حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے پانی کی موجیں پہاڑوں کی طرح بلند تھیں اور ہر لحظہ بے شمار خطرات کا سامنا تھا ایسے میں منزل مقصود تک پہنچنے اور مشکلات پر قابو پانے کیلئے آپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا

(کشتی کے چلتے اور رکتے بسم اللہ کہو) ہود آیت ۴۱

قِيْلَ يَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَ

بَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ

(حکم ہوا اے نوح کشتی سے ہماری طرف سے سلامتی اور
برکات کے ساتھ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اترو۔) ھود آیت ۴۸

جناب سلیمان نے جب ملکہ سبا کو خط لکھا تو اس کا سرنامہ بسم اللہ ہی کو قرار دیا۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(یہ مراسلہ ہے سلیمان کی طرف سے اور بے شک یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

اسی بنا پر قرآن حکیم کی تمام سورتوں کی ابتداء بسم اللہ سے ہوتی ہے تاکہ نوع بشر کی ہدایت وسعادت کا اصلی مقصد کامیابی سے ہمکنار ہو اور بغیر کسی نقصان کے انجام پزیر ہو صرف سورہ توبہ ایسی سورۃ ہے جس کی ابتداء میں ہمیں بسم اللہ نظر نہیں آتی کیونکہ اس کا آغاز مکّہ کے مجرموں اور معاہدہ شکنوں سے اعلان جنگ کے ساتھ ہو رہا ہے لہذا ایسے موقع پر خدا کی صفات رحمان و رحیم کا ذکر مناسب نہیں۔ یہاں ایک نکتے کی طرف توجہ ضروری ہے وہ یہ کہ ہر جگہ بسم اللہ کہا جاتا ہے بسم الخالق یا بسم الرزاق وغیرہ نہیں کہا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ اللہ خدا کے تمام اسماء اور صفات کا جامع ہے اس کی تفصیل عنقریب آئیگی اللہ کے علاوہ دوسرے نام بعض کمالات کی اشارہ کرتے ہیں مثلاً خلاقیت رحمت وغیرہ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہوجاتی ہے کہ ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ کہنا جہاں خدا سے طلب مدد کیلئے ہے وہاں اس کے نام سے شروع کرنے کے لئے بھی ہے اگرچہ ہمارے بزرگ مفسرین نے طلب مدد اور شروع کرنے کو ایک دوسرے سے جدا قرار دیا ہے اور ہر ایک نے یہاں پر کوئی ایک مفہوم مراد لیا ہے لیکن حقیقت میں ہر مفہوم کی برگشت ایک ہی چیز کی طرف ہے خلاصہ یہ کہ آغاز کرنا اور مدد چاہنا ہر دو مفہوم یہاں پر لازم وملزوم ہیں۔ بہر حال جب تمام کام خدا کی قدرت کے بھروسہ پر شروع کئے جائیں تو چونکہ خدا کی قدرت تمام قدرتوں سے بالاتر ہے اس لئے ہم اپنے میں زیادہ قوت و

طاقت محسوس کرنے لگتے ہیں زیادہ مطمئن ہو کر کوشش کرتے ہیں بڑی سے بڑی مشکلات کا خوف نہیں رہتا اور مایوسی پیدا نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے انسان کی نیت اور عمل زیادہ پاک اور زیادہ خالص رہتا ہے۔اس آیت کی تفسیر میں جتنی گفتگو کی جائے کم ہے کیونکہ مشہور ہے کہ حضرت علی ابتدائے شب سے صبح تک ابن عباس کے سامنے بسم اللہ کی تفسیر بیان فرماتے رہے صبح ہوئی تو آپ بسم اللہ کی با سے آگے نہیں بڑھے تھے آنحضرت ہی کا ایک ارشاد ہے ہم یہاں اس بحث کو ختم کرتے ہیں آئندہ مباحث میں اس سلسلے کے دیگر مسائل پر گفتگو کریں گے۔

عبداللہ ابن یحیٰی امیرالمومنین کے محبین میں سے تھے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بسم اللہ کہے بغیر اس چارپائی پر بیٹھ گئے جو وہاں پڑی تھی اچانک وہ جھکے اور زمین پر آگرے ان کا سر پھٹ گیا حضرت علی نے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کا زخم مندمل ہوگیا آپ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی اکرمؐ نے خدا کی طرف سے یہ حدیث مجھ سے بیان فرمائی ہے کہ جو کام نام خدا کے بغیر شروع کیا جائے بے انجام رہتا ہے عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان میں یہ جانتا ہوں اور اب کے بعد پھر اسے ترک نہ کروں گا آپ نے فرمایا پھر تو تم سعادتوں سے بہرہ ور ہوگئے۔

امام جعفر صادق نے اسی حدیث کو بیان کرتے ہوئے فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے بعض شیعہ کام کی ابتداء میں بسم اللہ ترک کردیتے ہیں اور خدا انھیں کسی تکلیف میں مبتلا کردیتا ہے تاکہ وہ بیدار ہو اور ساتھ ساتھ یہ غلطی بھی ان کے نامہ عمل سے دھو ڈالی جائے۔ (سفینۃ البحار جلد اول ص ۶۳۳)

کیا بسم اللہ سورہ حمد کا جزء ہے

شیعہ علماء و محققین میں اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ بسم اللہ سورہ حمد اور دیگر سورہ قرآن کا جزء ہے۔

بسم اللہ کا متن تمام سورتوں کی ابتداء میں ثبت ہونا اصولی طور پر اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ جز قرآن ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ متن قرآن میں کوئی اضافی چیز نہیں لکھی گئی اور بسم اللہ زمانہ پیغمبر سے لے کر اب تک سورتوں کی ابتداء میں موجود ہے باقی رہے علما اہلسنت تو صاحب تفسیر المنار نے ان کے اقوال درج کئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے گزشتہ علمائے اہل مکہ فقہا قاری حضرات جن میں ابن کثیر بھی شامل ہیں اہل کوفہ کے قراء میں سے عاصم اور کسائی اور اہل مدینہ میں سے بعض صحابہ اور تابعین اسی طرح شافعی اپنی کتاب جدید میں اور اس کے پیروکار نیز ثوری اور احمد اپنے قول میں اس بات کے معتقد ہیں کہ بسم اللہ جز سورہ نہیں اسی طرح علماء امامیہ اور ان کے قول کے مطابق صحابہ میں سے علی ابن عباس عبداللہ بن عمر اور علماء تابعین میں سے سعید بن جبیر اسی نظریے کے قائل تھے۔

اب ہم بعض روایات پیش کرتے ہیں جو شیعہ و سنی طرف سے اس سلسلے میں نقل ہوئی ہیں۔ ہمیں اعتراف ہے کہ اس ضمن میں تمام احادیث کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں اور ان کا تعلق فقہی بحث سے ہے۔

(۱) معاویہ بن عمار جو امام صادق کے محب دموالی تھے کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا کہ جب میں نماز پڑھنے لگوں تو کیا الحمد کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں۔

(تفسیر المنار جلد اول ص ۲۹)

(۲) دارقطنی نے جو علماء اہل سنت میں سے ہیں سند صحیح کے ساتھ حضرت علی سے نقل کیا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا سبع مثانی کیا ہے فرمایا سورہ حمد اس نے عرض کیا سورہ حمد کی

تو چھ آیتیں ہیں آپ نے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی اس کی ایک آیت ہے۔

(الاتقان جلد اول ۱۳۶)

(۳) اہل سنت کے مشہور محدث سند صحیح کے ساتھ ابن جبیر کے طریق سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔

اِستَرَقَ الشَّیطٰانُ مِنَ النَّاسِ اَعظَمَ اٰیۃٍ مِنَ القُرآنِ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شیطان (صفت اشخاص) نے قرآن کی بہت بڑی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو چرالیا ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ سورتوں کے شروع میں اسے نہیں پڑھا جاتا۔ (بیہقی جلد ۲ ص ۵۰)

ان سب کے علاوہ ہمیشہ مسلمانوں کی یہ سیرت رہی ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت بسم اللہ ہر سورت کی ابتداء میں پڑھتے رہے ہیں تواتر سے ثابت ہے کہ پیغمبر اکرم بھی اس کی تلاوت فرماتے تھے یہ کیسے ممکن ہے کہ جو چیز جز وقرآن نہ ہو اسے پیغمبر اور مسلمان ہمیشہ قرآن کے ضمن میں پڑھتے رہے ہوں اور سدا اس عمل کو جاری رکھا ہو۔ایک اعتراض البتہ قابل غور ہے جیسے مخالفین اس مقام پر پیش کرتے ہیں کہ جب قرآن کی سورتوں کی آیات شمار کرتے ہیں سوائے سورہ حمد کے تو بسم اللہ کو ایک شمار نہیں کیا جاتا بلکہ پہلی آیات بسم اللہ سے بعد والی آیت کو قرار دیا جاتا ہے اس اعتراض کا جواب فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں وضاحت کے ساتھ دیا ہے وہ کہتے ہیں کوئی حرج نہیں کہ بسم اللہ سورہ حمد میں تو الگ ایک آیت ہو اور دوسری سورتوں میں پہلی آیت کا جز قرار پائے اس طرح مثلاً سورہ کوثر میں

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَرَ

سب ایک آیت شمار ہو بہر حال مسئلہ اس قدر واضح ہے کہ کہتے ہیں ایک دن معاویہ

نے اپنی حکومت کے زمانے میں نماز جماعت میں بسم اللہ نہ پڑھی تو نماز کے بعد مہاجر و انصار کے ایک گروہ نے پکار کر کہا

اَسَرَقتَ اَم نَسِیتَ

(یعنی کیا تم (معاویہ) نے بسم اللہ کو چرالیا ہے یا بھول گیا ہے)

(بیہقی جزو دوم ۴۹ حاکم نے مستدرک جزو اول ص۲۳۲ میں
اس روایت کو درج کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے)

خدا کے ناموں میں سے اللہ جامع ترین نام ہے

بسم اللہ کی ادائیگی میں ابتدا لفظ اسم سے ہوتی ہے عربی ادب کے علما کے بقول اس کی اصل بر وزن علو ہے جس کے معنی ہیں ارتفاع اور بلندی تمام ناموں کو اسم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے ہر چیز کا مفہوم اخفاء سے ظہور و ارتفاع کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ لفظ نام تمام ہو جانے کے بعد معنی پیدا کر لیتا ہے مہمل اور بے معنی کی منزل سے نکل آتا ہے اور اس طرح ارتفاع و بلندی حاصل کر لیتا ہے۔ مگر ہر حال کلمہ اسم کے بعد ہم کلمہ اللہ تک پہنچتے ہیں جو خدا کے ناموں میں سے سب سے زیادہ جامع ہے خدا کے ان ناموں کو جو قرآن مجید یا دیگر مصادر اسلامی میں آئے ہیں اگر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ خدا کی کسی ایک صفت کو منعکس کرتے ہیں لیکن وہ نام جو تمام صفات و کمالات الٰہی کی طرف اشارہ کرتا ہے دوسرے لفظوں میں جو صفات جلال و جمال کا جامع ہے وہ صرف اللہ ہے یہی وجہ ہے کہ خدا کے دوسرے نام عموماً کلمہ اللہ کی صفت کی حیثیت سے کہے جاتے ہیں مثال کے طور پر چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ (بقرہ آیت ۲۲۶)

یہ صفات خدا کی صفت بخشش اور رحمت کی طرف اشارہ ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (بقرہ آیت ۲۲۷)

سمیع اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ خدا تمام سنی جانے والی چیزوں سے آگاہی رکھتا ہے اور علیم اشارہ ہے کہ وہ تمام چیزوں سے باخبر ہے۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (حجرات آیت ۱۸)

بصیر یہ لفظ بتاتا ہے کہ خدا تمام دیکھی جانے والی چیزوں سے آگاہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

(سورہ زاریات)

رزاق یہ صفت اس کے تمام موجودات کو روزی دینے کے پہلو کی طرف اشارہ کرتی ہے اور ذوالقوہ اس کی قدرت کو ظاہر کرتی ہے اور متین اس کے افعال اور پروگرام کی پختگی کا تعارف ہے۔

هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (حشر آیت ۲٤)

خالق اور بارِئ اس کی آفرینش اور پیدا کرنے کی صفت کی طرف اشارہ ہے اور مصور اس کی تصویر کشی کی حکایت کرتا ہے۔

ظاہر ہوا کہ اللہ ہی خدا کے تمام ناموں میں سے جامع ترین ہے یہی وجہ ہے کہ ایک ہی آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے نام اللہ قرار پائے ہیں۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ

السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ

اَلْمُتَکَبِّرُ ؕ(سورہ حشر آیت ۲۳)

(اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ حاکم مطلق ہے منزہ ہے ہر ظلم وستم سے پاک ہے امن بخشنے والا ہے سب کا نگہبان ہے توانا ہے کسی سے شکست کھانے والا نہیں اور تمام موجودات پر قاہر و غالب اور باعظمت ہے)

اس نام کی جامعیت کا ایک واضح شاہد یہ ہے کہ ایمان و توحید کا اظہار صرف لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے جملے سے ہوسکتا ہے اور جملہ لَآاِلٰہَ اِلَّا الْعَلِیْمُ ، لَآاِلٰہَ اِلَّا الْخَالِقُ ، لَآاِلٰہَ اِلَّا الرَّزَّاقُ اور دیگر اس قسم کے جملے خود سے توحید و اسلام کی دلیل نہیں ہوسکتے یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ جب مسلمانوں کے معبود کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں تو لفظ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کیونکہ خداوند عالم کی تعریف و توصیف لفظ اللہ سے مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

خدا کی دیگر صفات بسم اللہ میں کیوں مذکور نہیں

یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن کی تمام سورتیں سوائے سورہ برائت کے جس کی وجہ بیان ہوچکی ہے بسم اللہ سے شروع ہوتی ہیں اور بسم اللہ میں مخصوص نام اللہ کے بعد صرف صفت رحمانیت و رحیمیت کا ذکر ہے اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر باقی صفات کا ذکر کیوں نہیں اگر ہم ایک نکتے کی طرف توجہ کریں تو اس سوال کا جواب واضح ہوجاتا ہے اور وہ یہ کہ ہر کام کی ابتدا میں ضروری ہے۔ کہ ایسی صفت سے مدد لی جائے جس کے آثار تمام جہان پر سایہ فگن ہوں جو تمام موجودات کا احاطہ کئے ہو اور عالم بحران میں مصیبت زدوں کو نجات بخشنے والی ہو مناسب ہے کہ اس حقیقت کو قرآن کی زبان سے سنا جائے ارشاد الٰہی ہے۔

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ؕ

(میری رحمت تمام چیزوں پر محیط ہے) اعراف آیت ۱۵۶

رَبَّنا وَ سِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رحمۃً

(پروردگار تو نے اپنا دامن رحمت ہر چیز تک پھیلا رکھا ہے۔) المومن آیت ۷

ہم دیکھتے ہیں کہ انبیا کرام نہایت سخت اور طاقت فرسا حوادث اور خطرناک دشمنوں کے چنگل سے نجات کیلئے رحمت خدا کے دامن میں پناہ لیتے ہیں قوم موسیٰ فرعونیوں کے ظلم سے نجات کیلئے پکارتی ہے۔

وَ نَجِّنا بِرَحْمَتِكَ

(خدایا ہمیں ظلم سے نجات دلا اور اپنی رحمت کا سایہ عطا فرما۔) یونس آیت ۸۶

حضرت ہود اور ان کے پیروکاروں کے سلسلے میں ارشاد ہے

فَاَنْجَیْنَاهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

(ہود اور ان کے ہمراہیوں کو ہم نے اپنی رحمت کے وسیلے سے نجات دی) اعراف آیت ۷۲

اصول یہ ہے کہ جب ہم خدا سے کوئی حاجت طلب کریں تو مناسب ہے کہ اسے ایسی صفات سے یاد کریں جو اس حاجت سے میل اور ربط رکھتی ہوں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ مائدہ آسمانی مخصوص غذا طلب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰازِقِیْنَ

(بار الٰہا ہم پر آسمان سے مائدہ نازل فرما اور ہمیں روزی عطا فرما

اور تو بہترین روزی رساں ہے۔) مائدہ آیت ۱۱۴

خدا کے عظیم پیغمبر حضرت نوح بھی ہمیں یہی درس دیتے ہیں وہ جب ایک مناسب جگہ کشتی سے اترنا چاہتے ہیں تو یوں دعا کرتے ہیں۔

رَبِّ اَنۡزِلۡنِیۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ

(پروردگار ہمیں منزل مبارک پر اتار کہ تو بہترین اتارنے والا ہے)۔ مومنون آیت ۲۹

حضرت زکریا خدا سے ایسے فرزند کیلئے دعا کرتے ہوئے جو ان کا جانشین وارث ہو اس کی خیر الوارثینؔ سے توصیف کرتے ہیں۔

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ

(خداوند مجھے تنہا نہ چھوڑ تو تو بہترین وارث ہے۔) انبیا آیت ۸۹

کسی کام کو شروع کرتے وقت جب خدا کے نام سے شروع کریں تو خدا کی وسیع رحمت کے دامن سے وابستگی ضروری ہے ایسی رحمت جو عام بھی ہو اور خاص بھی کاموں کی پیش رفت اور مشکلات میں کامیابی کے لئے کیا ان صفات سے بہتر کوئی اور صفت ہے قابل توجہ امر یہ ہے کہ وہ توانائی جو قوت جاذبہ کی طرح عمومیت کی حامل ہے جو دلوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتی ہے وہ یہی صفت رحمت ہے لہذا مخلوق کا اپنے خالق سے رشتہ استوار کرنے کے لئے بھی اسی صفت رحمت سے استفادہ کرنا چاہیئے سچے مومن اپنے کاموں کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر تمام جگہوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے اپنے دل کو صرف خدا سے وابستہ کرلیتے ہیں اور اسی سے مدد و نصرت طلب کرتے ہیں وہ خدا جس کی رحمت سب پر چھائی ہوئی ہے اور کوئی موجود ایسا نہیں جو اس سے بہرہ مند نہ ہو۔ بسم اللہ سے واضح طور پر یہ درس بھی حاصل کیا جاسکتا ہے کہ خداوند عالم کے ہر کام کی بنیاد رحمت پر ہے اور سزا تو استثنائی صورت ہے جب تک قطعی عوامل پیدا نہ ہوں سزا مستحق نہیں ہوتی جیسا کہ ہم دعا میں پڑھتے ہیں۔

یَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ

(اے وہ خدا کہ جس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے) دعائے جوشن کبیر انسان کو چاہیئے کہ وہ زندگی کے پروگرام پر یوں عمل پیرا ہو کہ ہر کام کی بنیاد رحمت و محبت کو

قرار دے اور سختی و درشتی کو فقط بوقت ضرورت اختیار کرے قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتوں میں سے ۱۱۳ کی ابتداء رحمت سے ہوتی ہے اور فقط ایک سورہ توبہ ہے جس کا آغاز بسم اللہ کی بجائے اعلان بیزاری و نفرت سے ہوتا ہے۔

سوروں کی خصوصیات

(۱) سورہ حمد

یہ سورت قرآن مجید کی دیگر سورتوں کی نسبت بہت سی خصوصیات کی حامل ہے ان امتیازات کا سرچشمہ مندرجہ ذیل خوبیاں ہیں۔

(۱) لب لہجہ اور و اسلوب بیان

یہ سورت دیگر سورتوں سے اس لحاظ سے واضح امتیاز رکھتی ہے کہ یہ خدا کی گفتگو کے عنوان کی حامل ہے اور یہ بندوں کی زبان کے طور پر نازل ہوئی ہے دوسرے لفظوں میں اس میں خداوند عالم نے بندوں کو خدا سے گفتگو اور مناجات کا طریقہ سکھایا ہے۔سورۃ کی ابتداء خداوند عالم کی حمد و ثنا سے کی گئی ہے خدا شناسی اور قیامت پر ایمان کے اظہار کے ساتھ ساتھ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے بندوں کے تقاضوں حاجات اور ضروریات پر کلام کو ختم کیا ہے بیدار مغز اور ذی فہم انسان جب اس سورہ کو پڑھتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ فرشتوں کے پروں پر سوار ہو کر عالم بالا کی طرف محو پرواز ہو اور عالم روحانیت و معنویت میں لحہ بہ لحہ خدا سے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتا جارہا ہے۔خدا و انسان اور خالق و مخلوق کے درمیان اس نزدیگی اور بے واسطہ تعلق کے سلسلے میں یہ سورہ آئینہ کا کام دیتی ہے یہاں انسان صرف خدا کو دیکھتا ہے اسی سے گفتگو کرتا ہے اور فقط اس کا پیغام اپنے کانوں سے سنتا ہے یہاں تک کہ کوئی مرسل یا

ملک مقرب بھی درمیان واسطہ نہیں بنتا تعجب کی بات یہ ہے کہ یہی ربط جو براہ راست خالق و مخلوق کے درمیان ہے قرآن مجید کا آغاز ہے۔

(۲) اساس قرآن

نبی اکرمؐ کے ارشاد کے مطابق سورہ حمد ام الکتاب ہے ایک مرتبہ جابر بن عبداللہ انصاری آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا

الا اُعَلِّمُكَ اَفْضَلُ سورةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ

قَالَ فَقَالَ لَهٗ جَابِر بَلٰی بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي يَارَسُوْلُ

اللّٰهِ عَلِّمْنِيْهَا فَعَلَّمَهٗ اَلْحَمْدَ اُمُّ الْكِتَابِ

(کیا تمھیں سب سے فضیلت والی سورت کی تعلیم دوں جو خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہے)

جابر نے عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعلیم دیجیے آنحضرت نے سورہ حمد جو اُمُّ الکتاب ہے انہیں تعلیم فرمائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سورہ حمد موت کے علاوہ ہر بیماری کیلئے شفا ہے۔(مجمع البیان ، نورالثقلین آغاز سورہ حمد)

آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے

وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ ما اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ التَّوْرٰةِ وَلَا

فِيْ الذَّبُوْرِ وَلَا فِيْ الْقُرْآنِ مِثْلَهَا هِيَ اُمُّ الْكِتَابِ

(قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خداوند عالم نے توارت، انجیل، زبور یہاں تک کہ قرآن میں بھی ایسی کوئی سورہ نازل نہیں فرمائی اور یہ اُمُّ الکتاب ہے۔ مجمع البیان)

اس سورۃ میں غور وفکر کرنے سے اس کی وجہ معلوم ہوتی ہے حقیقت میں یہ سورہ پورے قرآن کے مضامین کی فہرست ہے اس کا ایک حصہ توحید اور صفات خداوندی سے متعلق ہے دوسرا حصہ قیامت و معاد سے گفتگو کرتا ہے اور تیسرا حصہ ہدایت و گمراہی کو بیان کرتا ہے جو مومنین و کفار میں حد فاصل ہے۔

اس سورہ میں پروردگار عالم کی حاکیت مطلقہ اور مقام ربوبیت کا بیان ہے نیز اس کی لا متناہی نعمتوں کی طرف اشارہ ہے جن کے دو حصے ہیں ایک عمومی اور دوسرا خصوصی و رحمانیت اور رحیمیت اس میں عبادت و بندگی کی طرف بھی اشارہ ہے جو اسی ذات پاک کیلئے مخصوص ہے حقیقت یہ ہے کہ اس سورہ میں توحید ذات توحید صفات توحید افعال اور توحید عبادت سب کو بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ سورہ ایمان کے تینوں مراحل کا احاطہ کرتی ہے

(۱) دل سے اعتقاد رکھنا

(۲) زبان سے اقرار کرنا

(۳) اعضاء و جوارح سے عمل کرنا

ہم جانتے ہیں کہ ام کا مطلب ہے بنیاد اور جڑ شاید اسی بنا پر عالم اسلام کے مشہور مفسر ابن عباس کہتے ہیں

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ اَسَاسًا وَاسَاسُ الْقُرآنِ الْفاتِحَہ

(ہر چیز کی کوئی اساس و بنیاد ہوتی ہے اور قرآن کی اساس سورہ فاتحہ ہے)

انہی وجوہ کی بنا پر اس سورہ کی فضیلت کے سلسلے میں رسول اللہ سے منقول ہے۔

ایما مسلمٍ قَرَأَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجرِ کَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلثِیِ القراٰن و اُوطِیَ مِنَ

الْاَجْرِ کَاَنَّمَا تَصَدَّقَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ

(جو مسلمان سورہ حمد پڑھے اس کا اجر و ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے دو تہائی قرآن کی تلاوت کی ہو ایک اور حدیث میں پورے قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب مذکور ہے اور اسے اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے ہر مومن اور مومنہ کو ہدیہ پیش کیا ہو۔ مجمع البیان آغاز سورہ حمد)

سورہ فاتحہ کے ثواب کو دو تہائی قرآن کے تلاوت کے برابر قرار دینے کی وجہ شاید یہ ہو کہ قرآن کے ایک حصے کا تعلق خدا سے ہے دوسرے کا قیامت سے اور تیسرے کا احکام و قوانین شرعی سے ان میں سے پہلا اور دوسرا حصہ سورہ حمد میں مذکور ہے دوسری حدیث میں پورے قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کا خلاصہ ایمان اور عمل ہے اور یہ دونوں چیزیں سورہ حمد میں جمع ہیں۔

(۳) پیغمبر اکرم کے لئے اعزاز

یہ بات قابل غور ہے کہ قرآنی آیات میں سورہ حمد کا تعارف آنحضرت کے لئے ایک عظیم انعام کے طور پر کرایا گیا ہے اور اسے پورے قرآن کے مقابلے میں پیش فرمایا گیا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰاکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ

(ہم نے آپ کو سات آیتوں پر مشتمل سورہ حمد عطا کیا جو دو مرتبہ نازل کیا گیا اور قرآن عظیم بھی عنایت فرمایا۔ حجر آیۃ ۸۷)

قرآن مجید اپنی تمام تر عظمت کے باوجود یہاں سورہ حمد کے برابر قرار پایا اس سورہ کا دو مرتبہ نزول بھی اس کی بہت زیادہ اہمیت کی بنا پر ہے۔ اسی مضموں کی ایک روایت رسول اللہؐ سے حضرت امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی ہے

اِنَّ اللّٰهَ اَفْرَدَ الِامْتِنَانَ عَلٰی بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ
وَجَعَلَھَا بِاِزَاءِ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَاِنَّ فَاتِحَۃَ
الْکِتَابِ اَشْرَفُ مَا فِیْ کُنُوْزِ الْعَرْشِ

(خداوند عالم نے مجھے سورہ حمد دے کر خصوصی احسان جتایا ہے اور اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے عرش کے خزانوں میں سے اشرف ترین سورہ حمد ہے۔)

(۴) تلاوت کی تاکید

سورہ حمد کی فضیلتوں کے بیانات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ احادیث اسلامی میں جو شیعہ و سنی کتب میں موجود ہیں اس سورہ کی تلاوت کے متعلق اتنی تاکید کیوں کی گئی ہے۔اس کی تلاوت انسان کو روح ایمان بخشتی ہے اور اسے خدا کے نزدیک کرتی ہے اس سے دل کو جلا ملتی ہے اور روحانیت پیدا ہوتی ہے۔اس سے انسانی ارادے کو کامیابی میسر آتی ہے اس سورہ کی تلاوت سے خالق و مخلوق کے مابین انسانی جستجو زیادہ فزوں تر ہوجاتی ہے۔نیز انسان اور گناہ و انحراف کے درمیان رکاوٹ بنتی ہے اسی بنا پر حضرت صادقؑ نے ارشاد فرمایا

اِنَّ الْاِبْلِیْسَ اَرْبَعُ دَفْعَاتٍ اَوَّلُھُنَّ یَوْمَ لَعْنِہٖ وَحِیْنَ
اھبط اِلَی الْاَرْضِ وَحِیْنَ بُعِثَ مُحَمَّدٌ عَلٰی حِیْنِ
فَتْرَۃٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ اُمُّ الْکِتَابِ

شیطان نے چار دفعہ نالہ و فریاد کیا پہلا وہ موقع تھا جب رائندہ درگاہ کیا گیا دوسرا وہ وقت تھا جب اسے بہشت سے زمین کی طرف اتارا گیا تیسرا وہ لمحہ تھا جب حضرت محمدؐ کو مبعوث برسالت کیا گیا اور آخری وہ مقام تھا جب سورہ حمد کو نازل کیا گیا۔(نورالثقلین جلد اول ص ۴)

ایک لحاظ سے یہ سورہ دو حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہے ایک حصہ خدا کی حمد و ثنا ہے اور

دوسرا بندے کی ضروریات و حاجات عیون اخبار الرضا میں سرکار رسالت سے اس سلسلے میں ایک حدیث بھی منقول ہے آپ نے فرمایا خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ میں نے سورہ حمد کو اپنے اور بندوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے لہذا میرا بندہ حق رکھتا ہے کہ وہ جو چاہئے مجھ سے مانگے جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خدائے بزرگ و برتر ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے میرے نام سے ابتدا کی ہے مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کے کاموں کو آخر تک پہنچا دوں اور اسے ہر حالت میں برکت عطا کروں جب وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تو خداوند عالم فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد و ثنا کی ہے اس نے سمجھا ہے کہ جو نعمتیں اس کے پاس ہیں وہ میری عطا کردہ ہیں لہذا میں مصائب کو اس سے دور کیے دیتا ہوں گواہ رہو کہ میں دنیا کی نعمتوں کے علاوہ اسے دار آخرت میں بھی نعمات سے نوازوں گا اور اس جہان کے مصائب سے بھی اسے نجات عطا کروں گا جیسے اس دنیا کی مصیبتوں سے اسے رہائی دی ہے جب وہ کہتا ہے الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ تو خداوند عالم فرماتا ہے میرا بندہ گواہی دے رہا ہے کہ میں رحمٰن و رحیم ہو گواہ رہو کہ میں اس کے حصے میں اپنی رحمت و عطیات زیادہ کئے دیتا ہوں جب وہ کہتا ہے مالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو خدا فرماتا ہے کہ گواہ رہو جس طرح اس نے روز قیامت میری حاکمیت و مالکیت کا اعتراف کیا ہے حساب و کتاب کے دن میں اس کے حساب و کتاب کو آسان کر دوں گا اس کی نیکیوں کو قبول کرلوں گا اور اس کی برائیوں سے درگزر کروں گا جب وہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ سچ کہہ رہا ہے وہ صرف میری عبادت کرتا ہے میں تمھیں گواہ قرار دیتا ہوں کہ اس خالص عبادت پر میں اسے ایسا ثواب دوں گا کہ وہ لوگ جو اس کے مخالف تھے اس پر رشک کریں گے جب وہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ تو خداوند عالم فرماتا ہے میرے بندے نے مجھ سے مدد چاہی ہے اور صرف مجھ سے پناہ مانگی ہے گواہ رہو اس کے کاموں میں میں اس کی مدد کروں گا سختیوں اور تنگیوں میں اس کی فریاد کو پہنچوں گا اور پریشانی کے دن اس کی دستگیری کروں گا جب وہ کہتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تو خدا فرماتا ہے میرے

بندے کی یہ خواہش پوری ہوگئی ہے اب جو کچھ وہ چاہتا ہے مجھ سے مانگنے میں اس کی دعا قبول کروں گا جس چیز کی امید لگائے بیٹھا ہے وہ اسے عطا کروں گا اور جس چیز سے خائف ہے اس سے مامون قرار دوں گا۔ (المیزان اول ۳۷ بحوالہ عیون اخبار الرضا)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر مردہ پر ستر مرتبہ سورہ حمد پڑھی جائے اور اس کی روح پلٹ آئے تو تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲) سورہ بقرہ

اس سورۃ کے موضوعات

یہ سورت جو قرآن مجید کی طویل ترین سورۃ ہے مصلحتاً تمام یک دم نازل نہیں ہوئی بلکہ مختلف وقفوں سے مدینہ میں اسلامی معاشرے کی گونا گوں ضروریات کے مطابق نازل ہوئی۔اس کے باوجود اسلام کے اصول اعتقاد اور بہت سے عملی مسائل کی رو سے جن میں عبادتی اجتمائی سیاسی اور اقتصادی مسائل شامل ہیں اس کی جامعیت نا قابل انکار ہے اس کے موضوعات ایک نظر میں یہ ہیں

(۱) توحید اور خدا شناس کے متعلق بحثیں خصوصا وہ جو اسرار فرینش کے موضوع سے متعلق ہیں۔

(۲) قیامت اور موت کے بعد سے متعلق بحثیں بالخصوص حسی مثالیں جیسے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ پرندوں کا مرنے کے بعد زندہ ہونا اور حضرت عزیزؑ کا واقعہ

(۳) قرآن کے معجزہ ہونے کی بحثیں اور اس آسمانی کتاب کی اہمیت

(۴) یہودیوں اور منافقین کے بارے میں مفصل اور طویل بحثیں اسلام اور قرآن کے بارے میں ان کے مخصوص اعتراضات اور اس سلسلے میں ان کی کارستانیاں اور رکاوٹیں

(۵) بڑے بڑے انبیاء خصوصاً حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰ کی تاریخ کے سلسلے کی

بخشیں، انفاق فی سبیل اللہ، مسئلہ قصاص، کئی ایک حرام گوشت، حرمت شراب بعض احکام وصیت وغیرہ بھی اس کے موضوعات میں سے ہیں۔ اس سورت کی فضیلت سے متعلق کتب اسلامی میں بہت سی روایات موجود ہیں اس سلسلے میں مرحوم طبرسی نے ایک روایت رسول اکرمؐ سے مجمع البیان میں نقل کی ہے۔

اس سورۃ کی فضیلت

آپ ﷺ سے پوچھا گیا

اَیُّ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ اَفْضَل"

(قرآن کی کون سی سورۃ افضل ہے)

فرمایا سورہ بقرہ

قِیلَ اَیُّ آیَةِ الْبَقَرَةِ اَفْضَل"

(عرض کیا گیا سورۃ کی کون سی آیت افضل ہے)

قَالَ آیَةِ الْکُرْسِی

(نور الثقلین ج ۱ ص ۲۶ ومجمع البیان ج ۱ ص ۳۲)

ظاہراً اس سورۃ کی افضلیت اس کی جامعیت کی وجہ سے ہے اور آیۃ الکرسی کی افضلیت اس بناء پر ہے کہ اس میں توحید کے بارے میں بعض اہم امور بیان ہوئے ہیں جس کی تفصیل انشاء اللہ اس کی تفسیر میں آئے گی یہ بات اس سے اختلاف نہیں رکھتی کہ قرآن کی بعض دیگر سورتوں کی کئی ایک جہات کی وجہ سے برتری بیان ہوئی ہے کیونکہ ان کی یہ فضیلت دیگر وجوہ کے پیش نظر ہے۔

حضرت علی ابن الحسین کی وساطت سے رسول اکرمؐ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی وہ آیتیں اور اس سورہ کی

آخری تین آیات پڑھے وہ کبھی بھی اپنی جان و مال میں نا خوشگواری نہ پائے گا شیطان اس کے نزدیک نہیں آئے گا اور وہ قرآن کو نہیں بھولے گا۔

(نور الثقلین ج ا ص ۲۶ بحوالہ کتاب ثواب الاعمال)

ہم یہاں اس اہم حقیقت کا تکرار ضروری سمجھتے ہیں کہ تلاوت قرآن یا سورتوں اور مخصوص آیات کے لئے جو ثواب فضیلتیں اور اہم فائدے بیان ہوئے ہیں ان کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ انسان انہیں بطور ورد پڑھے اور صرف زبان چلانے پر اکتفا کرے بلکہ قرآن کا پڑھنا سمجھنے کے لئے اور سمجھنا غور فکر کے لئے ہے اور غور و فکر عمل کرنے کے لئے ہے عجیب بات یہ ہے کہ جو فضیلت کسی سورۃ یا آیت کے متعلق اگر ذکر ہوئی وہ اس سورۃ یا آیت کے موضوع سے بہت زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔ مثلاً ہم سورہ نور کی فضیلت کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ جو اسے پڑھے گا خداوند عالم اسے اور اس کی اولاد کو زنا کی آلودگی سے محفوظ رکھے گا تو یہ اس بناء پر ہے کہ سورہ نور کے مضامین میں جنس کجرویوں سے مقابلے کے لئے اہم رہنمائی موجود ہے مجرد اشخاص کو جلد شادی کرنے کا حکم ہے پردے کا حکم ہے بری گناہ اور ہوس رانی کی نگاہ ترک کرنے کا حکم ہے نارو ا اور غلط بستیوں کی ممانعت ہے اور آخر میں زنا کار مردوں اور عورتوں کے لئے حد شرعی کے اجراء کا حکم دیا گیا ہے۔ واضح ہے کہ سورہ نور کے مفاہیم موضوعات کسی معاشرے یا خاندان میں عملی جامہ پہن لیں تو وہ زنا سے آلودہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سورہ بقرہ کی وہ آیات جن کی طرف اوپر اشارہ ہو چکا ہے سب توحید ایمان بالغیب خدا شناسی اور شیطانی وسوسوں سے پرہیز کے بارے میں ہیں اب اگر کوئی شخص دل و جان سے ان پر عمل پیرا ہو تو یقیناً سب فضائل سود کو اسے حاصل ہونگے۔ یہ درست ہے کہ قرآن کا پڑھنا بہرحال باعث ثواب ہے لیکن اصلی اساس اور آثار چھوڑنے والا ثواب اسی وقت ملے گا جب تلاوت غور و فکر اور عمل کے لئے مقدمہ و تمہید ہو۔

(۳) سورہ آل عمران

(مدینہ میں نازل ہوئی ۲۰۰ آیات ہیں)

(۴) سورہ نساء

اس سورۃ کے بارے میں

جس میں جہاد اسلامی کے بارے میں مختلف مباحث ہیں اور مسلمانوں سے بیدار رہنے کا تقاضا ہے ایک آیہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعاً

(اے ایمان والو دشمن کے مقابلے میں اپنی آمادگی کی حفاظت کرو اور متعدد دستوں میں یا اجتماعی دستہ کی صورت میں موجودہ حالات کے مطابق دشمن کی طرف پیش قدمی کرو۔)

یہ آیت جامع ہے اور اپنے اندر تمام پہلو لیے ہوئے ہے تمام مسلمانوں کے لیے اس میں ہر عہد اور ہر دور کے مطابق حکم موجود ہے کہ اپنی کی حفاظت اور اپنی سرحدوں کے دفاع کے لیے ہمیشہ مستعد ہو اور ایک قسم کی مادی و معنوی آمادگی ہمیشہ تمھاری جمعیت پر غالب و حاکم رہے قابل توجہ بات یہ ہے کہ حزر کی معنی اس قدر وسیع ہے کہ جو ہر قسم کے مادی روحانی اور معنوی وسیلہ اور ذریعہ کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے ان باتوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت اور ہر زمانے میں دشمن کی حیثیت اس کے ہتھیاروں کی نوعیت اور جنگی طور طریقوں سے باخبر ہوں اور اپنی تیاری کے معیار کے ساتھ ساتھ دشمن کے اسلحہ کی تعداد اور کارکردگی کو جانتے ہوں کیونکہ یہ تمام مذکورہ باتیں دشمن کی طرف سے خطرہ کی پیش بندی اور حزر کے مفہوم کو سمجھنے میں مؤثر ہیں۔ دوسری طرف اپنے دفاع کے لیے ہر طرح کی مادی و روحانی تیاری ناگزیر ہے یہ

تیاری تعلیمی اقتصادی اور افرادی قوت کی فراہمی کے حوالے سے بھی مکمل ہونا چاہیے اسی طرح جدید اسلحہ کی فراہمی اور اس کے استعمال کے طور طریقوں سے آگاہی بھی ضروری ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ مسلمانوں نے اگر صرف اسی ایک آیت کو اپنی زندگی پر منطبق کرلیا ہوتا تو اپنی تمام تاریخ میں کبھی شکست اور ناکامی کا منہ نہ دیکھتے جیسا کہ اوپر والی آیت میں اشارہ ہے کہ جنگ کے مختلف طور طریقوں سے استفادہ کرتے ہوئے کبھی جمود اور دقیانوسیت کا شکار نہ ہو بلکہ وقت اور مقام کے تقاضوں اور دشمن کی حیثیت دیکھتے ہوئے قدم اٹھانا چاہیئے جہاں دشمن کی حالت اس قسم کی ہے کہ وہاں مختلف دستوں کی صورت میں اس کی طرف پیش قدمی کرنی چاہیئے تو اس طریقے سے استفادہ کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ہر دستہ کی مخصوص حکمت عملی ہو اور جہاں ضرورت ہو سب منظم ہوکر ایک حکمت عملی کے مطابق حملہ کریں تو وہاں ایک ہی صف میں کھڑے ہوجائیں یہاں یہ واضح ہوجاتا ہے کہ بعض افراد جو اصرار کرتے ہیں کہ اپنی اجتماعی جنگوں میں سب مسلمانوں ایک ہی طریقہ کو اپنائیں اور ان کی تکنیکوں میں کسی قسم کا فرق نہیں ہونا چاہیے ان کا موقف درست نہیں ویسے بھی یہ بات منطق اور تجربے کے خلاف ہے اور اسلامی تعلیمات کی روح کے منافی ہے اور شاید اوپر والی آیت اس پہلو کی طرف بھی اشارہ کرتی ہو حقیقی مقاصد واہداف کے حصول کے لئے ایک اہم قاعدۃ کلیہ ہے۔ ضمنی طور پر جمیعا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لیے تمام مسلمان بغیر کسی استثناء کے شرکت کریں اور یہ حکم کسی معین دستے سے مخصوص نہیں ہے۔

(۵) سورہ مائدہ

(یہ سورہ مدنی ہے اور اس کی ۱۲۰ آیات ہیں)

اس میں جانشین پیغمبر کے انتخاب کچھ فقہی احکام حضرت عیسیٰؑ اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں مباحث ہیں

سورہ مائدہ کے مضامین

یہ سورت مدنی سورتوں میں سے ہے اس کی ۱۲۰ آیتیں ہیں کہتے ہیں کہ یہ سورہ فتح کے بعد نازل ہوئی ایک روایت کے مطابق یہ ساری سورت حجۃ الوداع میں اور مکہ و مدینہ کے درمیان ہوئی۔ (توجہ رہے کہ کسی سورت کے مدنی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ مکہ سے ہجرت پیغمبرؐ کے بعد نازل ہوئی ہو اگرچہ سورت کا نزول شہر مدینہ میں نہ ہوا ہو۔ (حوالہ المنار ج ٦ ص ۱۱۴)

یہ سورت معارف عقائد اسلامی اور احکام دینی پر مشتمل ہے پہلے حصے میں پیغمبر اکرمؐ کے بعد کے لیے مسئلہ ولایت و رہبری عیسائیوں کے مسئلہ تثلیث قیامت و معاد کے کچھ مسائل اور انبیاء سے ان کی امتوں کے بارے میں پرشش کے معاملات ہیں دوسرے حصے میں ایفائے عہد کا مسئلہ عدالت اجتماعی کا معاملہ عادلانہ شہادت اور قتل نفس کی حرمت کا حکم ہے۔اسی مناسبت سے آدم کے بیٹوں کا واقعہ ہے جبکہ ہابیل کو قتل کردیا تھا اسی طرح کچھ حلال و حرام غزاؤں کی وضاحت ہے کچھ وضو اور تیمم کے احکام ہیں۔

اس کا نام مائدہ (مائدہ دراصل اس ٹرے کو کہتے ہیں جس میں کھانا رکھا جائے) اس لیے ہے کہ کیونکہ حضرت عیسیٰ کے انصار کے لیے مائدہ کے نزول کی داستان اسی سورت کی آیت ۱۱۴ میں بیان کی گئی ہے۔

(٦) سورہ انعام

شرک کی مختلف اقسام اور بت پرستی کے خلاف جہاد اس سورہ کا بنیادی ہدف ہے اور مقصد دوسری مکی سورتوں کی طرح ہی تین اصولوں توحید ،نبوت اور قیامت کی طرف دعوت دینا ہے لیکن سب سے بڑھ کر اس میں مسئلہ توحید اور شرک و بت پرستی کے خلاف مبارزہ کیا گیا ہے اور وہ اس طور پر کہ اس سورہ کی آیات کے اہم حصے میں روئے سخن مشرکین اور بت پرستوں کے

طرف ہی ہے اور اسی مناسبت سے بعض اوقات بحث کا سلسلہ مشرکین کے اعمال و کردار اور بدعات تک پہنچ جاتا ہے۔

بہرحال اس سورہ کی آیات میں تدبر و تفکر جو انتہائی جاندار اور واضح و روشن دلائل پر مشتمل ہے انسان کے اندر روح توحید و خدا پرستی کو زندہ کرتا ہے اور شرک کی بنیادوں کو اکھاڑ کر رکھ دیتا ہے شاید اسی معنوی وابستگی اور مسئلہ توحید کی باقی سب مسائل پر اولیت کی بنا پر ہی اس سورہ کی تمام آیات یکجا طور پر ایک ہی دفعہ نازل ہوئی ہیں اور وہ روایات جو اس سورہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں وہ بھی اس امر کے سبب سے ہی ہیں منقول ہے کہ سورہ انعام کے نزول کے وقت ستر ہزار فرشتے اسے لے کر نازل ہوئے تھے اور جو شخص اس سورہ کو پڑھے اور اس کے سائے میں اس کی روح و جان سرچشمہ توحید سے سیراب ہو تو وہ تمام فرشتے اس کے لیے طلب مغفرت کرتے ہیں ہوسکتا ہے کہ اس سورہ کی آیات میں غور و فکر کرنا مسلمانوں میں سے روح نفاق و پراگندگی کو نکال باہر کرنے اور کانوں کو سننے والا آنکھوں کو دیکھنے والا اور دلوں کو دانا بنادے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ اس سورہ سے صرف اس کے الفاظ کے پڑھنے پر قناعت کرتے ہیں اور اپنی ذاتی اور خاص مشکلات کے حل کے لیے طویل و عریض تقریبات اور نشستیں منعقد کرتے ہیں جنہیں ختم انعام کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کے بجائے اگر ان تقریبات میں سورہ کے مضامین میں غور و فکر کیا جائے تو نہ صرف مسلمانوں کی شخصی و ذاتی مشکلات حل ہوں گے بلکہ ان کی عمومی مشکلات بھی حل جائیں گے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن کو ایک ایسے سلسلہ اور اوکے طور سے دیکھتے ہیں کہ جس میں ایسی خاصیتیں پائی جاتی ہیں جو راز ہی راز ہیں اور کسی کو معلوم نہیں ہیں اور اس کے الفاظ کو پڑھنے کے علاوہ کچھ غور نہیں کرتے حالانکہ قرآن سارے کا سارا سبق ہے اور مدرسہ ایک پروگرام ہے اور بیداری ایک رسالت ہے اور علم آگہی۔

(۷) سورہ اعراف

(یہ سورہ مکی سورتوں میں سے ہے اور اس سورہ کی آیتوں کی تعداد ۲۰۶ اور بعض کے نزدیک ۲۰۵ ہے)

اس سورہ کی اہمیت

تفسیر عیاشی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ اعراف کو مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا وہ بروز قیامت ان لوگوں میں سے ہوگا جنہیں کوئی خوف ہوگا نہ غم

مِنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(اور اگر اسے اللہ یہ توفیق دے کہ وہ سورہ اعراف کو ہر جمعہ پڑھے تو قیامت کے روز ان لوگوں میں محشور ہوگا جو بغیر کسی حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔)

نیز حضرت نے فرمایا کہ اس سورہ میں کچھ آیات محکمہ ہیں جن کا پڑھنا تلاوت کرنا اور ان پر عمل کرنا بھی نہ بھولنا کیونکہ آیات بروز محشر خدائے ذوالجلال کے حضور میں اپنے پڑھنے والے کی گواہی دینگی۔ (تفسیر برہان ج دوم ص ۲ و نور الثقلین ج دوم ص ۲)

روایت مذکورہ سے جو نکتہ بخوبی سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ جن روایات میں سورتوں کی فضیلت بیان ہوئی ہے اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ کسی سورہ کا پڑھ لینا اتنے بڑے نتائج و آثار کا سبب بنے گا بلکہ جو چیز اس قرائت کو روح بخشنے والی ہے وہ اس سورہ کے مضموں و مطالب پر ایمان کا رکھنا ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنا بھی ہے اسی بناء پر روایات مذکورہ بالا میں ہم پڑھتے ہیں

قَرَائتُهَا وَ تِلَاوَتُهَا وَ الْقِيَامُ بِهَا

نیز اسی روایت میں ہم دیکھتے ہیں کہ فرمایا

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا قیامت میں وہ من الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کا مصداق بنے گا اور یہ درحقیقت اسی سورہ کی آیت ۳۵ کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے جس میں خدا نے فرمایا

فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

(جن لوگوں نے تقوئی اختیار کی اور اپنی اور انسانی معاشرے کی اصلاح کی انھیں قیامت کے دن کوئی خوف ہوگا نہ غم)

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ مقام خاص طور سے ان لوگوں کا ہے جنہوں نے تقوئی اختیار کیا اور اصلاح کے راستے پر اپنے قدم اٹھائے علاوہ بریں اصولی طور سے قرآن عقیدہ اور عمل کی کتاب ہے اس لیے قرائت و تلاوت اس سلسلے میں ایک مقدمہ ہے نہ کہ اصل مقصد راغب اپنی کتاب مفردات میں لفظ تلاوت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

آیتہ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۱)

سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے علم و عمل کے ذریعے قرآن کی پیروی کرتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ تلاوت کے معنی قرائت سے بالاتر ہوئے کیونکہ تلاوت کے مفہوم میں تدبر تفکر اور عمل بھی شامل ہے۔

(۸) سورہ انفال

(یہ سورہ مدنی ہے اور اس کی ۷۵ آیات ہیں)

اس کی فضیلت

امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے

مَنْ قَرَءَ الْانفالَ و البرآئۃ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ لَمْ یَدْ خُلہ' نِفَاق" اَبداً وَ کَانَ مِنْ شَیْعَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنؑ حقاً وَ یَأْکُلُ یَوْمَ الْقِمۃِ مِنْ مَوَآئِدِ الْجَنۃِ مَعھُمْ حَتّٰی یَفْرَغَ النَّاسَ مِنَ الْحِسَابِ

(جو شخص ہر ماہ سورہ انفال و برائت کی تلاوت کرے گا اس کے وجود میں ہرگز روح نفاق داخل نہیں ہوگی اور وہ حقیقی طور پر امیرالمؤمنین حضرت علیؑ کا پیرو ہوگا اور قیامت کے دن ان کے ساتھ بیٹھ کر جنت کے کھانوں میں سے کھائے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے حساب سے فارغ ہوں گے۔

(تفسیر مجمع البیان مذکورہ آیت کے ذیل میں وتفسیر نمونہ ج ۷ص ۷۸)

جیسا کہ پہلے بھی اشارہ ہوا ہے قرآن کی سورتوں کے فضائل اور عظیم ثواب کہ جن کا تلاوت کرنے والوں کے لیے وعدہ کیا گیا ہے فقط الفاظ پڑھنے سے ہاتھ نہیں آئیں گے بلکہ پڑھنا تو مقدمہ ہے غور وفکر وسیلہ ہے سمجھنے کا اور سمجھنا تمہید ہے عمل کرنے کی اور چونکہ سورہ انفال اور سورہ برائت میں منافقین اور سچے مومنین کی صفات بیان کی گئی ہیں تو جو افراد ان دونوں سورتوں کو پڑھیں اور اپنی زندگی میں ان کی ہدایت پر عمل پیرا ہوں ان کے وجود میں کبھی بھی روح نفاق داخل نہیں ہوسکتی اس طرح چونکہ ان دونوں میں سچے مجاہدین کی صفات بیان کی گئی ہیں اور سرور مجاہدین حضرت علی علیہ السلام کی فداکاریوں کا کچھ ذکر ہے تو جو افراد ان دونوں

سورتوں کے معانیم کا ادراک کرلیں اور انھیں اپنے اوپر نافذ کرلیں وہ امیرالمؤمنینؑ کے سچے شیعوں میں سے ہو جائیں گے۔

(۹) سورہ توبہ

(اس میں ۱۲۹ آیات ہیں جو سب کی سب مدینہ میں نازل ہوئی ہیں)

مفسرین نے اس سورہ کے کئی نام ذکر کیے ہیں جن کی تعداد دس ۱۰ سے زیادہ ہے ان میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں برائت توبہ اور فاضحہ۔ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک واضح دلیل ہے برائت نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کی ابتداء پیان شکن مشرکین سے خدا کی برائت اور بیزاری سے ہوتی ہے۔اسے توبہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں توبہ کے متعلق بہت گفتگو کی گئی ہے۔اس کا نام فاضحہ اس جہت سے ہے کہ اس کی مختلف آیات منافقین کی رسوائی فضاحت اور ان کے اعمال سے پردہ اٹھانے کا سبب بنیں۔

سورہ کی ابتداء میں بسم اللہ کیوں نہیں

جس کیفیت میں سورہ شروع ہو رہی ہے وہ خود اس سوال کا جواب ہے درحقیقت اس سورہ کا آغاز پیان شکن دشمنوں سے اعلان جنگ اور اظہار بیزاری کے ساتھ ہوا ہے اور ان کے خلاف ایک محکم اور سخت روش اختیار کی گئی ہے اور اس گروہ کے بارے میں خدا کے غیض و غضب کو بیان کیا گیا ہے لھذا یہ صورت حال بسم اللہ الرحمن الرحیم سے مناسبت نہیں رکھتی جو صلح دوستی محبت خدا کی رحمانیت و رحیمیت کا اظہار ہے یہ بات ایک روایت میں لہذا حضرت علیؑ سے منقول ہے

مرحوم طبری سے نقل ہے

لَمْ تُنْذَلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَلٰى رَأْسِ
سُوْرَةِ الْبَرَآئَةِ لِاَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ لِلْاَمَانِ وَ الرَّحْمَةِ
وَ نَذَلَتِ الْبَرَآئَةُ لِرَفْعِ الْاَمَانِ وَالسَّيْفِ فِيْهِ

(اس سورہ کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے نازل نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بسم اللہ امان و رحمت کے لیے ہے اور یہ سورہ امان کے خاتمے اور تلوار اٹھانے کے لیے ہے۔)

مرحوم طبری نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اس میں کوئی مانع نہیں کہ بسم اللہ کے ترک کرنے کی دونوں علتیں ہوں جن میں سے ایک طرف پہلی روایت میں اور دوسری کی طرف دوسری روایت میں اشارہ ہوا ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا سورہ برائت اور سورہ توحید ستر ہزار ملائکہ کی معیت میں مجھ پر نازل ہوئیں اور ان میں سے ہر ایک ان دونوں سورتوں کی اہمیت کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔

(۱۰) سورہ یونس

(یہ سورہ مکی ہے اور اس کی ۱۰۹ آیات ہیں)

اس سورہ کے مضامین اور فضیلت

یہ سورہ مکی ہے مفسرین کے بقول یہ سورہ بنی اسرائیل کے بعد اور سورہ ہود سے پہلے نازل ہوئی دیگر مکی سورتوں کی طرح یہ بھی چند اصولی اور بنیادی مسائل پر مشتمل ہے ان میں سے سب سے اہم مبداء اور معاد کا مسئلہ ہے البتہ پہلے وحی اور مقام پیغمبر کے بارے میں گفتگو کی گئی

ہے اس کی عظمت ہے آفرینش کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں جو کہ عظمت خدا کی علامت ہیں بعد ازاں لوگوں کو مادی زندگی کی ناپائیداری اور دار آخرت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور اس کے لیے ایمان اور عمل صالح کے ذریعے تیاری پر ابھارا گیا ہے انھی مسائل کی مناسبت سے بزرگ انبیاء کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے مثلاً حضرت نوح موسیؑ اور حضرت یونسؑ کے تذکرے ہیں اسی حوالے سے سورہ کا نام سورہ یونس رکھا گیا ہے۔

اس کے بعد مذکورہ مباحث کی تائید کے لیے بت پرستوں کی ہٹ دھرمی اور سخت مزاجی کا ذکر ہے ہر جگہ خدا کا حضور وشہود ان کیلئے ثابت کیا گیا ہے خصوصیت سے اس مسئلہ کے اثبات کے لیے ان کی فطرت کی آگاہی سے مدد لی گئی ہے۔وہی فطرت کہ جو مشکلات کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور وہ خدائے یکتا کو یاد کرتے ہیں آخر میں مندرجہ بالا مباحث کی تکمیل کے لیے بشارت و انذار کے تذکرہ ہے ہر مناسب مقام پر صالحین کے لیے خدا کی بے انتہا نعمتوں کی بشارت اور سرکشوں کے لیے انذار اور خوف سے استفادہ کیا گیا ہیں۔

اسی لیے امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت میں مروی ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ یُوْنُسَ فِیْ کُلِّ شَهْرَیْنِ اَوْثَلَاثِهٖ
لَمْ یَخَفْ عَلَیْهِ اَنْ یَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ وَکَانَ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ

(جو شخص سورہ یونس ہر دو یا تین ماہ میں ایک دفعہ پڑھے تو اس کے لیے یہ خوف نہیں کہ وہ جاہلوں میں سے قرار پائے نیز قیامت کے دن وہ مقربین میں سے ہوگا۔

(تفسیر نورالثقلین ج۲ص۲۹۰ اور تفسیر نمونہ ج۶ ص۱۷۳)

یہ اس بناء پر ہے کہ اس سورہ میں خبردار اور بیدار کرنے والی بہت سی آیات ہیں اور اگر انھیں غور و خوف سے پڑھا جائے تو جہالت کی تاریکی انسانی روح سے دور کردیتی ہیں اور

اس کے اثرات کم از کم چند ماہ تک انسان کے وجود میں رہتا ہے اور اگر سورہ کے مضامین کو سمجھ لینے کے علاوہ ان پر عمل بھی کیا جائے تو یقینی طور پر قیامت کے دن پڑھنے والا مقربین کے زمرہ میں قرار پائے گا۔

شاید یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو کہ سورتوں کے فضائل سے استفادہ سمجھنے اور عمل کرنے سے ہوگی صرف تلاوت سے نہیں۔ تلاوت سمجھنے کا مقدمہ اور سمجھنا عمل کرنے کی تمہید ہے۔

(۱۱) سورہ ہود

(مکہ میں نازل ہوئی اور ۱۲۳ آیات ہیں)

مضامین اور فضیلت

مفسرین میں مشہور ہے کہ یہ تمام سورہ مکہ میں نازل ہوئی تاریخ القرآن کے مطابق یہ پیغمبر اسلام پر نازل ہونے والی انچاسویں سورت ہے بعض مفسرین کی تصریح کے مطابق یہ سورہ ان آخری سالوں میں نازل ہوئی جب پیغمبر اکرم مکہ میں تھے یعنی ابو طالب اور حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد لہٰذا فطرتاً پیغمبر اکرم کی زندگی ایک سخت ترین دور تھا اس بناء پر کہ اس زمانے میں دشمن کا دباؤ اور اس کا زہریلا پروپیگنڈا ہر دور سے زیادہ محسوس ہوتا تھا اس سورہ کی ابتداء میں ایسی تعبیریں نظر آتی ہیں جو پیغمبر اکرم اور مومنیں کے دل جوئی اور تسلی کا پہلو رکھتی ہے۔ اس سورہ کی آیات کا اہم اور بیشتر حصہ گزشتہ انبیاء خصوصاً حضرت نوح علیہ السلام کے سرگزشت پر مشتمل ہے جو باوجود قلت تعداد کے بہت سے دشمنوں پر غالب و کامران ہوئے ان واقعات کا ذکر جہاں پیغمبر اکرم اور مومنین کے لیے تسلی اور سکون قلب کا باعث تھا وہاں ان کے طاقتور دشمنوں کے لیے درس عبرت بھی تھا۔ اس سورۃ کی آیات باقی مکی سورتوں کی طرح معارف اسلامی کے اصولوں خصوصاً شرک و بت پرستی سے مبارزہ بعد از موت کے معاملات اور دعوت پیغمبر اسلام کی صداقت کی تشریح پر مبنی ہیں۔

اس سورہ نے مجھے بوڑھا کردیا

ایک مشہور حدیث میں مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا

شیبتنی سورة هود

سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کردیا (نورالثقلین جلد دوم ۳۳۴)

جس وقت آپ کے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کے چہرہ نور پر بڑھاپے کے آثار زیادہ جلدی نمودار ہوگئے ہیں تو فرمایا

شیبتنی هود والواقعه

سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے مجھے بوڑھا کردیا

(مجمع البیان اسی سورۃ کے آیت ۱۱۸ کے ذیل میں)

اور بعض روایات میں سورہ مرسلات عم یتساءلون اور تکویر وغیرہ کا اضافہ بھی ہوا ہے۔

(روح المعانی ج۱۱ص۱۷۹)

ابن عباس سے اس حدیث کی تشریح میں منقول ہے رسواللہ پر اس آیت سے زیادہ سخت اور دشوار کوئی اور آیت نازل نہیں ہوئی جس میں فرمایا گیا ہے

فَاسْتَقِيمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

یعنی تم اور تمہارے ساتھی اس طرح سے ثابت قدم رہیں جیسا کہ حکم دیا گیا ہے

(مجمع البیان اسی سورۃ آیت ۱۱۲ کے ذیل)

اس کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اکرم سے ایک حدیث مروی ہے

آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَءَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ و الثَّوَابِ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ هُوْدًا الْاَ نْبِیَآءَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَمَنْ كَذَّبَ بِهِمْ وَ كَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی دَرَجَةِ الشُّهَدَآءِ و حُوْسِبَ حِسَابًا یَسِیْرًا

(جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے اس کی جزا اور ثواب ان اشخاص جیسا ہے جو حضرت ہود اور باقی انبیاء پر ان کے جھٹلانے والوں اور منکرین کے مقابلے میں ایمان لائے ایسا شخص قیامت کے دن شہداء میں سے قرار پائے گا اور اس کا حساب آسان و سہل ہوگا۔ تفسیر برھان ج ۲ ص ۲۰۶)

واضح رہے کہ خالی اور خشک تلاوت یہ اثر نہیں رکھتی بلکہ غور و فکر کے ساتھ کی گئی تلاوت ہی عمل کی جانب گامزن کرتی ہے اور یہ بات انسان کو مومنین ماسلف کے نزدیک اور منکرین انبیاء سے دور کردیتی ہے اسی بنا پر اسے ان میں سے ہر ایک کی تعداد کے برابر جزا ملے گی فکر و معرفت کے ساتھ اس سورہ کی تلاوت کرنے والا قاری چونکہ گزشتہ امتوں کے شہداء کے ساتھ ہم مقصد و یک ہدف ہوگا لہذا تعجب نہیں کہ وہ ان جیسا قرار پائے اور اس حساب روز آخرت میں آسان و سہل ہوجائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص یہ سورہ اپنے پاس لکھ کر رکھے خدا اسے بے حد قوت و طاقت عطا فرمائے گا اور جس کے پاس یہ سورہ تحریراً موجود ہو تو وہ جنگ میں دشمن پر غالب آئے گا یہاں تک کہ جو بھی اسے دیکھے گا اس سے خوف کھائے گا۔ (تفسیر برہان ج ۲ ص ۲۰۶)

(۱۴) سورہ رعد

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۴۳ آیتیں ہیں)

سورہ رعد کے مضامین

جیسا کہ پہلے بھی کہا جاچکا ہے کہ مکی سورتیں چونکہ دعوت پیغمبر کے آغاز میں اور مشرکین کے ساتھ سخت اور شدید مقابلے کے موقع پر نازل ہوئی ہیں لہذا زیادہ تر عقائد کے مسائل ان میں موجود ہیں خصوصاً توحید کی دعوت شرک سے مقابلہ اور معاد وقیامت کے اثبات ان میں موجود ہیں جب کہ مدنی سورتیں کہ جو اسلام کی وسعت اور اسلامی حکومت کی تشکیل کے بعد نازل ہوئی ہیں وہ معاشرے کی ضروریات کے مطابق اجتماعی نظام سے مربوط احکام ومسائل کے متعلق بحث کرتی ہیں۔ زیر بحث سورہ رعد کہ جو مکی سورتوں میں سے ہے اسی پروگرام کے ذیل میں ہے اس میں قرآن کی حقانیت وعظمت کی طرف اشارہ کرنے کے بعد توحید سے متعلق آیات ہیں اسرار خلقت وآفرینش کا ذکر ہے کہ جو خدا کی ذات پاک کی نشانیاں ہیں۔ کبھی بغیر ستون کے کھڑے آسمان کا ذکر ہے کبھی حکم خدا سے آفتاب ماہتاب کی تسخیر کے بارے میں تذکرہ ہے کبھی زمین بچھانے کی بات ہے کبھی پہاڑوں نہروں درختوں اور پھلوں کی خلقت کا ذکر ہے اور کبھی رات کے آرام بخش پردوں کا تذکرہ ہے کہ جو دن کو چھپادیتے ہیں۔ قرآن کبھی لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر انگور کے باغوں نخلستانوں اور لہلہاتی کھیتیوں میں لے جاتا ہے اور ان کے عجائب وغرائب شمار کرتا ہے اور پھر معاد وقیامت انسان کی نئی زندگی اور پروردگار کی دادگاہ عدل کے بارے میں بحث کرتا ہے اور یہ بحث مبداء ومعاد کے تعارف لوگوں کے ذمہ داریوں کے بیان اور یہ کہ ان کی سرنوشت ہیں ہر طرح کی تقدیر ان کے اپنے ہاتھ میں ہے وغیرہ کے تذکرے پر مکمل ہوتی ہے۔

قرآن دوبارہ مسئلہ توحید کی طرف لوٹتا ہے رعد کی رنگین آواز اور برق کی وحشت انگیز کڑک کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور پھر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے عظمت پرور دگار کے سامنے سجدہ کرنے کی بات کرتا ہے پھر آنکھوں اور کانوں کو کھولنے اور بینائی و دانائی کی بیداری کے لیے انسان کے اپنے ہاتھوں بنائے گئے بتوں کی بے وقعتی کا تذکرہ کرتا ہے انسانوں کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کے لیے مثالیں پیش کرتا ہے زندہ اور محسوس مثالین سب قابل ادراک مثالیں۔اور چونکہ توحید و معاد کا آخری اور اصلی ثمرہ وہی اصلاحی وعمل پروگرام ہیں لہذا ان تمام مباحث کے بعد قرآن اس سورہ میں ایفائے عہد صلہ اور صبر و استقامت آشکار و نہاں انفاق اور ترک انتقام جوئی کی دعوت دیتا ہے۔پھر دوبارہ نشاندہی کرتا ہے کہ دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے اور سکون و اطمینان خدا پر ایمان کے سائے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا آخر میں لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر تاریخ کی پہنائیوں کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اور گزر جانے والی باغی اور سرکش قوموں جنہوں نے حق پوشی کی یا لوگوں کو حق سے روکا ان کے انجام کی نشاندہی کرتا ہے اور ہلا دینے والے الفاظ میں کافروں کو تہدید کرتے ہوئے یہ سورہ اختتام کر پہنچتا ہے۔

لہذا سورہ رعد عقائد و بہ ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اعمال کردار اور انسان ساز پروگراموں کے ذکر پر تمام ہوجاتی ہے۔ (تفسیر نمونہ ج دس ۱۰ ص ۱۰۳)

(۱۴) سورہ ابراہیم

(اس کی ۵۲ آیات ہیں اور یہ مکہ میں نازل ہوئی)

البتہ بہت سے مفسرین کے بقول آیات ۲۸ اور ۲۹ مدنی ہیں جو جنگ بدر میں مارے جانے والے مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَ الْحِجْرَ اُعْطِیَ

مِنَ الْاَجْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ عَبَدَ الْاَ

صْنَامَ وَ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یَعْبُدْ ھَا

(جو شخص سورہ ابراہیم اور سورہ حجر پڑھے گا خدا تعالی اسے ان کی تعداد

کے برابر کہ جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور جو پوجا نہیں کرتے تھے

دس حسنات دے گا۔ مجمع البیان و نور الثقلین و تفسیر نمونہ ج ۱۰ ص ۲۱۷)

جیسا کہ ہم نے بارہا کہا ہے کہ قرآن کی سورتیں پڑھنے کے سلسلے میں جس اجر و ثواب کا ذکر ہے وہ صرف اس تلاوت کے لیے نہ ہو جو غور و فکر و سوچ بچار اور پھر عمل کے ساتھ ہو اور چونکہ اس سورہ میں نیز سورہ حجر میں توحید و شرک اور اس کی فروعات کے بارے میں بحث کی گئی ہے تو مسلما ان کے مضامین کی طرف توجہ اور عمل سے ایسی فضیلت بھی حاصل ہوگی یعنی یہ توجہ اور عمل انسان کو اپنے رنگ میں رنگ لے گا اور اسے ایسے مقام کا اہل بنا دے گا۔

(۱۴) سورہ یوسف

(اس میں ۱۱۱ آیات ہیں کہ جو سب مکہ میں نازل ہوئی ہیں)

سورہ یوسف کی فضیلت

اسلامی روایات میں اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں مختلف فضائل مذکور ہیں ان میں سے ایک حدیث حضرت امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فِیْ كُلِّ يُوْمٍ اَوْ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ جَمَالُهُ مِثْلُ جِمَالِ يُوْسُفَ الَا يُصِيْبُهُ فَزَعُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

(جو شخص ہر روز یا ہر شب سورہ یوسف کی تلاوت کرے گا خدا اسے روز قیامت اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام کا سا ہوگا اور اسے روز قیامت کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور وہ خدا کے بہترین صالح اور نیک بندوں میں سے ہوگا۔
مجمع البیان محل بحث سورہ کے ضمنی میں)

اس سورہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی کا طرز عمل اس سورہ کی روشنی میں مرتب کرے اور ہوا و ہوس مال و منال جاہ و جلال اور مقام و منصب کے شدید طوفانوں کے مقابلے میں اپنے آپ پر قابو رکھے یہاں تک کہ زندان کی تاریکیوں میں پاکدامنی محفوظ رکھنے کو برائی سے آلودہ قصر شاہی پر مقدم رکھے تو ایسے شخص کے قلب و روح کا حسن و جمال حضرت یوسف کے حسن و جمال کی طرح ہے اور قیامت کے دن کہ جب اندر کی ہر چیز نمایاں ہو جائے گی وہ خیرہ کن زیبائی حاصل کرلے گا اور خدا کے صالح اور نیک کی صف میں شامل ہوگا۔

(۱۵) سورہ بنی اسرائیل

(مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۱۱ آیتیں ہیں)

نام

اس کا مشہور نام سورہ بنی اسرائیل ہے البتہ دیگر چند نام بھی ہیں مثلاً سورہ اسراء، سورہ سبحان (تفسیر الوسی ج ۱۵ ص ۲)

ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر نام اس سورت میں موجود مطالب حوالے سے ہے سورہ بنی اسرائیل اسے اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس سورت کی ابتداء اور اختتام کا ایک اچھا خاصا حصہ بنی اسرائیل کے بارے میں ہے۔ ۲ اسراء اسے اس کی پہلی آیت کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اسراء یعنی معراج کے بارے میں گفتگو کرتی ہے ۳ سورہ سبحان اسے اس کے پہلے لفظ کی وجہ سے کہتے ہیں۔

اس سورۃ کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام صادق علیہ السلام سے اس سورۃ کی تلاوت کرنے والے کے لیے بہت زیادہ اجر وثواب منقول ہے ان روایات میں سے ایک جو امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِی کُلِّ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ
لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یُدْرِکَ الْقَائِمَ وَ یَکُوْنَ مِنْ اَصْحَابِهِ

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت کرے گا وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں جائے گا جب تک قائم کو نہ دیکھ لے اور آپ کے یار و انصار میں نہ ہو

خصوصاً اسی سورہ کی فضیلت سے مربوط ایک روایت میں ہے اس سورہ کا قاری جب اس میں موجود ماں باپ کے بارے میں اللہ کی نصیحتوں تک پہنچتا ہے تو اس کے احساسات میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور ماں باپ سے محبت کا جذبہ اس میں فزوں تر ہو جاتا ہے لہذا وہ شخص ایسے اجر کا حاصل ٹھہرتا ہے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ قرآنی الفاظ محترم اور اہم ہیں لیکن الفاظ تمہید ہیں معانی و مفاہیم کے لیے اور معانی مقدمہ ہیں عمل کے لیے

(۱۶) سورہ کہف

(اس سورہ کی ۱۱۰ آیتیں ہیں آیت ۲۸ کے سوا سب مکی ہیں)

سورہ کہف کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام سے اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں بہت سی روایات مروی ہیں ان روایات سے اس سورہ کے مضامین کی بہت زیادہ اہمیت ظاہر ہوتی ہے چند ایک روایات ذیل میں درج کی جارہی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی سورہ کا تعارف کراؤں کہ جو نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کی نگرانی کر رہے تھے اور اس کی عظمت سے زمین و آسمان معمور تھے۔

صحابہ نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ سورہ کہف ہے جو شخص جمعہ کے روز اس کی تلاوت کرے گا آئندہ جمعہ تک اللہ اسے بخش دے گا ایک اور روایت کے مطابق آئندہ جمعہ تک اللہ اسے گناہ سے محفوظ رکھے گا اور اسے ایسا نور عطا کرے گا کہ جو آسمان تک ضوافشاں ہوگا اور وہ شخص دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (مجمع البیان)

ایک اور روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے منقول ہے آپ نے فرمایا جو شخص اس سورہ کی آخری آیات حفظ کرے گا روز قیامت یہ اس کیلئے روشن بن جائیں گی۔اور دس ۱۰ آیات حفظ کرے گا اسے دجال نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ کہف کی تلاوت کرے گا دنیا سے وہ شہید ہو جائے گا اور شہداء کے ساتھ مبعوث ہوگا اور روز قیامت شہداء کی صف میں شمار ہوگا۔

ہم نے بارہا کہا ہے کہ قرآنی سورتوں کی عظمت ان کے روحانی اثرات اور اخلاق برکات ان کے مضامین و مفاہیم کے لحاظ سے ہیں یعنی ان اثرات و برکات کے حصول کے لیے ان مفاہیم پر ایمان لانا اور ان پر عمل کرنا ہوگا۔

اس سورہ میں عذاب دوزخ کا ایسا تذکرہ ہے کہ انسان لرز کے رہ جاتا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ کیسا برا انجام مستکبرین کے انتظار میں ہے اس طرح اس سورہ میں ایک نہایت عمدہ مثال کے ذریعے علم الٰہی کی وسعت بیان کی گئی ہے اگر انسان ان تمام امور کی طرف توجہ کرے تو ہوسکتا ہے شیاطین کے فتنوں سے محفوظ رہے اس کے دل میں ایک روشن چمک اٹھے اور وہ عصیان و گناہ سے بچ جائے جس کے نتیجے میں آخر کار شہداء کے ساتھ محشور ہو۔

(۱۷) سورہ مریم

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۹۸ آیات ہیں)

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اکرمؐ سے اس طرح نقل ہوا ہے کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے اسے ان اشخاص کی تعداد کے برابر کہ جنہوں نے ذکریا کی تصدیق یا تکذیب کی ہے اور اسی طرح سے یحییٰ مریم عیسیٰ موسیٰ ہارون ابراہیم اسحٰق یعقوب اور اسمٰعیل کی تصدیق یا تکذیب کی ہے ان میں سے ہر ایک کی تعداد سے دس گنا نیکیاں خداوند تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں درج کردے گا اسی طرح ان اشخاص کی تعداد کہ جو جھوٹ اور تہمت کی طور پر خدا کے لیے اولاد کے قائل ہوئے ہیں اور ان اشخاص کی تعداد کہ جو خدا کے لیے اولاد کے قائل نہیں ہوئے اسے دس گنا نیکیاں عطا کرے گا۔ (مجمع البیان ذیل آیۃ)

دوسری حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص اس سورہ کو مسلسل

پڑھتا رہے وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ خداوند تعالیٰ اس سورہ کی برکت سے اسے جان و مال اور اولاد کے لحاظ سے بے نیاز کردے گا۔ (مجمع البیان)

(۱۸) سورہ طٰہٰ

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۱۳۵ آیات ہیں)

سورہ طٰہٰ کی فضیلت

منابع اسلامی میں اس سورہ کی عظمت اور اہمیت کے بارے میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدا نے سورہ طٰہٰ اور یٰس کو خلقت آدم سے دو ہزار سال پہلے فرشتوں کے سامنے بیان کیا جس وقت فرشتوں نے قرآن کا یہ حصہ سنا تو انہوں نے کہا

طُوبیٰ لِاُمَّةٍ یَنزِلُ هذا عَلَیْهَا وَ طُوبیٰ لِاَجْوَافٍ
تَحمِلُ هذا وَ طوبیٰ لِاَلسُنٍ تُکَلِّمُ بِهذا

کیا کہنا اس امت کا کہ جس پر یہ آیتیں نازل ہوں گی کیا کہنا ان دلوں کا جو ان آیات کو قبول کریں گا اور کیا کہنا ان زبانوں کا کہ جن پر یہ آیات جاری ہوں گی۔ (مجمع البیان جلد ۷ ص ۱)

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے

لا تَدَعُوا قِراءَةَ سورةِ طٰه فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهَا وَیُحِبُّ مَنْ
قَرَاَهَا وَمَنْ اَدمَنَ قَرَائتَها اَعطَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ القِیَامَةِ

كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَمْ يُحَاسِبْهٗ بِمَا عَمِلَ فِى الْاِسْلَامِ
وَ اُعْطِىَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْاَجْرِ حَتّٰى يَرْضٰى

سورۃ طٰہٰ کی تلاوت ترک نہ کرو کیونکہ خدا اسے اور اس کی تلاوت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے جو شخص ہمیشہ اس کی تلاوت کرتا رہے خدا قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہوگا اور آخرت میں اسے اتنا اجر ملے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۳ ص ۳۶۷)

جو شخص اسے پڑھے گا اسے روز قیامت مہاجرین و انصار کے برابر ثواب ملے گا ہم پھر یہ بات ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حقیقت کو دہرائیں کہ تمام ایسے عظیم ثواب جو پیغمبر اور آئمہ سے ان سوروں کی تلاوت کے بارے میں ہم تک پہنچے ہیں ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ صرف تلاوت کرنے سے انسان کو یہ سب نتائج حاصل ہو جائیں گے بلکہ اس سے مراد وہ تلاوت ہے جو غور و فکر کا مقدمہ بنے ایسا غور و فکر کہ جس کے آثار انسان کے تمام اعمال و گفتار سے ظاہر ہوں اور اگر ہم اس سورہ کے اجمالی مطالب پر نظر کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ مذکورہ بالا روایات اس سورہ کے مطالب کے ساتھ کامل مناسبت رکھتی ہیں۔ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَهَا اُعْطِىَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوَابَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ

جو شخص اسے پڑھے گا اسے روز قیامت مہاجرین و انصار کے برابر ثواب ملے گا۔

(۱۹) سورہ حجر

(مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۹۹ آیات ہیں)

سورہ حجر کے مضامین

اس سورہ کے مضامین کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) وہ آیات کہ جو مبداء عالم ہستی کے بارے میں ہیں اور اسرار فطرت کے مطالعہ کے ذریعے اس پر ایمان لانے سے مربوط ہیں۔

(۲) وہ آیات کہ جن میں معاد و قیامت کا تذکرہ ہے اور جو بدکاروں کے لیے عذاب وسزا سے مربوط ہیں۔

(۳) وہ آیات جو قرآن کی اہمیت اور آسمانی کتاب کی عظمت کے بارے میں ہیں۔

(۴) وہ آیات کو جو آدم کی پیدائش شیطان کی سرکشی اور اس کے انجام کے بارے میں ہیں تمام انسانوں کے لیے ایک تنبیہ اور صدائے بیدار باش کی حیثیت رکھتی ہیں۔

(۵) وہ آیات کو جو اس مذکورہ تنبیہ کی تکمیل کے لیے حضرت لوطؑ حضرت صالح حضرت شعیب کی قوموں کر سرگزشت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

(۶) وہ آیات کہ جن میں انذار و بشارت ہے مؤثر پندہ نصائح ہیں سرکوب کردینے والی تہدیدیں ہیں اور جاذب نظر تشویقین ہیں۔

(۸) وہ آیات کہ جن میں پیغمبر السلام کو قیام و مقابلہ کے لیے کہا گیا ہے مخالفین کی شدید کے مقابلے میں ان کی دل جوئی کی گئی ہے خصوصا جبکہ یہ سازشیں ماحول مکہ میں بہت زیادہ اور خطرناک تھیں۔

(۲۰) سورہ نحل

(اس کی ۱۲۸ آیات ہیں اس کا کچھ حصہ مکی ہے اور کچھ مدنی)

اس سورہ کے مضامین

اس سورہ کی کچھ آیات مکہ میں نازل ہوئیں اور کچھ مدینہ میں مکی اور مدنی سورتوں کے جیسے مضامین ہوتے ہیں انھیں پیش نظر رکھتے ہوئے ہی بات زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے خصوصاً اس کی بعض آیات میں صراحت سے ہجرت اور جہاد کی بات کی گئی ہے مثلاً

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ (آية ٤١)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا (آية ١١٠)

ہم جانتے ہیں کہ یہ دونوں موضوعات ہجرت پیغمبر کے بعد سے مناسبت رکھتے ہیں اور اگر آیہ ۴۱ میں ذکر ہجرت کو جعفر بن ابی طالب کی سربراہی میں مسلمانوں کی پہلی ہجرت یعنی ہجرت حبشہ کی طرف اشارہ سمجھا جائے تو آیہ ۱۱۰ میں تو ہجرت اور جہاد دونوں کا اکٹھا ذکر آیا ہے بہت بعید ہے کہ یہ پہلی کی طرف ہو اس آیت کو رسول اللہ کی ہجرت مدینہ کے علاوہ کسی اور پر منطبق نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ تفسیر مشہور ہے کہ یہ جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئی احد ہجرت کے بعد ہوئی۔ نیز اس سورہ میں انسانوں کو شیطانی وسوسوں سے ڈرایا گیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول بعض روایات میں ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَءَ هَا لَمْ يُهَا سِبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاَنْعِمِ الَّتِيْ اَنْعَمَهَا عَلَيْهِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس جہاں میں اسے بخشی گئی نعمتوں کا حساب نہیں لے گا۔ (مجمع البیان جلد ۴ ص ۳۴۷)

واضح ہے کہ ان آیات کی تلاوت کہ جن میں نعمات الٰہی کا اہم حصہ بیان ہوا ہے اگر

فکر و نظر کے ساتھ ہو تو یہ عزم و عمل اور شکر گزاری کا سبب بن جاتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں انسان ہر نعمت کو ٹھیک اس مقصد کے لیے صرف کرے گا جس کے لیے وہ پیدا کی ہے لہذا اس کے بعد اس سے کیسے یہ حساب لیا جائے کہ اس نے نعمت کو بجا صرف طور پر نہیں کیا۔

(۲۱) سورہ انبیآء

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۱۱۲ آیات ہیں)

سورہ انبیآء کی فضیلت

پیغمبر اسلام سے اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں منقول ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْاَ نْبِيَآءِ حَا سَبَه' اللّٰهُ
حِسَا بًا يَسِيْرًا وَ صَافَحَه' وَ سَلَّمَ
عَلَيْهِ كلُ نبيٍ ذُكِرَا سِمُه' فِى الْقُرْآنِ

جو شخص سورہ انبیا کو پڑھے گا خدا اس کے حساب کو آسان کر دے گا روز قیامت اس کے اعمال کا حساب لینے میں سخت گیری نہیں کرے گا اور ہر وہ پیغمبر کہ جس کا نام قرآن میں ذکر ہوا ہے وہ اس سے مصافحہ کرے گا اور اسے سلام کرے گا۔

(تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۴۱۲)

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَالْاَنْبِيَاءِ حبالها كان كمن رافق
النَّبِيْنَ اَجْمَعِيْنَ فِى جَنّٰاتِ النعِيْمِ وَ كَانَ
مهيبًا فِى اَعْيُنِ النَّاسِ حَيَاةُ الدُّنْيَا

جو شخص سورہ انبیاء کو عشق و محبت کے ساتھ پڑھے گا وہ جنت کے پر نعمت باغوں
میں تمام انبیاء کا رفیق اور ہم نشیں ہوگا اور دنیا کی زندگی میں بھی لوگوں
کی نگاہ میں باوقار ہوگا۔(تفسیر نور الثقلین)

لفظ حبا لھا اس سورہ سے عشق و محبت رکھتے ہوئے درحقیقت ان روایات کے معنی کے سمجھنے کے لیے ایک کلید ہے کہ جو قرآن کی سورتوں کی فضیلتوں کے سلسلے میں ہم تک پہنچی ہیں یعنی صرف الفاظ کا پڑھ لینا ہی مقصد نہیں ہے بلکہ اس کے معانی مطالب سے محبت کرنا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ معنی ہے و مفہوم سے محبت عمل کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتی اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں فلاں سورہ کا عاشق ہوں اور اس کا عمل اس کے مفاہیم کے خلاف ہو تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔

اس سورہ کے مضامین

(۱) یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے انبیا کی سورت ہے کیونکہ اس میں سولہ انبیآ کے نام آئے ہیں بعض کے خاص خاص حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور بعض کا صرف ذکر ہے۔ حضرت موسیٰ، ہارون، ابراہیم، لوط، اسحٰق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، اسمٰعیل، ادریس، ذالکفل، ذالنون، یونس، زکریا اور یحیی علیہم السلام

(۲) اس کے علاوہ مکی سورتوں کی خصوصیت ہے کہ عقائد دینی مبداء و معاد کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں۔

(۳) اس سورہ میں خالق کی وحدت اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی معبود اور پیدا کرنے والا نہیں بیان ہوا ہے۔

(۴) اس سورہ کے ایک حصہ میں حق اور باطل پر توحید کی شرک پر عدل و انصاف کے لشکر کی جنود ابلیس پر کامیابی و کامرانی کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔

(۵) یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ یہ سورہ غافل اور بے خبر لوگوں کو سختی کے ساتھ تنبیہ کرتے ہوئے حساب و کتاب سے شروع ہوتا ہے اور اس کے اختتام میں بھی اسی سلسلہ کی دوسری تنبیہیں ہیں۔

(۲۲) سورہ حج

(مدینہ میں نازل ہوئی اس کی ۷۸ آیات ہیں)

سورہ حج کے مضامین اور مطالب

مطالب اور مضامین کے اعتبار سے اس سورت میں مندرجہ ذیل امید مذکور ہیں

(۱) قیامت کا بیان بہت سی آیات اس مضمون کی حامل ہیں ان میں قیامت کا منطقی استدلال اور غافل لوگوں کو جو ابدہی کی وعید موجود ہے غرضیکہ ابتدائی آیات اس بارے میں ہیں۔

(۲) شرک اور مشرکین کا بیان: آیات کا دوسرا حصہ شرک اور مشرکین کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے سے متعلق ہے آیات میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے حوالے سے انسان کی توجہ خالق کی عظمت کی طرف دلائی گی ہے۔

(۳) عذاب الٰہی کا بیان آیات کا ایک حصہ گذشتہ اقوام پر اللہ کی طرف سے شدید عذاب اور ان کے عبرتناک انجام کے مطالعے کی ترغیب دیتا ہے ان اقوام میں سے خاص طور پر قوم نوح قوم عاد قوم ثمود قوم ابراہیم قوم لوط قوم شعیب اور قوم موسیٰ کا انجام یاد دلایا گیا ہے۔

(۴) حج کا بیان آیات کا چوتھا حصہ حج کے بارے میں ہے۔

(۵) ظالموں کے خلاف قیام کا بیان ہے۔

(۶) فروع دین کا بیان ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کے فضائل

اسلام کے گرامی قدر رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْحَجِّ اُعْطِىَ مِنَ الْاَجْرِ كَحَجَّةٍ حَجَّهَا وَ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا بِعَدَدِ مَنْ حَجَّ وَ اُعْتَمَرَ فِيْمَا مَضٰى وَ فِيْمَا بَقِىَ

جو بھی سورہ حج کی تلاوت کرے اللہ اسے ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر اجر وثواب عطا کرے گا جنھوں نے گزشتہ زمانے میں حج وعمرہ بجالایا اور جو آیندہ بجالائیں گے۔(مجمع البیان سورہ حج کی تفسیر کے آغاز میں)

اس میں شک نہیں کہ یہ کثیر ثواب اور عظیم درجہ صرف لفظی تلاوت سے حاصل نہیں ہوگا بلکہ فکر ساز تلاوت سے حاصل ہوگا ایسی فکر جوعمل پرور ہو حقیقت یہ ہے کہ جوکوئی اس سورۃ میں مندرج مبداء و معاد کے نظریات کو دل کی گہرائیوں سے مانے اخلاقیات عبادات کو جان و دل سے اپنائے اور متکبر اور ظالم طاقتوں کے خلاف جہاد سے متعلق آیات کو اپنی عملی زندگی کا جزو بنائے اس کا روحانی رشتہ تمام گزشتہ وآیندہ مومنین کے ساتھ قائم ہوجاتا ہے ایسا رشتہ کہ جس سے یہ ان کے اعمال میں شریک ہوجاتا ہے اور وہ اس کے اعمال ہوجاتے ہیں جب کہ ان کے ثواب میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی در حقیقت یہ ایک حلقہ اتصال بن جاتا ہے جس میں ہر دور کے اہل ایمان شامل ہیں اس تناظر میں مذکور بالا حدیث کا مضمون ہرگز عجب معلوم نہیں ہوتا۔

(۲۳) سورہ مومنون

(یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۱۱۸ آیتیں ہیں)

اس کی فضیلت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ ہدیٰ کی طرف سے ہم تک پہنچنے والی روایات کے مطابق یہ سورۃ بڑی فضیلت کی حامل ہے۔

رسول اکرمؐ سے ایک روایت ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَشَّرَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ وَ مَا تُقَرِّبُهُ
عَيْنُهُ عِنْدَ نُزُوْلِ مَلَكِ الْمَوْتِ

اس سورۃ کی قرائت کرنے والے ہر شخص کو روز قیامت فرشتے روح اور ریحان کی بشارت دیں گے اور جس وقت ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کے لیے آئے گا اور اسے ایسی خوشخبری سنائے گا اس کی آنکھیں روشن اور ٹھنڈی ہو جائیں گی (تفسیر مجمع البیان ج ۷ ص ۸۹)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِاالسَّعَادَةِ
اِذَا كَانَ يُدْ مِنْ قِرَائَتِهَا فِیْ كُلِّ جُمْعَةٍ وَ كَانَ مَنْزِلُهٗ
فِی الْفِرْدَوْسِ الاعلٰی مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ

جو شخص سورہ مومنون کو پڑھے اور ہر جمعہ برابر پڑھتا رہے اس کا خاتمہ سعادت پر ہوگا اور انبیا و مرسلین کے ساتھ فردوس بریں میں رہے گا۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۷ ص ۹۸)

ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا فضائل اور قرائت کی برکتیں مفاہیم و

مطالب سورۃ پر غور وفکر اور ان پر عمل کے ارادے کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوں گے کیونکہ یہ آسمانی کتاب انسان سازی اور تعمیر کردار کے تربیتی کورس کے عمل پروگراموں کا مجموعہ ہے اور واقعی اگر کوئی شخص اس سورہ میں بیان شدہ مطالب کا عملی نمونہ بن جائے اگر چہ مومنین کی صفات کے بیان پر مشتمل پہلی چند آیتوں پر ہی عمل پیرا ہوجائے تو تمام کے تمام اعزازات نصیب ہوگے اسی لیے بعض روایت میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو پیغمبر اکرم نے فرمایا

لَقَدْ اُنْزِلَ اِلَیَّ عَشْرُ آیاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

مجھ پر دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کا عمل نمونہ بن جائے تو جنت میں جائے گا۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱۸ ص ۲)

سورہ مومنون کے مندرجات

اس سورہ کے نام سے ہی ظاہر ہورہا ہے کہ اس کا اہم حصہ مومنین کی برگزیدہ صفات کے بیان پر مشتمل ہے اس کے بعد عقیدے اور عمل کے سلسلے میں کچھ بحثیں ہیں جو دراصل مذکورہ صفات ہی کی تفصیل ہے اس سورہ کے جملہ مطالب کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ

پہلی آیت قد افلح المومنون سے شروع ہوکر بعد کی چند آیتوں تک مومنین کی فلاح وکامیابی کے اسباب کے بیان میں صفات پر مشتمل ہیں ہم دیکھیں گے کہ یہ صفات کتنی جچی تلی جامع اور زندگی کے انفرادی اور اجتماعی کئی پہلوؤں کو دامن میں لیے ہوئے ہیں۔

دوسرا حصہ

پہلے حصے میں بیان شدہ تمام اوصاف کی بنیاد توحید اور ایمان باللہ کے بیان پر مشتمل ہے۔

تیسرا حصہ

اس حصے میں عملی جہت کی تکمیل کیلئے چند عظیم پیغمبروں مثلاً نوح، ہود، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی

کچھ سبق آموز سوانح بیان کی گئی ہے اور ان کی زندگی کے بعض نشیب و فراز بیان کیے گئے ہیں۔

چوتھا حصہ

اس حصہ میں متکبر اور مغرور طاقتوں سے خطاب ہوا ہے۔

پانچواں حصہ

اس حصے میں اختصار کے ساتھ معاد اور قیامت کا ذکر ہے۔

چھٹا حصہ

اس حصہ میں کائنات پر اللہ کی حاکمیت اعلیٰ اور ہر جگہ پر اس کے حکم کے اثر و نفوذ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ساتواں اور آخری حصہ

اس حصے میں قیامت حساب کتاب نیک لوگوں کی جزاء اور بد اعمالیوں کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے انسان کی غرض خلقت کے بیان کے ساتھ سورہ کا اختتام ہوتا ہے۔

(۲۴) سورہ نور

(مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ۶۴ آیتیں ہیں)

سورہ نور کی فضیلت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ نورِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ

بِعَدَدِ كُلِّ مُؤْمِنَةٍ وَ مُؤْمِنٍ فِیْمَا مَضٰی وَ فِیْمَا بَقِیَ

(جو شخص سورہ نور کو پڑھے اور اس کے مطالب و احکام کو اپنی زندگی پر منطبق کرے اللہ اسے تمام گزشتہ و آئندہ مومنات اور مومنین کی تعداد کے برابر دس نیکیاں بطور اجر دے گا۔)

ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے

حَصِّنُوا اَموَالَکُمْ وَ فُرُوْجَکُمْ بِتِلَاوَۃِ سُوْرَۃِ نُورٍ وَحَصِّنُوْا بِهَا نِسَائَکُمْ فَاِنَّ مَنْ اَدْمَنَ قَرأَتَهَا فِیْ کُلِّ یَومٍ اَوْ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ لَمْ یَذْنَ اَحَد" مِنْ اَهْلِبَیْتِهٖ اَبَرًا حَتّٰی یَمُوْتَ

سورہ نور کی تلاوت کے ذریعے اپنا مال تلف ہونے سے بچاؤ اپنا دامن بے عفتی سے آلودہ ہونے سے محفوظ رکھو اور اپنی خواتین کو اس کے احکام کے زیر سایہ انحرافات سے بچاؤ کیونکہ جو شخص ہر روز یا شب ہمیشہ اس کی تلاوت کرے گا اس کے خاندان میں سے کوئی شخص آخر عمر تک خلاف عفت کام میں مبتدا نہیں ہوگا۔ (نور الثقلین ج ۳ ص ۵۶۸ بحوالہ ثواب الاعمال از شیخ صدوق)

سورہ نور کے مضامین

اس سورت کو در حقیقت پاکدامنی و عفت کی اور جنسی بے راہ رویوں کے خلاف جہاد کی سورت قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں معاشرے کو جنس انحرافات سے پاک رکھنے کے مختلف طریقوں کے بارے میں مختلف حوالوں سے گفتگو کی گئی ہے اس سلسلے میں اس کے مضامین کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ

یہ حصہ زانی عورت اور زانی مرد کی سزا کے بارے میں ہے۔

دوسرا حصہ

اس حصے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس شدید حد کو جاری کرنا کوئی آسان کام

نہیں ہے اسلام کے قضائی قوانین اور اصولوں کے لحاظ سے اس سزا کے اجراء کے لیے نہایت سخت شرائط معین کیے گئے ہیں کوئی شخص کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو اس کیلئے چار گواہوں کی شرط ہے اگر مرد اپنی بیوی پر الزام لگائے تو اس کے لیے لعان کا قانون ہے اگر کوئی شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے اور اسلامی عدالت میں اپنے اس الزام کو ثابت نہ کرسکے تو خود اسے سخت سزا بھگتنا پڑے گی اور یہ سزا حد زنا کے پانچ میں سے چار حصوں کے برابر ہوگی یہ اس لیے ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کسی پر الزام لگائے کر اسے آسانی سے اسلامی سزا دلوا سکتا ہے بلکہ اس کیلئے معلوم ہونا چاہئے کہ اگر وہ ثابت نہ کرسکا تو اس کے برعکس خود وہ مستوجب سزا ہوگا۔

تیسرا حصہ

اس مرحلے میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام صرف گناہ گار کو سزا دے دینے پر قناعت نہیں کرلیتا بلکہ جنسی بے راہ روی کو روکنے کے لئے کئی طرح کے اقدامات کرتا ہے مردوں اور عورتوں کو دونوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آنکھیں نہ لڑائیں اسی سلسلے میں عورتون کیلئے بردے تفصیلی حکم بیان کیا گیا ہے۔

(۲۵) سورہ فرقان

(مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۷۷ آیتیں ہیں)

سورہ فرقان کے مضامین

یہ سورت مکی ہے لہذا اس کی زیادہ تر بحث مبداء و معاد اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بارے میں ہے اس کے علاوہ یہ شرک و مشرکین کے ساتھ نبرد آزمائی کرتی ہے اور کفر و بت پرستی اور گناہوں کے خطرناک انجام سے ڈراتی ہے یہ سورۃ حقیقت میں تین حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ

جو اس کے آغاز پر مشتمل ہے مشرکین کے دلائل کی تختی کے ساتھ سرکوبی کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی حیلہ سازیوں کو بیان کرتا ہے اور پھر ان کا جواب بھی دیتا ہے اور انھیں خدا کے عذاب قیامت کے حساب وکتاب اور جہنم کی دردناک سزا سے ڈراتا ہے۔

دوسرا حصہ

مندرجہ بالا مباحث کی تکمیل کی صورت میں توحید کے کچھ دلائل اور عالم آفرینش میں عظمت خداوندی کی نشانیاں بیان کی گئی ہے۔

تیسرا حصہ

خدا کے خاص بندوں اور سچے مومنین کے اوصاف حمیدہ کو مختصر اور جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس سورہ کا نام فرقان اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ نام اسی سورت کی پہلی آیت میں ذکر ہوا ہے جس کا معنی ہے حق کو باطل سے جدا کرنے والا۔(نوٹ سورہ میں مضامین مختصر لکھے ہے)

سورہ فرقان کی فضیلت

پیغمبر اسلام ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ "اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ" لَا رَيْبَ

فِيْهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

جو شخص سورہ فرقان کی تلاوت کرے اس کے مضامین میں غور وفکر کرے

اور اعتقاد و عمل میں اس سے ہدایت لے تو وہ قیامت پر ایمان رکھنے والوں کی صف میں ہوگا اور اس کا حشر ونشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنھیں یقین ہے کہ قیامت آ کر رہے گی اور خدا مردوں کو نئی زندگی کے ساتھ مبعوث کرے گا۔ (تفسیر مجمع البیان اس آیت کے ضمن میں)

ایک اور حدیث میں اسحاق بن عمار نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے

لَا تَدَعْ قِرَاۤئَةَ سُوْرَةِ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ فَاِنَّ مَنْ قَرَاَهَا فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَداً وَ لَمْ یُحَاسِبْهُ وَ كَانَ مَنْزِلُهٗ فِی الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰی

سورہ تبارک الذی (فرقان) کی تلاوت ترک نہ کرو کیونکہ جو شخص ہر رات اس کی تلاوت کرے گا خداوند عالم ہرگز اسے عذاب نہیں دے گا اور نہ ہی اس سے حساب لے گا اور اس کی قیام گاہ بہشت بریں ہوگی۔ (ثواب الاعمال صدوق)

(۲۶) سورہ شعراء

(مکہ میں نازل ہوئی آخری چار آیتوں کے سوا اور اس کی ۲۲۷ آیتیں ہیں)

سورہ شعراء کے مندرجات

اس سورت کا انداز گفتگو مکمل طور پر دوسری مکی سورتوں سے ہم آہنگ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مکی سورتیں آغاز اسلام میں نازل ہوئی ہیں لہذا ان کے مندرجات میں بیشتر اصول عقائد توحید معاد اور انبیا خدا کی دعوت اور قرآن کی ہمت پر زور دیا گیا ہے سورہ شعراء کی تمام گفتگو بھی انھی مسائل پر مشتمل ہے۔ اس سورہ کی تمام مباحث کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ

سورۃ کا مطلع ہے جس کا حروف مقطعات سے آغاز ہوتا ہے اس میں قرآن کی عظمت کا بیان ہوتا ہے اور پھر مشرکین کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استقامت کی بناء پر آپ کو تسلی دی جارہی ہے اس کے بعد توحید کی کچھ نشانیوں اور خدا کی کچھ صفات کے بارے میں گفتگو ہے۔

دوسرا حصہ

اس میں سات عظیم انبیاء کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اپنی قوم کے ساتھ ان کی نبرد آزمائی مشرک لوگوں کی کج بحثی اور انبیا علیہم السلام کے مقابلے میں ان کی بے تکی باتوں کا تذکرہ ہے۔

سورہ شعراء کی فضیلت

اس سورت کی اہمیت کے بارے میں پیغمبر السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے جس میں آپ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ شُعَراءَ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ
حَسَنٰاتٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَنْ صَدَّقَ بِنُوْحٍ وَکَذَّبَ بِہِ
وَھُوْدٍ وَ شُعَیْبَ وُصَالِحِ وَاِبْرَاھِیْمَ وَ بِعَدَدِ کُلِّ
مَنْ کَذَّبَ بِعِیْسٰی وَصَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص سورہ شعراء کو پڑھے اسے نوح علیہ السلام کی تصدیق اور تکذیب کرنے والوں کی تعداد سے دس گنا نیکیاں ملیں گی اور جتنی تعداد نے عیسٰی علیہ السلام کی تکذیب اور محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی برابر نیکیاں ملیں گی۔ (مجمع البیان سورہ شعراء کا آغاز)

یہ تو صاف سی بات ہے کہ اتنا بڑا اجر اور ثواب فکر وعمل سے خالی تلاوت کا نہیں ہوگا بلکہ سورتوں کے فضائل پر مشتمل روایات کے قرائن بتاتے ہیں کہ اس سے ایسی تلاوت مراد ہے جو غور وفکر کا مقدمہ بنے اور عمل تک لے جائے سابقہ سورتوں کے فضائل کے سلسلے میں اس بات کو کئی مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

(۲۷) سورہ نمل

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۹۳ آیات ہیں)

سورہ نمل کے مضامین

مجموعی طور پر اس سورہ کے مضامین بھی وہی ہیں جو دوسری مکی سورتوں کے ہوتے ہیں یعنی اعتقادی لحاظ سے زیادہ تر مبداء اور معاد پر زور دیا گیا ہے اور قرآن مجید وحی عالم آفرنیش میں خداوند عالم کی نشانیوں اور قیامت کی کیفت کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔اس سورہ کا ایک اور امتیاز یہ ہے کہ اس کا بیشتر حصہ سلیمان اور ملکہ سباء کی داستان ملکہ کے توحید پر ایمان لانے کی کیفیت جناب سلیمان کے ساتھ ہدہد اور چیونٹی کی گفتگو پر مشتمل ہے۔اس وجہ سے اس سورۃ کا نام بھی نمل چیونٹی ہے عجیب بات یہ بھی ہے کہ بعض روایات میں اسے سورہ سلیمان کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔یہ سورۃ بشارت کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور تنبیہ پر ختم ہوجاتی ہے بشارہ وہ جو قرآن مجید مومنین کیلئے لایا ہے اور تنبیہ اس بات کی کہ خداوند عالم تم لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں مروی ہے

مَنْ قَرَءَ طسٓ سُلَیمَانَ کَانَ لَہٗ مِنَ الاَجرِ عَشْرُ

حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ سُلَیْمَانَ وَ کَذَّبَ بِهٖ وَهُوْدَ وَشُعَیْبَ وَ صالِحَ وَ اِبْرَاهِیْمَ وَ یَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ یُنَادِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

جو شخص سورہ طس سلیمان سورہ نمل کی تلاوت کرے گا خداوند عالم اسے ان لوگوں کی تعداد سے دس گنا اجر دے گا جنھوں نے سلیمان کی تصدیق یا تکذیب کی اسی طرح ان لوگوں کی تعداد سے بھی جنھوں نے جناب ہود و شعیب صالح اور ابراہیم علیہم السلام کی تصدیق یا تکذیب کی اور بروز قیامت جب وہ اپنی قبر سے باہر نکلے گا تو اس کے منہ پر لا الہ الا اللہ کا ورد ہوگا۔ (مجمع البیان اسی آیت کے ذیل میں)

ہر چند کہ اس سورت میں جناب سلیمان دوؤد صالح اور لوط علیہم السلام کا تذکرہ ہے اور جناب ہود شعیب اور ابراہیم علیہم السلام کا ذکر نہیں ہوا ہے لیکن چونکہ دعوت کے لحاظ سے تمام انبیاء یکساں ہیں لہذا یہاں روایت میں ان کا ذکر باعث تعجب نہیں ہونا چاہیئے

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص طواسین ثلاث سورہ شعراء نمل اور قصص کہ جن کے آغاز میں طس ہے کی ہر شب جمعہ تلاوت کرے گا۔ وہ اولیاء اللہ سے ہوگا اسی کے جوار اور اس کے لطف وحمایت کے زیر سایہ رہے گا۔ (ثواب الاعمال از نور الثقلین)

(۲۸) سورہ قصص

(مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۸۸ آیتیں ہیں)

سورہ قصص کے مضامین

اس میں خصوصاً حضرت موسیٰ کی زندگی کے اس حصہ کا ذکر ہے جب کہ وہ ایک طفل

ضعیف شیر خوار تھے اور فرعون کے گھر میں پرورش پا رہے تھے مگر قادر مطلق کی اس شکست ناپذیر قدرت نے جو تمام کائنات پر سایہ فگن ہے اس کمزور بچے کو طاقتور دشمنوں کے زیر دامن پرورش کرا کے بڑا کر دیا اور آخر کار خدا نے اسے اس قدر قوت عطا فرمائی کہ اس نے فرعون کی تمام شوکت و ثروت کا خاتمہ کر دیا اور اس کے ظلم کے محل کو مسمار کر دیا۔ یہ قصہ اس لیے بیان کیا گیا ہے تاکہ مسلمان پروردگار کے لطف و کرم کے امیدوار رہیں اور اس کی لامحدود قدرت پر اعتماد کر کے اپنے دل کو مطمئن رکھیں اور دشمن کی تعداد، کثرت اور اس کی طاقت سے ہرگز خوف زدہ نہ ہوں اس میں شک نہیں کہ اس سورہ کا ابتدائی حصہ اسی پر معنی اور دانش آموز تاریخی واقعہ پر مشتمل ہے۔

اس سورہ کے حصہ دوم میں

دولت مند اور متکبر شخص قارون کا ذکر ہے جسے اپنے علم اور دولت پر بڑا بھروسہ تھا اس غرور و تکبر کے نتیجہ میں اس کا انجام بھی بالکل فرعون جیسا ہوا فرعون پانی میں غرق ہوا اور یہ قارون مٹی میں دھس گیا۔ خدائے حکیم نے یہ واقعات اس لیے بیان کیے ہیں تاکہ اہل عالم پر یہ واضح ہو جائے سب کچھ اللہ تعالی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔

فضیلت تلاوت سورہ قصص

جناب اسالتماب ﷺ سے مروی ایک حدیث میں ہم یوں پڑھتے ہیں

مَنْ قَرَءَ طٰسٓمّٓ الْقَصَصُ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ
حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ بِمُوْسٰی وَ کَذَّبَهٗ
وَلَمْ یَبْقَ مَلَكٌ فِی السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ
اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَّهٗ کَانَ صَادِقاً

جو شخص سورہ قصص کو پڑھے گا تو اسے ان لوگوں کی جنھوں نے حضرت موسیٰ کی تصدیق یا تکذیب کی نسبت سے دس نیکیوں کا ثواب اور زمین اور آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا نہ ہوگا جو بروز قیامت اس شخص کی صداقت پر گواہی نہ دے۔

(تفسیر مجمع البیان در آغاز سورۃ القصص و تفسیر نمونہ ج ۱۶ ص ۲۹)

امام جعفر صادقؑ سے ایک اور حدیث مروی ہے

جو شخص طواسین ثلاثہ یعنی سورہ لقصص نمل اور شعراء کو ہر شب جمعہ میں پڑھے گا اس کا شمار دوستان خدا میں ہوگا اور وہ جوار الٰہی اور اس کے سایہ حمایت میں رہے گا۔ وہ دنیا میں کبھی بے امن ناراحت اور فقیر نہ رہے گا اور آخرت میں خدا اس کو اس قدر انعامات عنایت کرے گا کہ وہ نہ صرف راضی ہو جائے گا بلکہ اس کی مسرت کی کیفیت اس سے بھی زیادہ ہوگی۔

(تفسیر نور الثقلین سورہ قصص کے آغاز میں، بحوالہ ثواب الاعمال، تفسیر نمونہ ج ۱۶ ص ۲۹)

یہ امر بدیہی ہے کہ یہ تمام اجر و ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو اس سورہ کو پڑھ کر دنیا کے قارونوں اور فرعونوں کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ اور راست باز مومنین کی صف میں کھڑے ہو کر باطل کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور مشکلات کے وقت دشمن کے مقابلہ میں ہار نہیں مانتے اور شکست کی ذلت کو گوارا نہیں کرتے کیونکہ اجر و ثواب کسی کو مفت میں نہیں مل جاتا یہ نعمات و برکات الٰہی ان لوگوں کے لیے مخصوص ہیں جو کلام الٰہی کو پڑھتے ہیں ان میں غور کرتے ہیں اور اس کی تعلیم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بناتے ہیں۔

(۲۹) سورہ عنکبوت

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں ۶۹ آیات ہیں)

سورہ عنکبوت کے مضامین

اس سورۃ کے مضامین مکی سورتوں کے مضامین سے ہم آہنگ ہیں اس سورہ میں مبداء ومعاد کا ذکر ہے گزشتہ اولوالعزم انبیآء کے قیام اور مشرکوں اور بت پرستوں جابروں اور ستمگروں سے ان کی جنگ اور فتح کا بیان ہے اور پھر نتیجہ ظالم گروہ کی تباہی اور بربادی کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ بریں اس سورہ میں یہ مضمون بھی ہے کہ انبیاء نے کس طرح منحرفین کو حق کی طرف دعوت دی اور انھیں اس راہ میں کیسی کیسی آزمائشوں سے سابقہ پڑا نیز یہ کہ کفار کس طرح مختلف بہانوں سے قبول حق سے اعراض کرتے رہے۔اس سورہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کی آیت نمبر اکتالیس میں بت پرستوں کے غیر خدا پر اعتقاد کو عنکبوت (مکڑی) کے گھر سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ اس کا بھروسہ بھی نازک توروں پر ہوتا ہے اور یہ بھروسہ بے بنیاد ہے بطور کلی کہا جاسکتا ہے کہ اس سورہ کے مضامین چار حصوں میں منقسم ہیں۔

اس سورہ کی ابتداء میں منافقین کی کیفیت اور ان کے مبتلائے امتحان ہونے کا ذکر ہے۔

دوم: پیغمبر اور مومنین کی دلجوئی کے لیے پیغمبران الٰہی جیسے حضرت نوح ابراہیم لوط اور شعیب کی زندگی کے کچھ حالات بیان کیے گئے ہے۔

سوم: اس سورہ کے مضامین کا تیسرا حصہ جو خصوصیت سے آخر میں ہے اس میں توحید باری تعالیٰ عالم آفرینش میں اس کی آیات اور شرک سے مبارزہ کا بیان ہے۔

چہارم: اس میں غیر حقیقی معبودوں اور ان کے عنکبوت صفت پجاریوں کی ناتوانی کا ذکر ہے ایسی طرح قرآن کی عظمت پیغمبر اسلام کی حقانیت اور مخالفین کی سرکشی کا بیان ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

تفسیر مجمع البیان میں رسالتماب کا یہ قول درج ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْعَنْكَبُوْتِ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرَ

حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ کُلِّ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُنَافِقِیْنَ

جو آدمی سورہ عنکبوت پڑھتا ہے اس کے حصے میں تمام مومنین

اور منافقین کی تعداد سے دس گنا حسنات لکھے جاتے ہیں۔

بالخصوص ماہ رمضان کی ۲۳ تاریخ کی شب میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کے متعلق غیر معمولی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الْعَنْکَبُوْتِ وَالرُّوْمِ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ لَیْلَۃَ

ثَلَاثٍ وَ عِشْرِیْنَ فَھُوَ وَاللّٰہِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ لَا اَسْتَثْنِیْ فِیْہِ

اَبَدًا وَلَا اَخَافُ اَنْ یَّکْتُبَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِیْ یَمِیْنِیْ اِثْماً وَاِنَّ

لَھَا تَیْنِ السُّوْرَ تَیْنِ مِنَ اللّٰہِ مَکَاناً

ترجمہ: جو آدمی ماہ رمضان کی ۲۳ تاریخ کی شب میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کرے قسم بخدا وہ اہل بہشت میں سے ہے میں اس معاملے میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کرتا اور اس بات سے بھی نہیں ڈرتا کہ اس قسم کے لیے میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ لکھ دے بطور مسلم ان دونوں سورتوں کا خدا کے حضور میں بڑا مرتبہ ہے۔

(ثواب الاعمال مطابق تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۱۴۷ تفسیر نمونہ جلد ۱۴ ص ۱۷۷)

اس میں شک نہیں کہ ان دونوں سورتوں کے توحید آموز اہم اسباق اور انسان کی عملی زندگی کے لیے باعث خیر و سعادت پروگرام اس امر کے لیے کافی ہیں کہ جو آدمی بھی صاحب فکر و عمل ہوگا وہ اسے بہشت کا مستحق کردیں۔ بلکہ اگر ہم صرف عنکبوت کے مضامین سے نور ایمان اور خلوص عمل کا سبق حاصل کریں تو ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی قسم میں شامل ہو جائیں گے۔

(۳۰) سورہ روم

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۶۰ آیات ہیں۔)

سورہ روم کے مندرجات

اس میں سب سے زیادہ مبداء و معاد کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے کیونکہ اسلام کا مکی عہد ایسا زمانہ تھا جس میں بنیادی اعتقادات کی تعلیم پر زور تھا مثلاً توحید مبارزہ با شرک توجہ بر معاد اور بروز قیامت اعمال کی جزاء و سزا وغیرہ ان مباحث کے ضمن میں کچھ اور مطالب بھی آگئے ہیں جو ان ہی سے مربوط ہیں۔

(۱) اس میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ آیندہ ہونے والی جنگ میں اہل روم کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوگی۔

(۲) کسی قدر بے ایمان افراد کی طرز فکر اور ان کی کیفیت حالات کا ذکر ہے اور اس کے بعد انھیں بروز قیامت ان کی بداعمالیوں کی سزا اور عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔

(۳) اس میں عظمت خدا کا ذکر ہے اور اس کے لیے ان امور کی نشاندہی کی گئی ہے آسمان، زمین انسان کے وجود موت سے حیات اور حیات سے موت کے ظہور کا ذکر ہے۔

سورہ روم کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے جس کی طرف ہم نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے آپ نے فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی تیئسویں ۲۳ شب میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم پڑھے گا قسم بخدا وہ اہل بہشت میں سے ہے میں اس کلیہ میں کوئی استثنا نہیں کرتا ہے ان دو سورتوں کی خدا کے نزدیک بڑی وقعت ہے۔

(تفسیر نورالثقلین جلد ۴ ص ۱۶۹ بحوالہ ثواب الاعمال از شیخ صدوق و تفسیر نمونہ ج ۱۶ ص ۳۹۹)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث اس طرح سے منقول ہے

مَنْ قَرَئَهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرَ حَسَنٰتٍ
بِعَدَدِ كُلِّ مَلَكٍ سَبَّحَ اللّٰهَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَاَدْرَكَ مَا ضَيَّعَ فِيْ يَوْمِهٖ وَ لَيْلَتِهٖ

ترجمہ جو شخص کہ سورہ روم کو پڑھے گا اسے ہر اس فرشتے کے حسنات کے مقابل جو زمین اور آسمان کے درمیان خدا کی تسبیح کرتا ہے دس گناہ اجر ملے گا اور جو کچھ اس نے رات یا دن میں تلف کیا ہے اس کی بھی تلافی ہو جائے گی۔ (مجمع البیان آغاز روم و تفسیر نمونہ ج ۱۲ ص ۲۹۹)

یہ امر واضح ہے کہ جو شخص اس سورہ کے مضامین کو جو کہ سراسر درس توحید خدا ہے اور بروز قیامت عظیم عدل و انصاف کے بیان پر مشتمل ہیں اپنے قلب و روح میں جگہ دے گا وہ محسوس کرے گا کہ خدا ہر لحہ اس کا محافظ و نگہبان ہے اور وہ روز جزا اور بروز قیامت عدل الٰہی کا یقین رکھے گا اور اس کا دل خدا کے خوف سے اس طرح سے معمور ہو جائے گا کہ وہ ایسے اجر عظیم کا مستحق ٹھہرے گا۔

(۳۱) سورہ لقمان

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۳۴ آیات ہیں۔)

سورہ لقمان کے مضامین

مفسرین کے درمیان مشہور یہ ہے کہ یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی بعض علماء مثلاً شیخ طوسی نے تفسیر تبیان میں اس کی بعض آیات مثلاً چوتھی آیت جو نماز اور زکوۃ کے بارے میں ہے کو مدنی قرار دیا ہے فخر الدین رازی نے اس چوتھی آیت کے علاوہ ستائیسویں آیت کو بھی مستثنیٰ کیا ہے یہ آیت خداوند عالم کے وسیع علم کے بارے میں بحث کرتی ہے۔

اس سورہ کے مضامین پانچ حصوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔

پہلا حصہ

اس میں حروف وقطعات کے ذکر کے بعد عظمت قرآن اور خاص صفات کے حامل مومنین کے لیے قرآن کا ہدایت اور رحمت ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔

حصہ دوم

اس میں آسمانوں کے تخلیق اور انھیں بغیر کسی ستون کے برقرار رکھنے اور زمین میں پہاڑ پیدا کرنے مختلف جانور معرض وجود میں لانے بارش نازل کرنے اور نباتات وغیرہ اگانے کا تذکرہ ہے۔

حصہ سوم

اس میں خلاق عالم کی صفات اور قدرت کی مناسبت سے حضرت لقمان کے کچھ حکمت آمیز ارشادات کو بیان کیا گیا ہے۔

حصہ چہارم

اس میں ایک بار پھر توحید کے ودلائل پیش کیئے گیے ہیں اور آسمان اور زمین کی تسخیر اور خداوند عالم کی وافر نعمتوں کا تذکرہ ہے۔

پنجم میں معاد اور موت کے بعد زندگی کی طرف مختصر لیکن دل ہلادینے والا اشارہ موجود ہے جو خبردار کررہا ہے کہ اس دنیاوی زندگی پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اخرت کی سزائے جاودانی کی فکر میں رہنا چاہیئے۔

سورہ لقمان کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت میں بہت سی روایات پیغمبر اسلام اور آئمہ اہلبیت سے نقل ہوئی ہیں پیغمبر اکرم سے مروی ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ لُقْمَانَ كَانَ لُقْمَانُ لَهٗ رَفِيْقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاُعْطِيَ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَشْراً بِعَدَدِ مَنْ عَمِلَ بِالْمَعْرُوْفِ وَعَمِلَ بِالْمُنْكَرِ

جو شخص سورہ لقمان پڑھے حضرت لقمان قیامت میں اس کے رفیق اور دوست ہوں گے اور جن لوگوں نے نیک یا برے اعمال انجام دیئے ہیں امر بمعروف اور نہی از منکر کے حکم کے بعد ان کی تعداد کے مطابق دس گنا نیکیاں اسے دی جائیں گی۔ (مجمع البیان ج ۸ ص ۳۱۲ و تفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۲۷)

ایک حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ لُقْمَانَ فِيْ لَيْلَةٍ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ ثَلَاثِيْنَ مَلَكَ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِذَا قَرَئَهَا بِالنَّهَارِ لَمْ يَزَالُوْا يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ حَتّٰى يُمْسِيْ

جو شخص رات کو سورہ لقمان کی تلاوت کرے تو خداوند عالم تیس ۳۰ فرشتوں کو اس کی حفاظت کے لیے صبح تک شیطان اور اس کے لشکر کے مقابلہ کے لیے مامور کر دیتا ہے اور اگر دن کو اس کی تلاوت کرے تو یہ تیس فرشتے غروب آفتاب تک شیطان اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (نور الثقلین جلد ۴ صفحہ ۱۹۳ و تفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۲۷)

(۳۲) سورۃ سجدہ

(اس سورۃ کی ۳۰ آیات ہیں اور مکہ میں نازل ہوئی ۔)

سورۃ سجدہ کے مندرجات

یہ سورہ مکی سورتوں میں سے ہے لہٰذا دوسری مکی سورتوں کی طرح اپنے اصلی خطوط یعنی مبدء و معاد اور بشارت و انداز کے مباحث پر مشتمل ہے اور بطور مجموعی اس میں چند مباحث ہیں۔

(۱) سب سے پہلے عظمت قرآن کے بارے میں گفتگو ہے اور اس کا پروردگار عالمین کی طرف سے نازل ہونے اور دشمن کے الزامات کی نفی ہے۔

(۲) اس کے بعد آسمان اور زمین میں خدا کی نشانیوں اور کائنات کے چلانے کے سلسلہ میں بحث ہے۔

(۳) ایک اور بحث انسان کی مٹی اور نطفہ اور خدا کی روح سے خلقت اور علم و دانش کو حاصل کرنے کے ذرائع یعنی آنکھ کان اور عقل کا خدا کی طرف سے عطیہ ہونا ہے۔

(۴) اس کے بعد قیامت اور اس کے پہلے کے حوادث یعنی موت اور اس کے بعد یعنی سوال و جواب حساب کے بارے میں گفتگو ہے۔

(۵) مؤثر اور ہلا دینے والی بشارت و انداز کے مباحث ہیں۔

اور دوبارہ مسئلہ توحید اور عظمت خدا کی نشانیوں کا تذکرہ ہے۔

سورۃ سجدہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر السلام سے یوں مذکور ہے

مَنْ قَرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَ تَبَارَكَ الَّذِىْ

بِيَدِهِ الْمُلْكَ فَكَانَّمَا اَحْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ

جو شخص سورہ الم تنزیل اور تبارک الذی کو پڑھے تو گویا اس نے شب قدر جاگ کر گزاری۔

(مجمع البیان ج ۸ ص ۳۲۴ وتفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۹۸)

ایک دوسری حدیث میں امام جعفر بن محمد صادق سے اس طرح نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَاءَ سُوْرَةَ السَّجْدَه فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ جُمْعَةٍ اَعْطَاهُ اللّٰه کِتَابَه بِیَمِیْنِه وَلَمْ یُحَاسِبْه بِمَا کَانَ مِنْه وَ کَانَ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِه

ترجمہ جو شخص سورہ سجدہ ہر شب جمعہ پڑھے خدا اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور محمد و اہل بیت محمد علیہم السلام کے ساتھیوں میں سے ہوگا۔ (مجمع البیان ج ۸ ص ۳۲۵ وتفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۹۹)

چونکہ اس سورہ میں مبداء و معاد اور قیامت کے دن مجرمین کے عذاب و سزا اور ہوشیار و بیدار کرنے والے درس مومنین اور کافرین سے متعلق وسیع اور تفصیلی مباحث آئی ہیں یقیناً اس کی تلاوت انسان کی اس حد تک اصلاح کرسکتی ہیں کہ ان تمام فضائل اور اعزازات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(۳۳) سورہ احزاب

اس سورۃ کے مندرجات

اسلامی اصول و فروع کے سلسلہ میں مختلف النوع اور بہت ہی اہم مسائل کا تذکرہ ہے جو مباحث اس سورہ میں آئے ہیں انھیں سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: سب سے پہلے یہ سورۃ پیغمبر السلام کو خدا کی اطاعت کرنے اور کفار کی پیروی اور منافقین کی پیش کشوں کو ترک کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

دوسرا حصہ: زمانہ جاہلیت کے کچھ خرافات مثلاً ظہار کا مسئلہ جیسے طلاق اور عورت و مرد کے لیے ایک دوسرے سے جدائی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

تیسرا حصہ: جنگ احزاب اور اس کے ہلا دینے والے حوادث مسلمانوں کی کفار پر معجزانہ فتح و کامرانی منافقین کی تخریب کاری اور گوناں گوں بہانہ تراشی اور ان کی عہد شکنی سے تعلق رکھتی ہے۔

چوتھا حصہ: ازواج رسول اکرمؐ سے متعلق ہے۔کہ انھیں ہر چیز میں مسلمان عورتوں کے لیے اسوہ حسنہ اور نمونہ عمل ہونا چاہیے اور اس سلسلہ میں قرآن انھیں اہم دستور اور فرمان جاری کرتا ہے۔

پانچوں حصہ: زینب بنت جحش کی داستان ہے۔

چھٹا حصہ: مسئلہ حجاب کے بارے میں ہے۔

ساتواں حصہ: معاد جیسے اہم مسئلہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

سورہ احزاب کی فضیلت

اس سورہ کا اہم حصہ جنگ احزاب (خندق) کے واقعہ کو بیان کرتا ہے اس لیے اس کا یہ نام انتخاب ہوا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت کے لیے ہی کافی ہے کہ پیغمبر السلام فرماتے ہیں

مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ وَ عَلَّمَهَا

اَهْلَهٗ اُعْطِيَ الْاَمَانُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ جو شخص سورہ احزاب کی تلاوت کرے اور اپنے گھر والوں کو اس کی تعلیم دے تو وہ عذاب قبر سے مامون رہے گا۔(مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۳۳ وتفسیر نمونہ جلد ۱۷ ص ۱۶۲)

امام صادقؑ سے بھی منقول ہے

مَنْ كَانَ كَثِيْرَ الْقِرَائَةِ لِسُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ جِوَارِ مُحَمَّدٍ ص وَاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ

جو شخص سورہ احزاب کی زیادہ تلاوت کرتا ہے قیامت کے دن پیغمبر اکرمؐ اور ان کے خاندان والوں کے جوار میں رہے گا۔(مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۳۳ وتفسیر نمونہ ج ۱۷ ص ۱۶۳)

ہم بار ہا کہہ چکے ہیں کہ اس قسم کے فضائل اور اعزازات صرف بے روح اور ہم قسم کے فکر اور عمل سے ہماری تلاوت کے ذریعہ حاصل نہیں ہوتے۔ایسی تلاوت کی ضرورت ہے جو غور وفکر کا مرکز ہو اور ایسا غور وخوض جو فکر انسانی کے افق کو اس طرح منور اور روشن کردے۔

(۳۴)سورہ فاطر

(یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۴۵ آیات ہیں)

اس سورۃ کے مضامین

یہ سورہ جسے کبھی سورہ فاطر اور کبھی سورہ ملائکہ کا نام دیتے ہیں اس کے آغاز کو مدنظر رکھتے ہوئے جو فاطر اور ملائکہ کے عنوان سے شروع ہوتا ہے۔چونکہ یہ سورہ مکی ہے لہذا مکی سورتوں کے عام مضامین یعنی مبداء و معاد شرک کے ساتھ مبارزہ رسالت انبیاءؑ کی دعوت پروردگار کی نعمتوں کا تذکرہ اور روز جزا میں مجرموں کا انجام اس میں پورے طور پر منعکس ہیں۔

اس سورہ کی آیات کو پانچ حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) اس سورہ کی آیات کا ایک اہم حصہ عالم ہستی میں خدا کی عظمت کی نشانیوں اور توحید کے دلائل کے سلسلہ میں گفتگو کرتا ہے۔

(۲) اس کا دوسرا حصہ پروردگار کی ربوبیت اور سارے جہان کے لیے اور خصوصاً انسان کے بارے میں اس کی تدبیر اور اس کی خالقیت و رازقیت اور مٹی سے انسان کی خلقت اور اس کے تکامل و ارتقاء سے بحث کرتا ہے۔

(۳) معاد اور آخرت میں نتائج اعمال اور اس جہان میں خدا کی رحمت کی وسعت اور منکرین کے بارے میں ہے۔

(۴) اس میں انبیاء کی رہبری کا تذکرہ ہے۔

(۵) اس میں خدائی مواعظ اور چند ونصائح کا بیان ہے۔

سورہ فاطر کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے

مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ اُدْخُلَ مِنْ اَیِّ الْاَبْوَابِ شِئْتَ

جو شخص سورہ فاطر کو پڑھے تو قیامت کے دن جنت کے دروازوں میں سے تین دروازے اسے اپنی طرف دعوت دیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مجمع البیان آغاز سورہ فاطر تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۱۷۲)

اس بات کی طرف توجہ کرتے ہوئے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جنت کے دروازے وہی عقائد اور اعمال صالحہ ہیں کہ جو بہشت میں داخل ہونے کا سبب بنتے ہیں جیسا کہ بعض روایات میں باب المجاہدین کے عنوان سے ذکر ہوا ہے ممکن ہے کہ یہ روایت توحید معاد اور رسالت پیغمبر کے اعتقاد کے تین دروازوں کی طرف اشارہ ہو۔

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں دو

سورتیں یکے بعد دیگرے قرار پائی ہیں سورہ سبا و سورہ فاطر کہ جو الحمدللہ سے شروع ہوتی ہیں جو شخص انھیں رات کو پڑھے گا تو خدا اسے اپنی حمایت کے سائے میں حفاظت کرے گا اور جو شخص دن میں پڑھے گا تو اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور خدا اسے اس قدر خیر دنیا و آخرت عطا فرمائے گا کہ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آیا ہوگا اور کس نے اس کی تمنا تک نہ کی ہوگی۔
(ثواب الاعمال نور الثقلین)

(۳۵) سورۃ یٰس

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۸۳ آیات ہیں۔)

سورۃ یٰس کے مضامین

یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی اس بناء پر اس کے مضامین بالکل مکی سورتوں کے سے ہیں یعنی توحید معاد وحی قرآن اور انداز و بشارت سے متعلق گفتگو اس سورہ میں چار حصے خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہیں۔

(۱) سب سے پہلے پیغمبر السلام کی رسالت قرآن مجید کے نازل کرنے کا مقصد اور اس کے گرویدہ ہونے والوں کا بیان ہے۔

(۲) اس سورہ کے دوسرے حصے میں انبیاء الٰہی میں سے تین کی رسالت اور توحید کی طرف ان کی دعوت کی کیفیت اور شرک کے خلاف ان کے مسلسل اور زبردست معرکے کا بیان ہے۔

(۳) اس سورہ کا تیسرا حصہ آیہ ۳۳ سے شروع ہوتا ہے اور آیہ ۴۴ تک چلتا ہے یہ توحید کے پر کشش نکات سے معمور ہے اور عالم ہستی میں پروردگار کی نشانیوں کا فصیح و بلیغ بیان ہے۔

(۴) اس سورہ کا ایک اہم حصہ معاد و قیامت سے مربوط مسائل اس کے مختلف دلائل حشر و

نشر کی کیفیت قیامت کے دن سوال و جواب عالم کے اختتام اور جنت اور جہنم کے بارے میں بیان پر مشتمل ہے۔

سورہ یٰس کی فضیلت

متعدد احادیث کی گواہی کے مطابق یہ قرآن کی ایک نہایت اہم سورہ ہے جسے احادیث میں اسے قلب قرآن کہا گیا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اسلامؐ سے منقول ہے

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ

(ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰس ہے۔)

ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے بھی یہی مطلب منقول ہے اس کے ذیل میں امامؑ مزید فرماتے ہیں

فَمَنْ قَرَءَ یٰسٓ فی نَهارِهٖ قَبلَ اَنْ یُمسِیَ کَانَ فِی نَهارِهٖ مِنَ الْمَحفُوظِینَ وَالْمَرزُوقِینَ حَتّٰی یُمسِی وَمَنْ قَرَأَها فِی لَیلَةٍ قَبلَ اَن یَّنامَ وَکَّلَ بِهٖ اَلْفَ مَلَكٍ یَحْفَظُوْنَه مِنْ کُلِّ شَیطانٍ رَجیمٍ وَ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ

جو شخص سورہ یٰس کو غروب سے پہلے دن میں پڑھے تو سارا دن محفوظ اور روزی سے بھرا رہے گا اور جو اسے رات کو سونے سے قبل پڑھے تو خدا ایک ہزار فرشتے اس پر مامور کرتا ہے جو شیطان مردود اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

(مجمع البیان آغاز سورہ یٰس تفسیر نمونہ ج ۱۸ ص ۲۹۶)

اس کے علاوہ پیغمبر اکرمؐ کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا

سُوْرَةُ یٰسٓ تُدْعٰی فِی التَّوْرَاتِ الْمُعِمَّةُ قِیْلَ وَمَا الْمُعِمَّةُ قَالَ تَعُمُّ صَاحِبَهَا خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ سورہ یٰس تورات میں عمومیت آفرین کے عنوان سے موسوم ہوئی پوچھا گیا کہ اسے عمومیت آفرین کیوں کہا جاتا ہے فرمایا کہ اس بنا پر کہ جو شخص اس سورہ کا ہمدم اور ہمنشیں ہو اسے تمام خیر دنیا و آخرت سے نوازا جاتا ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ یٰس تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۲۹۶)

اہل تشیع اور اہل سنت کی کتابوں میں دوسری اور بھی روایات اس سلسلے میں وارد ہوئی ہیں اگر ہم ان سب کو نقل کرنا چاہیں تو گفتگو طویل ہو جائے گی اس طرح سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ شاید قرآن مجید میں بہت کم ایسی سورتیں ہوں گی کہ جو ان تمام فضائل کی حاصل ہوں۔

(۳۶) سورہ صافات

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کی ۱۸۲ آیات ہیں۔)

اس سورۃ کے مضامین

یہ سورہ بھی چونکہ مکی سورتوں میں سے ہے لہٰذا مکی سورتوں کی تمام صفات اس میں موجود ہیں اس میں سب زیادہ مبداء و معاد کے اسلامی عقائد و معارف کو بیان کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر اس سورہ کے مطالب کا پانچ حصوں میں خلاصہ ہوتا ہے۔

(۱) خدا کے فرشتوں کے مختلف گروہوں کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور ان کے مقابلے میں سرکش شیطانوں کے گروہوں اور ان کے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

(۲) کافروں نبوت و معاد کے بارے میں ان کے انکار اور قیامت میں ان کے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

(۳) بزرگ انبیاءؑ مثلاً حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت

ہارونؑ حضرت الیاسؑ ،حضرت لوطؑ اور حضرت یونسؑ کی تاریخ کے ایک حصے کو مختصر اور موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(۴) شرک کی ایک بدتریں قسم کا ذکر ہے۔

(۵) یہ اس سورہ کا آخری حصہ ہے چند مختصر آیات ہیں لشکر حق کی کفر و شرک و نفاق کے لشکر پر فتح و پیروزی کا ذکر ہے اہل شرک و نفاق کے عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے کا تذکرہ ہے ان ناروا بستوں سے جو مشرکین پروردگار کے بارے میں دیتے ہیں۔

سورہ صافات کی تلاوت کی فضیلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ صَافَّاتٍ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ

حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ کُلِّ جِنٍّ وَشَیْطَانٍ وَ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ

مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنَ وَ بَرءَ مِنَ الشِّرْکِ وَ شَهِدَلَهُ

حَافِظَاهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَنَّهُ کَانَ مُؤْمِنًا بِالْمُرْسَلِیْنَ

جو شخص سورہ صافات کو پڑھے اسے تمام جنوں اور شیطانوں کی تعداد سے دس گنا نیکیاں دی جاتی ہیں اور سرکش شیطان اس سے دور رہتے ہیں اور وہ شرک سے پاک رہتا ہے اور وہ دونوں فرشتے جو اس کی حفاظت پر مامور ہیں قیامت میں اس کے لیے گواہی دیں گے کہ یہ خدا کے رسولوں پر ایمان رکھتا تھا۔

(مجمع البیان آغاز سورہ صافات تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۸)

ایک دوسری حدیث میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ صَافَّاتٍ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ لَمْ يَزَلْ مَحْفُوْظًا مِنْ كُلِّ آفَةٍ مَدْفُوْعًا عَنْهُ كُلُّ بَلِيَّةٍ فِيْ حَيَاتِ الدُّنْيَا مَرْزُوْقًا فِي الدُّنْيَا بِاَوْسَعِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الرِّزْقِ وَلَمْ يُصِبْهُ اللّٰهُ فِي مَالِهٖ وَلَا وَلَدِهٖ وَلَا بَدَنِهٖ بِسُوْءٍ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَا جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَاِنْ مَاتَ فِيْ يَوْمِهٖ اَوْ لَيْلَةٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ شَهِيْدًا وَاَمَاتَهُ شَهِيْدًا وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ مَعَ الشُّهَدَآءِ فِيْ دَرَجَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ

جو شخص سورہ صافات ہر جمعہ کو پڑھے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور دنیا کی زندگی میں ہر بلا سے دور رہے گا خداوند تعالیٰ اس کے رزق میں کشادگی کرے گا اور اس کے مال و اولاد اور بدن پر شیطان رجیم اور جابر دشمن کو مسلط نہیں ہونے دے گا اور اگر اس دن یا رات کو دنیا سے کوچ کر جائے تو خدا اسے شہید اٹھائے گا اور شہید کی موت دے گا اور اسے بہشت میں شہداء کے درجے میں جگہ عطا فرمائے گا۔(تفسیر مجمع البیان آغاز سورہ صافات تفسیر برہان میں بھی یہ حدیث مختصر فرق کے ساتھ مرحوم صدوق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہوئی ہے اور تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۸)

اس سورہ کے مطالب پر توجہ کرتے ہوئے اس کی تلاوت پر ان تمام عظیم ثواب کی وجہ واضح و روشن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تلاوت کا مقصد غور و فکر کرنا ہے۔

(۳۷) سورہ صٓ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کی ۸۸ آیات ہیں۔)

سورۃ صٓ کے مضامین

یہ سورہ مکی ہے اس لیے ان سورتوں کی تمام خصوصیات یعنی مبداء معاد اور پیغمبر اسلام کی رسالت کے بارے میں بحث کی حامل پر مشتمل ہے۔

اس سورہ کے مطالب ومضامین کا پانچ حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: اس میں مسئلہ توحید کے اثبات اور شرک کے خلاف جدو جہد کا ذکر ہے اور پیغمبر اسلام کی نبوت کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا حصہ: اس میں خدا کے نو پیغمبروں کی تاریخ کے کچھ گوشوں کو منعکس کیا گیا ہے۔خصوصیت سے حضرت داؤدؑ ،حضرت سلیمانؑ اور حضرت ایوبؑ کے بارے میں زیادہ گفتگو ہے۔

تیسرا حصہ: اس میں قیامت میں سرکش کفار کی سرنوشت اور دوزخ میں ان کے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے کے بارے میں گفتگو اور مشرکین اور بے ایمان افراد کو اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔

چوتھا حصہ: اس میں انسان کی خلقت اس کے بلند مقام اور آدم کے لیے ملائکہ کے سجدے کے بارے میں گفتگو ہے۔

پانچواں حصہ: اس میں تمام ہٹ دھرم دشمنوں کے لیے ایک تہدید ہے اور پیغمبر اسلام کے لیے تسلی خاطر ہے نیز اس میں اس حقیقت کا بیان ہے کہ آپ اپنی دعوت میں کسی سے کسی قسم کی اجرت اور مزدوری طلب نہیں کرتے۔اور کسی کے لئے کوئی درد و رنج نہیں چاہتے۔

سورۃ صٓ کی فضیلت

یہ سورہ جو کلمہ صٓ سے شروع ہونے کی وجہ سے سورۃ صٓ کے نام سے موسوم ہے پیغمبر اکرمؐ اس کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت میں فرماتے ہیں۔

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ صٓ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِوَزْنِ كُلِّ جَبَلٍ سَخَّرَهُ اللّٰهُ لِدَاؤدِ حَسَنَاتٍ وَعَصَمَهُ اللّٰهُ اَنْ یُصِرَّ عَلٰی ذَنْبٍ صَغِیْرًا وَكَبِیْرًا

ترجمہ جو شخص سورہ صٓ پڑھے گا ہر اس پہاڑ کے مطابق کہ جو خدا نے داؤد کے لیے مسخر کیا تھا اسے نیکی عطا کرے گا اور صغیر و کبیرہ گناہ سے آلودہ ہونے اور اس پر اصرار کرنے سے اسے محفوظ رکھے گا۔ (مجمع البیان آغاز سورہ صٓ جلد ۸ ص ۴۶۳ تفسیر نمونہ جلد ۱۹ ص ۱۸۲)

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام کے والد محترم حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے۔

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ صٓ فِی لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ اُعْطِیَ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَكُلَّ مَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ حَتّٰی خَادِمَهُ الَّذِیْ یَخْدِمُهٗ

جو شخص سورہ صٓ شب جمعہ میں پڑھے گا خدا کی طرف سے دنیا اور آخرت کے خیرات میں سے اس قدر اسے دیا جائے گا پیغمبران مرسل اور مقرب فرشتوں کے سوا اور کسی کو نہیں دیا جائے گا اور خدا اسے اور ان تمام افراد کو جو اس کے گھر والوں میں سے اس سے تعلق رکھتے تھے جنت میں داخل کرے گا یہاں تک کہ اس خدمت گار کو بھی جو اس کی خدمت کرتا تھا۔

(مجمع البیان آغاز سورہ صٓ جلد ۸ ص ۴۶۳ تفسیر نمونہ جلد ۱۹ ص ۱۸۲)

(۳۸) سورہ زمر

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۷۵ آیتیں ہیں۔)

سورہ زمر کے مطالب و مضامین

یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اسی بناء پر اس میں زیادہ تر توحید و معاد قرآن کی اہمیت اور پیغمبر اسلام کے مقام نبوت سے مربوط مسائل سے متعلق گفتگو ہے جیسا کہ مکی سورتوں کا معمول ہے۔ بہرحال یہ سورہ چند اہم نکات پر مشتمل ہے

(۱) وہ چیز جو اس سورہ میں سب سے زیادہ دکھائی دیتی ہے وہ توحید خالص کے مسئلہ کی دعوت ہے اس کے تمام پہلوؤں اور جہتوں کے بارے میں نصیحت نیز توحید خالقیت توحید ربوبیت اور توحید عبادت کا ذکر ہے اس سورہ کی مختلف آیات میں خدا کی عبادت و بندگی میں اخلاص کا مسئلہ خصوصیت کے ساتھ مزکور ہے۔

(۲) دوسرا اہم مسئلہ جو اس سورہ کے مختلف حصوں میں تقریباً ابتداء سے لے کر آخر تک قابل توجہ ہے وہ عدالت الٰہی اور معاد کا مسئلہ ہے ثواب و جزا بہشت کے بلند مقامات اور دوزخ کی آگ کے سائبانوں کا مسئلہ بھی اس میں مزکور ہے۔

(۳) اس سورہ کا تیسرا حصہ جو اس کے صرف تھوڑے سے حصہ پر مشتمل ہے قرآن مجید کی اہمیت کا بیان ہے۔

(۴) چوتھا حصہ جو اس سے بھی مختصر تر ہے گزشتہ اقوام کی سرگزشت اور آیات حق کی تکزیب کرنے والوں کے لیے خدا کا دردناک عذاب کا بیان ہے۔

(۵) اس سورہ کا آخری حصہ خدا کی طرف بازگشت کے دروازوں کے کھلا ہوئے اور توبہ کا مسئلہ ہے اس حصے میں توبہ و رحمت کی مؤثر ترین آیات بیان ہوئی کہ شاید سارے قرآن میں اس سلسلے میں کوئی آیت اس سے زیادہ خوشخبری دینے والی نہ ہو۔

سورہ زمر کی فضیلت

احادیث میں سورہ کی تلاوت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے ان میں سے ایک حدیث میں پیغمبر اسلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الزُّمَرِ لَمْ يَقْطَعِ اللّٰهُ رَجَاهُ اَعْطَاهُ ثَوَابَ الْخَائِفِيْنَ الَّذِيْنَ خَافُوا اللّٰهَ تَعَالٰى

جو شخص سورہ زمر کی تلاوت کرے خدا اپنی رحمت سے اس کی امید منقطع نہیں کرے گا اور ان لوگوں کا اجر اسے عطا کرے گا جو خدا سے ڈرتے ہیں۔

(مجمع البیان سورہ زمر کی ابتداء میں تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۹۴)

ایک اور حدیث میں امام صادقؑ سے اس طرح نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الزُّمَرِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ شَرَفَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَزَّهُ بِلَا مَالٍ وَلَا عَشِيْرَةٍ حَتّٰى يَهَابَهُ مَنْ يَرَاهُ وَحَرَّمَ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ

جو شخص سورہ زمر کی تلاوت کرے گا خدا اسے دنیا و آخرت کا شرف عطا کرے گا اور مال وقبیلہ کے بغیر بھی اسے قدرت وعزت بخشے گا اس طرح سے کہ جو شخص بھی اسے دیکھے گا اس کی ہیبت سے متاثر ہوگا اور اس کے بدن کو آتش دوزخ پر حرام کردیگا۔

(مجمع البیان ثواب الاعمال اور تفسیر نور الثقلین تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۹۴)

(۳۹) سورہ مومن

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی کل ۸۵ آیات ہے)

سورہ مؤمن کے مندرجات

سورہ مومن حوامیم میں سے سب سے پہلی سورۃ ہے حوامیم قرآن کی ان سات سورتوں کے مجموعہ کا نام ہے جو حٰم سے شروع ہوتی ہے۔اس سورۃ میں بھی دوسری مکی سورتوں کے مانند مختلف اعتقاد اور اصول دین کے بنیادی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔اس سورۃ کے مندرجات کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: اس حصہ میں سورۃ کے آغاز کے ساتھ ہی خدا کی ذات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور کچھ اسماء حسنی کا ذکر ہے خاص کر ان اسماء کا جو دلوں میں امید اور خوف کو وجود میں لاتے ہیں غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب۔

دوسرا حصہ: اس میں ظالم و جابر کافروں کو اسی دنیا میں عذاب کی دھمکی دی گئی ہے ایسی طرح قیامت کے عذاب اور خصوصیات اور تفصیلات کا بیان ہے۔

تیسرا حصہ: اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ بیان کرتے ہوئے بات مومن آل فرعون کی داستان تک جا پہنچتی ہے۔

چوتھا حصہ: ایک بار پھر قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے تاکہ سوئے ہوئے دل بیدار ہوجائے۔

پانچواں حصہ: اس میں انسانی زندگی کے حوالے سے توحید اور شرک جیسے اہم مسئلے کو بیان کیا گیا ہے۔اور توحید کی علامات واثبات اور شرک کے بطلان پر کچھ دلائل قائم کئے گئے ہیں۔

چھٹا حصہ: اس حصہ میں پیغمبر اکرم کو صبر وشکیبائی پر کار بند رہنے کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس سورت کے دوسرے حصوں کا ایک خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

سورہ مومن کی فضیلت

جو روایات پیغمبر اسلام اور آئمہ اہلبیت سے منقول ہوئی ہیں ان میں حٰم سورتوں کے بے شمار فضائل عمومی طور پر اور سورہ مومن کے فضائل خصوصی طور پر بیان ہوئے ہیں۔

عمومی لحاظ سے جو روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اَلْحَوَامِیْمُ تَاجُ الْقُرْاٰنِ

(ساتوں حٰم سورتیں قرآن کے تاج ہیں۔)

(تفسیر مجمع البیان سورہ مومن کا آغاز بعض نسخوں میں لفظ تاج آیا ہے اور بعض میں لفظ دیباج آیا ہے۔ تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۶)

ابن عباس نے ایک روایت بیان کی ہے جو یا تو پیغمبر خدا سے یا پھر حضرت امیرالمومنین سے سنی گئی ہے فرماتے ہیں۔

لِكُلِّ شَيْءٍ لَبَابٌ وَلَبَابُ الْقُرْاٰنِ الْحَوَامِيْمُ

(ہر چیز کا ایک مغز ہوتا ہے اور قرآن کا مغز حٰم سورتیں ہیں۔)

(تفسیر مجمع البیان سورہ مومن کا آغاز تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۷)

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

اَلْحَوَامِيْمُ رَيْحَانُ الْقُرْاٰنِ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ وَاشْكُرُوْهُ
بِحِفْظِهَا وَ تِلَاوَتِهَا وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْمُ يَقْرَأُ الْحَوَامِيْمَ
فَيَخْرُجُ مَنْ فِيْهِ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ وَالْعَنْبَرِ وَاِنَّ

اللّٰہَ لِیَرْحَمَ تَالِیْھَا وَقَارِئَھَا وَیَرْحَمَ جِیْرَانَہٗ وَاَصْدِقَائَہٗ وَ مَعَارِفَہٗ وَکُلَّ حَمِیْمٍ اَوْ قَرِیْبٍ لَہٗ وَاِنَّہٗ فِی الْقِیَامَۃِ یَسْتَغْفِرُلَہٗ الْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُ وَمَلَائِکَۃُ اللّٰہِ الْمُقَرَّبُوْنَ

حٰم سورتیں قرآن مجید کے خوشبودار پھول ہیں پس حمد خدا بجا لاو اور انہیں حفظ کر کے اور ان کی تلاوت کر کے خدا کا شکر بجا لاو اور جو شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد حٰم سورتوں کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اس کے منہ سے نہایت ہی دل انگیز خوشبو نکلے گی جو مشک وعبر سے کئی گنا بہتر ہوگئی اور خداوند عالم ان سورتوں کی تلاوت کرنے والوں پر بھی رحمت کرتا ہے اور ان کے ہمسایوں دوستوں واقف کاروں اور ان کے نزدیک و دور کے دوستوں کو بھی اپنی رحمت میں شامل کر دیتا ہے قیامت کے دن عرش و کرسی اور خدا کے مقرب فرشتے بھی ان کے لیے استغفار کریں گے۔ (تفسیر مجمع البیان آغاز سورہ حٰم و تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۷)

پیغمبر اسلام کی ایک اور حدیث میں ہے

اَلْحَوَامِیْمُ سَبْعٌ وَاَبْوَابُ جَھَنَّمَ سَبْعٌ تَجِیْءُ کُلُّ حَامِیْمٍ مِنْھَا فَتَقِفُ عَلٰی بَابٍ مِنْ ھٰذِہِ الْاَبْوَابِ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا تُدْخِلْ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِیْ وَ یَقْرَأُنِیْ

حامیم والی سات سورتیں ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں اور ہر ایک ان میں سے ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو جائے گی اور کہے گی خداوند جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تلاوت کی اسے اس دروازے سے داخل نہ فرما۔

(بیہقی منقول روح المعانی جلد ۲۴ ص ۳۶ تفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۷)

(۴۰) سورہ شوریٰ

(اس کی ۵۳ آیتیں ہیں مکہ میں نازل ہوئی)

سورہ شوریٰ کے مندرجات

اس میں مکی سورتوں کی خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں یعنی مبداء معاد اور قرآن و نبوت کے بارے میں گفتگو ہے اس کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی مختلف چیزیں ملتی ہیں جن کا مندرجہ ذیل حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: جو اس سورت کا اہم ترین حصہ شمار ہوتا ہے اس میں وحی انبیاء کے ساتھ خدا کا اس مرموز طریقے سے رابطہ کے متعلق گفتگو ہوئی ہے جو اس سورت کا سر آغاز بلکہ حرف آخر بھی ہے اور تمام مندرجات پر حاوی ہے۔

دوسرا حصہ: یہ حصہ مشتمل ہے توحید کے دلائل آفاق وانفس میں خدا کی آیات کے اشارات پر کہ جن سے وحی کی تکمیل ہوتی ہے اسی طرح توحید ربوبیت کی گفتگو بھی ہے۔

تیسرا حصہ: اس حصہ میں معاد کے مسئلے اور قیامت کے دن کفار کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔

چوتھے حصہ: اس حصہ میں اخلاقی مباحث کا ایک سلسلہ ہے جو نہایت ہی احسن انداز میں بیان ہوا ہے جس میں عموماً صبر و استقامت توبہ عفو درگزر اور آتش غضب کو بجھانے جیسے برجستہ ملکات کی طرف لطیف انداز میں دعوت دی گئی ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورت کی تلاوت کے بارے میں اسلام کے عظیم الشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم سے ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے۔

مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ حٰمٓ عٓسٓقٓ کَانَ مِمَّنْ تُصَلِّی عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِکَةُ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ وَ یَسْتَرْحِمُوْنَ

جو شخص سورہ شوریٰ کی تلاوت کرے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوگا کہ جن کے لیے فرشتے درود بھیجتے اور استغفار کرتے ہیں۔ (مجمع البیان سورہ شوریٰ کا آغاز وتفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۹۴)

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص شوریٰ کی تلاوت کرے وہ بروز قیامت آفتاب کے مانند چمکدار چہرے کے ساتھ محشور ہوگا اور اسی حالت میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش ہوگا خدا فرمائے گا میرے بندے تو نے سورہ حٰم عسق کی پابندی کے ساتھ تلاوت جاری رکھی جبکہ تو اس کے ثواب سے بے خبر تھا اور اگر اس ثواب سے باخبر ہوتا تو تو اس کی تلاوت کبھی نہ تھکتا لیکن آج میں تجھے اس کا ثواب ضرور عطا کروں گا پھر حکم دے گا کہ اسے بہشت کی خصوصی نعمتوں تک پہنچا دیا جائے۔

(ثواب الاعمال منقول از تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۵۵۶ وتفسیر نمونہ ج ۲۰ ص ۲۹۴)

(۴۱) سورہ حٰمٓ سجدہ

(اس کی ۵۴ آیتیں ہیں)

سورہ حٰمٓ سجدہ کے مندرجات

چونکہ یہ سورت مکی ہے لہذا اس میں مکی سورتوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ یعنی وہی معارف اسلامی تاکید اعتقادی مباحث جنات کی خوشخبری اور جہنم سے ڈرانے کے مسائل لیکن

اس کے باوجود اس میں کچھ ایسے مسائل بھی بیان ہوئے ہیں جو دوسری سورتوں میں بیان نہیں ہوئے اور جو اسی سورت کے ساتھ ہی مختص ہیں۔

اس سورت کے مندرجات کو مندرجہ ذیل چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) قرآن مجید کی طرف توجہ اور اس کے بارے میں تفصیل سے گفتگو اس سورت کی مختلف آیات میں بیان ہوئی ہے ان میں سے یہ باتیں بھی ہیں کہ قرآن کی حاکمیت ہر دور میں باقی ہے اور ہر زمانے میں اس کا منطقی تسلط بحال اور برقرار ہے جیسا کہ اسی سورت کی ۴۱ ویں اور ۴۲ ویں آیات میں صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے یہ ناقابل شکست کتاب ہے اور باطل ہر گز اس پر غلبہ حاصل نہیں کرسکتا۔

(۲) تخلیق زمین و آسمان خصوصاً گیس کی شکل کے مادہ رودخان، سے کائنات کی آفرینش کا آغاز اور کرہ زمین پہاڑوں نباتات اور حیوانات کی پیدائش کے مراحل کی طرف توجہ دی گئی ہے۔

(۳) قوم عاد و ثمود سمیت گزشتہ مغرور اور سرکش اقوام کے حالات زندگی اور ان کے درد ناک انجام اور حضرت موسیٰؑ کی داستان کی طرف بھی اشارہ ہے۔

(۴) مشرکین اور کفار کو ڈرایا گیا ہے خاص کر قیامت کے بارے میں لرزا دینے والی آیات انسان کے اعضاء حتی کہ بدن کی کھال کی گواہی کا ذکر بھی ہے اور جب وہ عذاب الٰہی کے سامنے پیش ہوں گے تو خدا ان کو زبردست طور پر جھڑکے گا۔

(۵) معاد اور قیامت کے کچھ دلائل اور اس کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

(۶) سورت کو پروردگار عالم کی آفاقی اور انفسی آیات کے بارے میں دلچسپ لیکن مختصر گفتگو اور معاد کے مسئلے پر ختم کردیا گیا ہے۔

اس سورت کی تلاوت کا ثواب

اسلام کے عظیم الشان پیغمبرؐ کی ایک حدیث میں ہے

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ السَّجْدَة اُعْطِیَ بِکُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ

جو شخص حٰمٓ سجدہ کی تلاوت کرے اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا کی جائیں گی

تفسیر مجمع البیان سورہ حٰمٓ کے آغاز میں جلد ۹ ص ۲

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث ہے

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ السَّجْدَه کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدَّ بَصَرِه

وَ سُرُوْرًا وَعَاشَ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَغْبُوْطًا مَحْمُوْدًا

جو شخص حٰم سجدہ کی تلاوت کرے گا قیامت کے دن یہی سورت اس کے سامنے نور بن کر آ جائے گی جہاں تک کہ اس کی نگاہ پہنچے گی نور ہی نور ہوگا اور اس کی مسرت اور خوشی کا سبب ہوگی اور اس دنیا میں بھی وہ شخص ایسا اچھا مقام پیدا کرے گا کہ جو دوسروں کے لئے باعث رشک ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان سورہ حٰم کے آغاز میں)

ایک حدیث میں ہے کہ کوئی رات بھی ایسی نہیں ہوئی تھی جس میں پیغمبر اسلام سورہ تبارک اور سورہ حٰم سجدہ پڑھ کر نہ سوتے ہوں۔

(۴۲) سورہ سبا

اس کے مطالب و مضامین

نوٹ سورہ سبا سورہ احزاب اور سورہ فاطر کے درمیان آتا تھا ہم وہاں کے بجائے یہاں لکھ رہے ہیں۔

یہ سورہ جو قوم سبا کی سرگزشت کی مناسبت سے سبا کے نام سے موسوم ہوئی ہے مکی سورتوں میں سے ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ مکی سورتوں کے مطالب و مضامین عام طور پر معارف اسلامی اور اصول اعتقادی خصوصاً مبداء و معاد اور نبوت ہوتے ہیں۔

کلی طور پر یہ اس سورہ میں پانچ مطالب ہیں۔

(۱) مسئلہ معاد جو اس سورہ میں دوسرے مسائل کی نسبت زیادہ بیان ہوا ہے اس پر مختلف طریقوں سے طرح طرح کی بخشیں عنوان کی گئی ہیں۔

(۲) مسئلہ توحید اور عالم ہستی میں خدا کی چند نشانیاں اور اس کی پاک صفات منجملہ ان کے توحید ربوبیت اور الوہیت۔

(۳) گزشتہ انبیا اور خصوصاً پیغمبر اسلام کی نبوت کا مسئلہ اور اس کے بارے میں دشمنوں کی بہانہ سازیوں کا جواب اور گزشتہ انبیا کے کچھ معجزات کا بیان۔

(۴) حضرت سلیمانؑ اور قوم سبا کی زندگی کے ایک گوشہ کے بیان کے ضمن میں خدا کی عظیم نعمتوں کا ذکر ہے۔

(۵) غور و فکر کی دعوت ایمان و عمل صالح کی ترغیب۔

اس سورہ کی فضیلت

پیغمبر اسلام سے ایک حدیث میں منقول ہے

مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ سَبا لَمْ یَبْقَ نَبِی "وَلَا رَسُوْل"
اِلَّا کَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَفِیْقاً وَ مُصَافِحًا

جو شخص سورہ سبا کو پڑھے گا قیامت میں تمام انبیاء مرسلین اس کے رفیق و ہمنشیں ہوں گے اور سب کے سب اس سے مصافحہ کریں گے۔

(تفسیر مجمع البیان سورہ سبا کا آغاز جلد ۸ ص ۳۷۵ و تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۳۰)

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے اس طرح نقل ہوا ہے کہ

مَنْ قَرَأَ الْحَمْدَيْنِ جَمِيعًا سَبَا وَفَاطِرَ فِي لَيْلَةٍ
لَمْ يَزَلْ لَيْلَهٗ فِي حِفْظِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكِلَائِهٖ فَاِنْ
قَرَأَهُمَا فِي نَهَارِهٖ لَمْ يُصِبْهُ فِي نَهَارِهٖ مَكْرُوْهٌ
وَ اُعْطِيَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ مَا لَمْ يَخْطُرْ
عَلٰى قَلْبِهٖ وَلَمْ يَبْلُغْ مُنَاهُ

جو شخص ان دو سورتوں کو جن کی الحمد کے ساتھ ابتداء ہوتی ہے سورہ سبا اور فاطر کو کسی رات میں پڑھے گا تو وہ ساری رات خدا کی حفاظت و نگرانی میں رہے گا اور اگر ان دونوں کو دن میں پڑھے گا تو اس دن کوئی مکروہ اور ناپسندیدہ بات اسے پیش نہیں آئے گی اور اسے اس قدر خیر دنیا و آخرت عطا کیا جائے گا اس کے دل میں کبھی اس کا گمان بھی نہ گزرا ہوگا اور نہ اس نے اس کے بارے میں کبھی سوچا ہوگا اور نہ آرزو کی ہوگی۔

(مجمع البیان جلد ۸ ص ۳۷۵ و تفسیر نمونہ جلد ۱۸ ص ۳۰)

(۴۳) سورہ زخرف

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۸۹ آیات ہیں)

اس سورت کے مضامین کو خلاصہ کے طور پر پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: یہ سورت کا سر آغاز ہے اس میں قرآن مجید پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نبوت کی اہمیت اور آسمانی کتاب یعنی قرآن پاک کے ساتھ جہلا کی ناپسندیدہ روش کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔

دوسرا حصہ: آفاق میں توحید کے کچھ دلائل اور انسان پر خدا کی گوناگوں نعمتوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

تیسرا حصہ: سابق انبیاء خصوصاً ابراہیم، موسیٰ، حضرت عیسیٰ کی داستانوں کے بیان ہے۔

چوتھا حصہ: اس میں شرک کے خلاف جدوجہد خدا کی ذات کی طرف ناروانسبتوں کی نفی اندھی تقلید اور لڑکیوں سے نفرت اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھنے جیسی خرافات کے خلاف بات کی گئی ہے۔

پانچواں حصہ: اس میں مومنین کی جزا اور کفار کے دردناک انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

سورہ کی تلاوت کی فضیلت

تفسیر اور حدیث کی مختلف کتابوں میں اس سورت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الزُّخْرُفِ كَانَ مِمَّنْ يُقَالُ لَهٗ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

جو شخص سورہ زخرف کی تلاوت کرے گا وہ ان لوگوں میں قرار پائے گا جنہیں روز قیامت اس طرح مخاطب کیا جائے گا اے میرے بندو آج تمھیں کسی قسم کی خوف ہے اور نہ ہی غم تم بہشت میں حساب وکتاب کے بغیر چلے جاؤ

(تفسیر مجمع البیان سورہ زخرف کا آغاز تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۲۶)

(۴۴) سورہ دخان

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۸۹ آیتیں ہیں)

سورہ دخان کے مضامین

یہ حوامیم کی سات سورتوں میں سے پانچویں سورت ہے چونکہ یہ مکی سورتوں میں سے ہے لہٰذا ان کے مضامین کی حامل بھی ہے یعنی اس میں زیادہ تر گفتگو مبداء معاد اور قرآن پاک کے بارے میں کی گئی ہے۔

اس سورت کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) سورت کی ابتداء حروف مقطعات سے ہوتی ہے پھر عظمت قرآن کا تزکرہ ہے اس کا نزول شب قدر میں ہوا ہے۔

(۲) اس میں خدا کی توحید کا ذکر ہے اور کائنات میں اس کی عظمت کی کچھ نشانیوں کا بیان ہے۔

(۳) اس حصے میں کفار کا انجام اور انہیں ملنے والے طرح طرح کے درد ناک عذاب کا تزکرہ ہے۔

(۴) ان غافلوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے فرعون اور فرعون کے ساتھیوں اور بنی اسرائیل کے مقابلے میں فرعونیوں کی زبردست شکست اور تباہی و بربادی کا تذکرہ ہے۔

(۵) اس حصے میں قیامت کے مسئلے کو بیان کیا گیا ہے۔

(۶) تخلیق کائنات کا مقصد بیان کیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ آسمان و زمین کی تخلیق بے فائدہ نہیں ہے۔

(۷) جس طرح سورت کا آغاز عظمت قرآن کے ذکر سے ہوا ہے اسی طرح اس کا اختتام بھی قرآن کی عظمت بیان پر ہوا ہے۔

سورہ دخان کی تلاوت کا ثواب

پیغمبر اسلام ﷺ کی حدیث ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الدُخَانِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بيتًا فِى الْجَنَّةِ

جو شخص شب جمعہ اور جمعہ کے دن سورہ دخان کی تلاوت کرے گا

خدا اس کے لیے بہشت میں گھر بنائے گا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ سوررہ دخان آغاز تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۱۳۸)

آپ ﷺ ہی سے روایت نقل ہوئی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الدُخَانِ فِىْ لَيْلَةِ

اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

جو شخص سورہ دخان کو پڑھے ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوں گے۔ (تفسیر مجمع البیان تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۱۳۸)

ایک حدیث میں ابو حمزہ ثمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الدُّخَانِ فِى فَرَائِضِهٖ وَنَوافِلِهٖ بَعَثَهُ اللّٰهُ

مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَظَلَّهٗ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ

وَ حَاسَبَهٗ حِسَاباً يَسِيْراً اُعْطِىَ وكِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

جو شخص اپنی فرض اور نفل نمازوں میں سورہ دخان کی تلاوت کرے گا خدا اسے ان لوگوں کے

ساتھ محشور کرے گا جو قیامت کے دن امن و امان میں ہوں گے اسے اپنے عرش کے زیر سایہ رکھے گا اس کا حساب آسان طریقے سے لے گا اور اس کے نامہ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا۔ (تفسیر البیان جلد ۹ سورہ دخان آغاز تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۱۳۸)

(۴۵) سورہ جاثیہ

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۳۷ آیات ہیں)

سورہ جاثیہ کے مضامین

اس سورت کے مندرجات کو سات حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے

(۱) قرآن مجید کی عظمت اور اس کی اہمیت۔

(۲) مشرکین کے سامنے توحید کے کچھ دلائل کا بیان۔

(۳) نیچریوں کے کچھ دعوے اور ان کے منہ توڑ جوابات۔

(۴) بنی اسرائیل جیسی بعض اقوام کے انجام کی طرف کچھ اشارہ جو سورت کے مباحث پر شاہد ہے۔

(۵) ان گمراہ لوگوں کو زبردست تنبیہ جو اپنے گمراہ کن عقائد پر سختی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔

(۶) حق کی راہ سے سرمو انحراف کے بغیر عفو و درگزر سے کام لینے کی دعوت۔

(۷) قیامت کے لرزا دینے والے واقعات کی طرف اشارہ۔

سورہ جاثیہ کی تلاوت کا ثواب

پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں ہے

مَنۡ قَرَأَ حامیم الجَاثِیَةَ

جوشخص سورہ جاثیہ کی تلاوت کرے گا البتہ اسی کے مطالب میں غور وفکر کرے گا اور اپنی زندگی کو ان مطالب ڈھالے گا خدا بروز قیامت اس کے تمام عیوب کی پردہ پوشی کرے گا اور اس کے خوف کو اطمینان میں بدل دے گا۔

(تفسیر مجمع البیان آغاز سورہ جاثیہ میں تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْجَاثِیَۃِ کَانَ ثَوَابُھَااَنْ لَایَرٰی النَّارَ اَبَداً وَلَا یَسْمَعَ زَفِیْرَ جَھَنَّمَ وَلَا شَھِیْقَھَا وَ ھُوَ مَعَ مُحَمَّدٍ

جوشخص سورہ جاثیہ کی غور وفکر کے وساتھ جو عمل کا مقدمہ ہے تلاوت کرے گا اس کا ثواب یہ ہے کہ وہ آتش جہنم کو ہرگز نہیں دیکھ پائے گا اور دوزخ کی آواز نہیں سن پائے گا اور اسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہوگا۔

(تفسیر برہان سورہ جاثیہ کے آغاز جلد ۴ ص ۱۳ تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۲۰۶)

(۴۶) سورہ احقاف

(مکہ میں نازل ہوئی اس کی ۳۵ آیات ہیں)

سورہ احقاف کے مضامین

اس سورہ میں مندرجہ ذیل امور سے بحث کی گئی ہے

(۱) قرآن کی عظمت کا بیان

(۲) ہر طرح کے شرک اور بت پرستی کے خلاف دوٹوک موقف

(۳) لوگوں کو اور پروردگار کی عدالت مفہوم کی تفہیم

(۴) مشرکین اور مجرمین کے لیے تنبیہ کے طور پر قوم عاد کی داستان کا ایک حصہ بھی بیان کیا گیا ہے۔سرزمیں احقاق میں سکونت پزیرتھی سورت کا نام بھی یہیں سے لیا گیا ہے۔

(۵) پیغمبر اسلام کی دعوت کے عموی اور وسیع ہونے کا تذکرہ اس حوالے سے کہ یہ انسانوں کے علاوہ جنات کے لیے بھی ہے

(۶) مؤمنین کے تشویق اور کفار کے لیے انزار بھی اس سورت میں موجود ہے اور امید و خوف کے مبادی بھی اس میں موجود ہیں۔

(۷) پیغمبر اسلام کو صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔اور گزشتہ عظیم پیغمبروں کے نقش قدم پر زیادہ سے زیادہ چلنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اس سورہ کے فضائل

ایک حدیث کہ جو رسول اکرمؐ سے مروی ہے اس میں اس سورت کی فضیلت یوں وارد ہوئی ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْاَحْقَافِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ
كُلِّ رَمْلٍ فِی الدُّنْیا عَشْرَ حَسَنٰاتٍ وَمُحِیَ عَنْهُ
عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

جو شخص سورہ احقاف کی تلاوت کرے گا اسے دنیا میں موجود ریت کے ہر زرّے کے بدلے دس نیکیاں دی جائیں گی اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے۔

(تفسیر مجمع البیان سورہ احقاف کا آغاز وتفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۳۶۸)

احقاف جمع ہے حقف بروزن رزق کی جس کا معنی ایسی چلنے والی ریت ہے جو جنگل

اور بیابان میں ہواؤں کے چلنے سے مستطیل اور ٹیڑھی میڑھی شکل میں ایک دوسرے پر جمع ہوتی رہتی ہے قوم عاد کی سرزمین کو بھی اسی وجہ سے احقاف کہتے تھے کہ وہ اس نوعیت کی ایک ریگستان تھی مندرجہ بالا حدیث کی تعبیر بھی اسی چیز کی طرف اشارہ ہے۔

ظاہری بات ہے کہ اس قسم کے حسنات اور درجات صرف الفاظ کی تلاوت سے حاصل نہیں ہوجاتے بلکہ ایسی تلاوت مراد ہے جو تعمیری بیدار کرنے والی اور ایمان وتقویٰ کے راہ پر چلانے والی ہو اور بیچ بیچ سورہ احقاف کے مضامین اپنے اندر ایسا اثر رکھتے بھی ہیں بشرطیکہ انسان طالب حقیقت اور آمادہ عمل ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ اَوْ كُلَّ جُمُعَةٍ سُوْرَةَ الْاَحْقَافِ لَمْ يُصِبْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِرَوْعَةٍ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاٰمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمَ الْقِيٰامَةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

جو شخص ہر رات یا ہر جمعہ کو سورہ احقاف کی تلاوت کرتا ہے خداوند بزرگ و برتر اس سے دنیا کی وحشت اور خوف اٹھالیتا ہے اور قیامت کے دن کی وحشت سے بھی وہ اس کے امان میں آجاتا ہے۔

(تفسیر مجمع البیان الو تفسیر نور الثقلین سورہ احقاف کا آغاز تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۳۶۸)

(۴۷) سورہ محمدؐ

(یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۳۸ آیتیں ہیں۔)

سورہ محمدؐ کے مضامین

اس سورت کی دوسری آیات میں چونکہ پیغمبر السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مذکور ہوا ہے اس لیے اس کا نام محمد رکھا گیا ہے اور اس کا دوسرا نام قتال بھی ہے واقع یہ ہے کہ دشمنان اسلام کے ساتھ جنگ اور جہاد جو نہایت اہم موضوع ہے اس سورت پر سایہ فگن ہے جب کہ اس سورت کی دوسری بہت سی آیات میں کفار اور مومنین کے حالات اور صفات وخصوصیات کا تقابل کیا گیا ہے اسی طرح ان کے اخروی انجام کو بیان کیا گیا ہے کلی طور پر اس سورت کے ذیل کے مضامین کو چند حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ایمان اور کفر کا مسئلہ اور اس دنیا میں اور اس جہاں میں مومنین اور کفار کے حالات کا تقابل۔

(۲) دشمنوں کے ساتھ جنگ اور جہاد کے مسئلے پر واضح اور تفصیل بحث اور جنگی قیدیوں کے متعلق حکم۔

(۳) زمین کی سیر اور گزشتہ اقوام کے انجام کے سلسلے میں تحقیق کی بات کی گئی ہے۔

(۴) انفاق راہ خدا میں خرچ کرنے کی بات کی گئی ہے۔

(۵) اس کا بڑا حصہ منافقین کے حالات کی تشریح کرتا ہے جو ان آیات کے نزول کے وقت مدینہ میں تخریبی سرگرمیوں میں مصروف تھے اور بھی کئی مطالب کی طرف اشارہ ہے۔

سورہ محمدؐ کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ مُحَمَّدٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

جو شخص سورہ محمد کی تلاوت کرے گا خدا پر حق بن جاتا ہے کہ اسے بہشت کی نہروں سے سیراب کرے۔ (تفسیر مجمع البیان جلد ۹ سورہ محمد کا آغاز تفسیر نمونہ ج ۲۱ ص ۳۴۶)

کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی ایک حدیث نقل کی گئی ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سُوْرَةَ مُحَمَّدٍ لَمْ يَرْتَبْ ابدًا وَلَمْ يَدْخُلْهُ شَكٌّ فِيْ دِيْنِهِ آبَدًا وَلَمْ يَبْتَلِهِ اللّٰهُ بِفَقْرٍ اَبَدًا وَلَا خَوْفَ سُلْطَانٍ آبَدًا وَلَمْ يَزَلْ مَحْفُوظًا مِنَ الشِّرْكِ وَ الْكُفْرِ اَبَدًا حَتّٰى يَمُوْتَ فَاِذَا مَاتَ وَكَّلَهُ اللّٰهُ بِهِ فِىْ قَبْرِهِ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ فِىْ قَبْرِهِ وَيَكُوْنُ ثَوَابُ صَلَاتِهِمْ لَهٗ وَ يُشَيِّعُوْنَهٗ حَتّٰى يُوْقِفُوْهُ مَوْقِفَ الْاَمْنِ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ يَكُوْنُ فِىْ اَمَانِ مُحَمَّدٍ

جو شخص سورہ محمد کی تلاوت کرے کبھی بھی شک وشبہ اس کے دین میں داخل نہیں ہوگا اور خدا اسے کبھی فقر میں مبتلا نہیں کرے گا اور اسے ہرگز بادشاہ کا خوف نہیں ہوگا اور آخر عمر تک شرک وکفر سے محفوظ اور امان میں ہوگا اور جب وہ مرے گا تو خدا ایک ہزار فرشتے کو حکم دے گا کہ اس کی قبر میں جا کر نماز ادا کریں اور اس نماز کا ثواب اس مرنے والے کو ملے گا اور یہ ہزار فرشتے محشر تک اس کے ساتھ رہیں گے اور عرصہ محشر میں اسے امن وامان کے مقام پر لے جا کر کھڑا کریں گے اور وہ ہمیشہ اللہ اور محمد کی امان میں رہے گا۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۵ بحوار ثواب الاعمال وتفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۳۴۶)

امام جعفر صادق علیہ السلام کی اور ایک حدیث ہے

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَعْرِفَ حَالَنَا وَحَالَ اَعْدائِنا فَلْیَقْرَءْ سُوْرَۃَ مُحَمَّدٍ فَاِنَّہٗ یَرَاھا آیَۃً فِیْنَا وَآیَۃً فِیْهِمْ

جو ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے حال دیکھنا چاہئے اسے سورہ محمد کی تلاوت کرنا چاہئے کیونکہ اس کی ایک آیت ہمارے حق میں اور ایک آیت ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے۔

(۱) تفسیر البیان جلد ۹ اسی سورت کا آغاز (۲) تفسیر روح معانی جلد ۲۶ ص ۳۳ (۳) تفسیر در منثور جلد ۶ ص ۶ (۴) تفسیر نمونہ جلد ۲۱ ص ۳۳۷)

(۴۸) سورہ فتح

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۲۹ آیات ہیں)

سورہ فتح کے مطالب

یہ سورت جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے فتح و کامیابی کا پیغام لانے والی ہے دشمنان اسلام پر کامیابی قطعی اور واضح کامیابی خواہ وہ فتح مکہ کے ساتھ مربوط ہو یا صلح حدیبیہ کے ساتھ فتح خیبر ہو یا کوئی اور کامیابی۔ اس سورت کے مطالب کو معلوم کرنے کے لیے ہر چیز سے پہلے ضروری ہے کہ ہم یہ جانیں کہ یہ سورہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کے بعد ہجرت کے چھٹے سال نازل ہوئی ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام نے ہجرت کے چھٹے سال مہاجرین و انصار اور باقی مسلمانوں کو ساتھ لے کر مراسم حج کے عنوان سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس سے پہلے وہ مسلمانوں کو بتا چکے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے اصحاب و انصار کے ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہوا ہوں اور مناسک عمرہ ادا کرنے میں مشغول ہوں بہر حال اس سورہ

میں صلح حدیبیہ کا ذکر آیا ہے۔اس سورہ کے چند حصے ہیں۔

(۱) یہ سورت فتح کی بشارت سے شروع ہوتی ہے اور اس کا اختتام بھی اسی مسئلہ پر ہوتا ہے۔

(۲) اس سورہ میں صلح حدیبیہ و نزول سکینہ اور مومنین کے دلوں کے لیے تسلی دلانے والی باتیں ہیں۔

(۳) اس حصہ میں پیغمبر کے مرتبہ اور ان کے بلند بالا مقصد کو بیان کیا گیا ہے۔

(۴) اس حصہ میں منافقوں کے کچھ نا مناسب نقاضوں کا بیان ہے۔

(۵) آخری حصہ میں پیغمبر اسلام کے پیروکاروں کی خصوصیات اور مخصوص صفات کا بیان ہے۔

سورہ کی تلاوت کی فضیلت

منابع اسلامی میں اس سورہ کے بارے میں کچھ عجیب روایات نظر آتی ہے ایک حدیث انس سے مروی ہے وہ کہتا ہے جب ہم حدیبیہ سے واپس آرہے تھے درحالیکہ مشرکین نے ہمیں مکہ میں داخل ہونے دیا تھا اور نہ ہی عمرہ کرنے دیا تھا تو ہم انتہائی غم و اندوہ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اچانک خدا نے مندرجہ ذیل آیہ نازل فرمائی۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا

لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا كُلِّهَا

مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک سورہ مجھ پر نازل ہوا ہے۔

(مجمع البیان جلد ۹ صفحہ ۱۰۸)

عبداللہ بن مسعود کہتا ہے حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر جب پیغمبر پر انا فتحنا نازل

ہوئی تو آپ اس قدر خوش ہوئے کہ خدا ہی جانتا ہے ایک دوسری حدیث میں پیغمبر سے منقول ہوا ہے۔

مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا شَهِدَ مَعَ مُحَمَّدٍ فَتْحَ مَكَّةَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرىٰ فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ مَنْ بَايَعَ مُحَمَّدً تَحْتَ الشَّجَرَةِ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے وہ اس شخص کے مانند ہے جو فتح مکہ کے موقع پر پیغمبر کے ساتھ اور ان کے لشکر میں تھا اور دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے اس درخت کے نیچے جو حدیبیہ میں تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔

(مجمع البیان جلد ۹ صفحہ ۱۰۹ تفسیر نمونہ ج ۲۲ ص ۳۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے

اپنے اموال عورتوں اور جو کچھ تمھارے ملکیت میں ہے اسے انا فتحنا کی قرائت سے محفوظ کراو جو شخص مسلسل اس کی تلاوت کرے گا تو قیامت کے دن ایک منادی اسی طرح ندا کرے گا کہ اسے تمام مخلوق سنے گی یہ میرے مخلص بندوں میں سے ہے اسے میرے صالح بندوں کے ساتھ ملا دو اور بہشت کے نعمتوں بھرے باغات میں اسے داخل کردو اور بہشتوں کے مخصوص مشروب سے اسے سیراب کردو۔ (نور الثقلین ج ۵ ص ۴۶)

(۴۹) سورہ حجرات

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۱۸ آیات ہیں۔)

سورہ حجرات کے مطالب

یہ سورہ جس میں اٹھارہ سے زیادہ آیات نہیں ہے پیغمبر سے مربوط اور اسلامی

معاشرے میں ایک دوسرے سے تعلق کے بارے میں بہت اہم مسائل بیان ہوئے ہیں اور چونکہ اس میں بہت سے اہم اخلاق مسائل کو عنوان بنایا گیا ہے لہٰذا اس سورہ کو سورہ اخلاق و آداب بھی کہا جاسکتا ہے اس سورہ کے مختلف حصوں کا مجموعی طور سے کچھ اس طرح خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ: آغاز سورہ کی آیات پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب اور ان اصولوں کو بیان کرتی ہیں جن کا مسلمانوں کو آپ کے حضور کاربند ہونا چاہئے

دوسرا حصہ: اس سورہ کا اجتماعی اور معاشرتی اخلاقی کے اہم اصول کے ایک سلسلہ پر مشتمل ہے جن کی پابندی سے اسلامی معاشرے میں محبت وصف و امنیت و اتحاد کی حفاظت ہوتی ہے اور ان کے برخلاف ان کو فراموش کردینا بدبینی نفاق پراگندگی اور بدامنی کا سبب بنتا ہے۔

تیسرا حصہ: اسے احکام ہیں جو اختلافات اور آپس میں لڑ پڑنے کے خلاف مبارزہ کرنے کی کیفیت سے مربوط ہیں جو بعض اوقات مسلمانوں میں پیدا ہوجائے۔

چوتھا حصہ: انسان کی بارگاہ خدا میں قدر و قیمت اور مسئلہ تقوی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے سلسلہ میں بس یہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں پیغمبر گرامی السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ منقول ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحُجُراتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ
عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَاه

جو شخص سورہ حجرات پڑھے گا اسے ان تمام افراد کی تعداد کے برابر جنہوں

نے خدا کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی کی ہے دس نیکیاں دی جائیں گی۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْحُجُرَاتِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
أَوْ فِي كُلِّ يَوْمٍ كَانَ مِنْ زُوَّارِ مُحَمَّدٍؐ

جو شخص سورہ حجرات کو ہر رات یا ہر روز پڑھے گا وہ زائرین حضرت محمد ﷺ میں سے ہوگا پیغمبر اکرمؐ کی زیارت سے مشرف ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جو آداب اس سورہ میں آنحضرتؐ کی شخصیت کے بارے میں آئے ہیں ان پر عمل کرے کیونکہ تلاوت تو ہر مقام پر عمل کرنے کے لیے ایک مقدمہ اور تمہید ہے۔

(۵۰) سورہ قؔ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۴۵ آیات ہیں)

سورہ قؔ کے مطالب و مضامین

اس سورہ کے مباحث کا محور مسئلہ معاد ہے اور تقریباً اس کے تمام آیات اسی محور کے گرد گھومتی ہیں اور اس میں دوسرے مسائل ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔

معاد سے مربوط مسائل میں امور ذیل بیان کیے گئے

(۱) کفار کا مسئلہ معاد سے انکار اور معاد جسمانی پر تعجب کا ذکر۔

(۲) مسئلہ معاد پر پہلی خلقت کی طرف توجہ دلانے کے طریقہ سے استدلال خصوصاً مردہ زمینوں کا بارش کے نزول کے ذریعہ احیاء۔

(۳) یوم حساب کے لیے ثبت اعمال کے مسئلہ کی طرف اشارہ اور اس کے اقوال۔

(۴) موت سے مربوط مسائل اور اس جہان سے دوسرے جہان کی طرف انتقال۔

(۵) روز قیامت کے حوادث کا ایک گوشہ اور جنت و دوزخ کے اوصاف۔

سورہ قٓ کی تلاوت کی فضیلت

روایات اسلامی سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ اس سورہ کو بہت اہمیت دیتے تھے یہاں تک کہ ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے خطبہ میں اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(تفسیر قرطبی جلد ۹ ص ۶۱۷۱ وتفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۲۰۸)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ ہر عید اور ہر جمعہ کے دن اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے یہ سب کچھ اس بناء پر ہے کہ جمعہ اور عید کا دن انسانوں کی بیداری اور آگاہی کا دن ہے یہ پہلی فطرت کی طرف لوٹنے اور خدا اور یوم الحساب کی طرف توجہ کرنے کا دن ہے اور چونکہ اس سورہ کی آیات مسئلہ معاد موت اور قیامت کے حوادث کو بہت ہی موثر طریقہ سے بیان کرتی ہیں علاوہ ازیں مسائل پر غور وفکر کرنا انسانوں کی بیداری اور تربیت میں عمیق اور گہری تاثر رکھتا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے اس طرح نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ قٓ هَوَّنَ اللهُ عَلَيْهِ تاراتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِهِ

جو شخص سورہ ق تلاوت کرے گا خداوند عالم اس پر موت کی مشکلات اور سکرات کو آسان کردے گا۔(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۴۰ وتفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۲۰۸)

ایک اور حدیث میں امام باقرؑ سے روایت ہے

مَنْ اَدْمَنَ فِي فَرَائِضِهِ وَ نَوَافِلِهِ سُوْرَةَ قٓ

وَسَّعَ اللهُ فِي رِزْقِهِ وَاَعْطَاهُ كِتَابَهُ

بِيَمِيْنِهٖ وَحَاسَبَهٗ حِسَابًا يَسِيْرًا

جو شخص ہمیشہ واجب اور مستحب نمازوں میں سورہ ق کی تلاوت کرتا رہے گا خدا اس کی روزی میں وسعت پیدا کر دے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور قیامت میں اس کا حساب کتاب آسان کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۴۰ و تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۲۰۸)

(۵۱) سورہ ذاریات

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۶۰ آیات ہیں)

سورہ ذاریات کے مطالب

اس سورہ میں بحث کا محور پہلے درجہ میں معاد و قیامت اور مؤمنین اور کفار کی جزا و سزا سے مربوط مسائل ہیں لیکن اس لحاظ سے سورہ ق کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سورہ میں بحث کے لیے دوسرے عنوانات بھی نظر آتے ہیں کلی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس سورہ کے مباحث ذیل کے پانچ محوروں کے گرد گردش کرتے ہیں۔

(۱) جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے ایک حصہ میں معاد و قیامت اور اس کے متعلقات کے مباحث بیان ہوئے ہیں۔

(۲) اس سورہ کے دوسرے حصہ میں مسئلہ توحید اور نظام آفرینش میں خدا کی آیات اور نشانیوں کا بیان ہوا ہے۔

(۳) یہ ان فرشتوں کی داستان کے بارے میں ہے جو ابراہیمؑ کے مہمان ہوئے تھے۔

(۴) اس موسٰی میں وقوم عاد و قوم ثمود اور قوم نوح کے داستانوں سے متعلق مختصر اشارہ ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الذَّارِيَاتِ فِيْ يَوْمِهٖ اَوْ لَيْلِهٖ

اَصْلَحَ اللّٰهُ لَهٗ مَعِيْشَتَهٗ وَاَتَاهُ بِرِزْقٍ وَاسِعٍ

وَ نَوَّرَلَهٗ قَبْرَهٗ بِسِرَاجٍ يَزْهَرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ جو شخص دن یا رات کے وقت سورہ ذاریات کو پڑھے گا خدا اس کی زندگی کے حالات اور معیشت کی اصلاح کرے گا اس کو وسیع روزی دے گا اور اس کی قبر کو ایک ایسے چراغ سے روشن کرے گا جو قیامت کے دن تک چمکتا رہے گا

ہم بار بار بیان کر چکے ہیں کہ ان عظیم اجروں کو حاصل کرنے کے لیے صرف زبان کافی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد ایسی تلاوت ہے جو فکر و نظر میں تحریک پیدا کرے اور انسان کو عمل پر ابھار دے۔

(۵۲) سورہ طور

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۴۹ آیات ہیں)

سورہ طور کے مطالب

یہ سورہ بھی انہی سورتوں میں سے ہیں جس کے مباحث کا زیادہ زور ایک طرف تو معاد اور نیک و پاک لوگوں کی تقدیر کے مسئلہ پر ہے اور دوسری طرف بروز قیامت مجرموں اور بدی کرنے والوں کی حالات سے متعلق ہے اگرچہ کچھ دوسرے مطالب بھی اس میں مختلف اعتقادی سلسلوں میں نظر آتے ہیں۔

مجموعی طور پر اس سورہ کے مضامین کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) اس حصہ میں جو پے درپے قسموں سے شروع ہوتی ہے عذاب الٰہی قیامت کی نشانیوں جہنم کی آگ اور کفار کی سزاؤں کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

(۲) اس سورہ کا دوسرا حصہ بہشت کی نعمتوں اور قیامت میں مواہب الٰہی جو پرہیز گاروں کے انتظار میں ہیں انہیں تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

(۳) اس حصہ میں پیغمبر السلام کی نبوت کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور ان اتہامات کو جو دشمنوں نے آپ پر لگائے تھے بیان کرتا ہے اور مختصر طور پر ان کا جواب دیتا ہے۔

(۴) اس حصہ میں توحید کے سلسلے میں گفتگو ہے اور اس مسئلہ کو واضح استدلال کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

(۵) اس حصہ میں پھر مسئلہ معاد اور روز قیامت کی کچھ مخصوص باتوں کی طرف لوٹتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الطُّوْرِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْمِنَهٗ مِنْ عَذَابِهٖ وَاَنْ يُّنْعِمَهٗ فِيْ جَنَّتِهٖ

جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے تو خدا پر لازم ہے کہ اسے اپنے عذاب سے مامون قرار دے اور اسے اپنی بہشت کی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۶۳ وتفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۳۵۲)

ایک اور حدیث میں امام باقرؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الطُّوْرِ جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو شخص سورہ طور کی تلاوت کرے خدا دنیا و آخرت کی بھلائی اس کے لیے جمع کر دے گا۔
(مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۶۲ تفسیر برہان جلد ۴ ص ۲۴۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۳۵۲)

(۵۳) سورہ النجم

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۶۲ آیات ہیں۔)

سورہ النجم کے مطالب و مضامین

بعض مفسریں کے قول کے مطابق یہ سورہ وہ سب سے پہلا سورہ ہے جسے پیغمبر نے اپنی دعوت کا اعلان کرنے کے بعد آشکارا اور بلند آواز سے حرم مکہ میں تلاوت کی اور مشرکین نے اسے غور سے سنا اور اس دن تمام مومنین کے ساتھ مشرکین تک نے بھی سجدہ کیا۔
(تفسیر روح البیان جلد ۹ ص ۲۰۸)

یہ سورہ بعض مفسرین کے قول کے مطابق بعثت کے پانچویں سال ماہ مبارک رمضان میں نازل ہوا۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ پہلا سورہ ہے جس میں سجدہ واجب والی آیت نازل ہوئی لیکن مشہور روایت کے مطابق سورہ اقرأ اس سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس سورہ کے مضامین و مطالب کو سات حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اس سورہ کے آغاز میں قرآن ایک پر معنی قسم کے بعد وحی کی حقیقت کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

(۲) اس سورہ کے دوسرے حصہ میں قرآن پیغمبر کے معراج سے گفتگو کرتا ہے۔

(۳) اس کے بعد بتوں کے سلسلہ میں مشرکین کے خرافات فرشتوں کی عبادت اور دوسرے امور جو ہوس ہوا اس کے سوا اور کچھ نہ تھے۔

(۴) اس میں ان منحرفین اور عام گنہگاروں پر توبہ کی راہ کھولتے ہوئے انہیں حق تعالیٰ کی مغفرت واسعہ کی نوید سناتا ہے۔

(۵) آخر میں پروردگار کی عبادت اور سجدہ کے امر کے ساتھ سورہ کو ختم کرتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

روایات میں اس سورہ کی تلاوت کے بارے میں کئی ایک اہم فضائل بیان ہوئے ہیں۔

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ النَّجْمِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ وَ مَنْ جَحَرَبِهِ

جو شخص سورہ النجم پڑھے گا خدا ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جو پیغمبر پر ایمان لائے تھے اور ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنہوں نے آپ کا انکار کیا دس نیکیاں اسے عطا کرے گا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۱۷۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۴۰۰)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ كَانَ يُدْ مِنْ قَرَائَةَ وَالنَّجْمِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَوْ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ عَاشَ مَحْمُوْدًا بَيْنَ النَّاسِ وَكَانَ مَغْفُوْرًا لَهُ وَكَانَ مُحِبًّا بَيْنَ النَّاسِ

جو شخص سورہ النجم کی ہر دن اور ہر رات تلاوت کرے گا وہ لوگوں کے درمیان ایک قابل تعریف اور شائستہ شخص سمجھا جائے گا خدا اس کو بخش دے گا اور وہ لوگوں کے درمیان محبوب رہے گا۔

(بحار الانوار جلد ۹۲ ص ۳۰۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۲ ص ۴۰۱)

(۵۴) سورہ قمر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ۵۵ آیتیں ہیں۔)

سورہ قمر کے مضامین

اس سورہ کے مضامین کو مجموعی طور پر چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) سورہ کے آغاز میں قرب قیامت شق القمر اور مخالفین کی طرف سے آیات الٰہی کے انکار پر گفتگو کی گئی ہے۔

(۲) دوسرے حصہ میں سب سے پہلی سرکش متمرد اور ہٹ دھرم قوم نوح اور طوفان نوح کے بارے میں مختصر بحث ہے۔

(۳) تیسرا حصہ قوم عاد کی داستان بیان کرتا ہے اور ان پر آنے والے دردناک عذاب کی کیفیت پیش کرتا ہے۔

(۴) اس حصہ میں قوم ثمود اور ان کی مخالفت کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام سے روا رکھی ناقہ صالح کے معجزہ کا بھی ذکر ہے آخر میں عذاب الٰہی کا بیان ہے۔

(۵) اس کے بعد قوم لوط کا ذکر ہے۔

فضیلت تلاوت سورہ قمر

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اِقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ فِی کُلِّ غِبٍ بَعَثَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ وَجْهُهٗ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ

الْبَدْرِ وَ مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ كَانَ اَفْضَلَ وَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهٗ سِفْرٌ عَلٰى وُجُوْهِ الْخَلَائِقِ

جو شخص سورہ اقتربت کو ایک دن چھوڑ کر پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا اور جو اسے ہر شب میں پڑھے تو یہ اس سے بھی افضل ہے قیامت میں ایسے شخص کے چہرے کی روشن تمام مخلوق پر برتری رکھتی ہوگی۔ (مجمع البیان جلد ۹ آغاز سورہ قمر تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۰)

میدان قیامت میں چہرے کی یہ چمک یقیناً مضبوط اور سچے ایمان کی علامت ہوگی یہ چمک اس سورہ کی تلاوت اس میں غور وفکر اور اس کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہوگی صرف تلاوت سے نہیں۔

(۵۵) سورہ الرحمٰن

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۷۸ آیتیں ہیں)

سورہ الرحمٰن کا مضمون

یہ سورہ کلی طور پر خدا کی ان مختلف مادی و معنوی نعمتوں کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے ارزانی فرمائی ہیں اور انہیں ان میں محصور کیا ہے ان نعمتوں کا بیان اس انداز میں ہے کہ اس سورہ کا نام سورہ رحمت یا سورہ نعمت رکھا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ سورہ الرحمٰن سے شروع ہوا کہ جو خدا کا اسم مبارک ہے اور اس کی رحمت واسعہ کو بیان کرتا ہے اس سورہ کے مضامین کو چند حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا حصہ: جو سورہ کا مقدمہ اور آغاز ہے یہ خدا کی عظیم نعمتوں خلقت تعلیم و تربیت حساب و

میزان انسان کے رفاہی وسائل و ذرائع اور اس کی جسمانی غذاوں کی گفتگو کرتا ہے۔

دوسرا حصہ: جن و انس کی خلقت کی کیفیت کے مسئلہ کی ایک وضاحت ہے۔

تیسرا حصہ: زمین آسمان میں جو خدا کی آیات اور نشانیاں ہیں ان کی نعمتوں کے بارے میں گفتگو ہے اس میں دقت نظر اور شرینی گفتار کے ساتھ جنت کی نعمات کہ وہ باغات ہوں یا چشمے پھل ہوں یا خوبصورت و باوفا ازواج یا انواع و اقسام کے لباس ان سب کی وضاحت کی ہے۔

سورہ الرحمٰن کی تلاوت کی فضیلت

چونکہ یہ سورہ نعمتوں کی شکر گزاری کے احساس کو انسانوں میں نہایت عمدہ انداز میں پیدا کرتی ہے اور دنیا و آخرت کے مادی و معنوی مواہب کے بیان سے انسان کے شوق بندگی و اطاعت میں اضافہ کرتی ہے اس لیے اس کی تلاوت کی فضیلت بھی بہت زیادہ بیان ہوئی ہے تلاوت وہ کہ جو انسانی روح کی گہرائیوں میں نفوذ کرے اور ادراک حقائق کے لیے تحریک کے باعث ہو نہ کہ صرف زبان تک محدود رہے۔

رسول اکرمؐ کی ایک حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ

مَنْ قَرَأَ الرَّحْمٰنَ رَحِمَ اللّٰهُ ضَعْفَهٗ

وَاَدّٰی شُکْرَ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ

جو شخص سورہ الرحمٰن کو پڑھے تو خدا نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے سلسلہ میں اس کی کمزوری پر رحم کرے گا اور نعمتوں کی شکر گزاری کا حق کہ جو اسے عطا کی گئی ہیں خود ادا کرے گا۔ (تفسیر نور الثقلین ج ۵ ص ۱۸۷ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۸۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے سورہ الرحمٰن کی تلاوت اور اس کے ساتھ

قیام کو ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ یہ سورہ منافقین کے دل میں ہرگز استقرار نہیں پاتا اور خدا اس سورہ کو قیامت کے دن ایک انسان کی شکل عطا کرے گا جو بہت ہی خوبصورت ہوگی اور جس میں سے بہت ہی عمدہ خوشبو آتی ہوگی۔پھر وہ ایسی جگہ قیام کرے گی کہ جو خداوند متعال سے بہت زیادہ قریب ہوگی تو خدا سورہ سے پوچھے گا کہ دنیاوی زندگی میں کونسا شخص تیرے مضامین پر عمل پیرا تھا اور ہمیشہ تیری تلاوت کرتا تھا وہ سورہ جواب میں کہے گا کہ پروردگار وہ فلاں فلاں اشخاص ہیں اس وقت ان افراد کے چہرے چمکنے لگیں گے اب خدا ان لوگوں سے مخاطب ہوکر کہے گا کہ تم جس جس کے لیے چاہتے ہو بخشش کی سفارش کرو جتنی آرزو اپنے دل میں رکھتے ہوگے اپنے لوگوں کی بخشش کی سفارش کریں گے اور ہر وہ شخص جس کی بخشش کی وہ سفارش کریں گے اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا اور جہاں چاہئے سکونت اختیار کرے۔

(بحاالانوار ج ۹۲ ص ۳۰۶ تفسیر نمونہ ج ۲۳ ص ۸۷)

ایک اور حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص سورہ الرحمٰن کی تلاوت کرے جب وہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھے تو کہے لَا شَیْءَ مِنْ اٰلَائِكَ رَبِّ اُکَذِّبُ یعنی خداوند میں تیری کسی نعمت کا انکار نہیں کرتا اگر وہ رات کو تلاوت کرے اور اسی شب انتقال کرجائے تو وہ شہید قرار پائے گا۔

(۵۶) سورہ واقعہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۹۶ آیتیں ہیں)

سورہ واقعہ کے مضامین

سورہ واقعہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے قیامت اور اس کی خصوصیات کے

مضامین پر مشتمل ہے اور یہ مسئلہ اس سورہ کی ۹۶ آیتوں کا بنیادی موضوع ہے لیکن ایک لحاظ سے اس سورہ کے مضامین کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) ظہور قیامت کا آغاز اور اس سے ملحق سخت وحشت ناک حوادث۔

(۲) اس دن انسانوں کی اصحاب الیمین اصحاب الشمال اور مقربین میں تقسیم۔

(۳) مقامات مقربین کے بارے میں ایک تفصیلی بحث اور جنت میں انواع اقسام کے ثواب اور سزاؤں کا ذکر۔

(۴) پہلے گروہ یعنی اصحاب الیمین کے بارے میں تفصیلی بحث اور انواع واقسام کی الٰہی نعمتوں کا تذکرہ۔

(۵) مسئلہ معاد کے سلسلہ مین مختلف دلائل کا بیان خدا کی قدرت اور انسان کی حقیر و ناچیز نطفہ سے خلقت نباتات میں تجلی حیات نزول بارش اور آگ کا روشن ہونا کہ یہ سب توحید کی علامتوں کے ذیل میں آتا ہے۔

(۶) اصحاب الشمال کے بارے میں قابل توجہ بحث اور دوزخ میں ان کی درد ناک سزائیں۔

(۷) حالت احتضار کی تصویر کشی اور اس دنیا کی طرف انتقال جو قیامت کے مقدمات میں سے ہے۔

(۸) مومنین کی جزا و ثواب اور کفار کے عذاب پر ایک اجمالی نظر۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کے بارے میں اسلامی کتابوں میں بہت سی روایات موجود ہیں ان حدیثوں میں سے ایک رسول اللہ سے منقول ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الوَاقِعَةِ كُتِبَ لَيْسَ مِنَ الغَافِلِيْنَ

جو شخص سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا تو اس کے بارے میں لکھا ئے گا کہ یہ غافلین میں سے نہیں ہے۔(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۱۲ تفسیر برہان جلد ۴ ص ۲۷۳)

اس سورہ کی آیتیں اس قدر دل ہلا دینے والی اور چونکا دینے والی ہیں کہ ان کے پڑھنے کے بعد پھر انسان کے لیے غفلت کی گنجائش نہیں رہتی اسی بنا پر پیغمبر اسلام کی ایک اور حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ جس وقت پیغمبر اسلام سے یہ سوال ہوا کہ آپ کے چہرہ مبارک پر بڑھاپے کے اثار اس قدر کیوں نمایاں ہوگئے تو آپ نے جواب میں فرمایا شیبتنی هود والوقعه والمرسلات و عم یتسائلون ہیں۔سورہ ہود واقعہ مرسلات وعم یتسائلون نے مجھے بوڑھا کردیا کیونکہ ان سورتوں میں قیامت کے دل ہلا دینے والے واقعات ہولناک حادثوں اور مجرموں کی سزاؤں کا بیان ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث ہے

مَنْ قَرَأَ فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ اَلْوَاقِعَةَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَحَبَّبَهُ اِلَی النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَمْ یَرَفِی الدُّنْیَا بُؤْسًا اَبَدًا وَلَافَقْرًا وَلَا فَاقَةً وَلَاآفَةً مِنْ آفَاتِ الدُّنْیَا وَکَانَ مِنْ رُفَقَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

جو شخص ہر شب جمعہ سورہ واقعہ کی تلاوت کرے تو خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اسے لوگوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور وہ دنیا میں ہرگز سختی اور تکلیف نہیں دیکھتا اور فقر و فاقہ و آفات دنیا میں سے کوئی آفت اس پر نہیں آئے گی اور وہ امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے رفقاء میں شمار ہوگا۔(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۲۰۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۵۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا

جو شخص رات کو سورہ واقعہ پڑھے تو وہ کبھی بھی افلاس کا شکار نہیں ہوگا۔

(روح المعانی جلد ۲۷ ص ۱۱۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۱۵۵)

اس بنا پر سورہ واقعہ کو ایک روایت میں سورہ غنی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(۵۷) سورہ حدید

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۲۹ آیتیں ہیں)

سورہ حدید کے مشمولات

یہ سورہ ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی ہیں اس کے مدنی ہونے پر مفسرین کا اجماع ہے مدنی سورتوں کی خصوصیات کے طور پر اعتقادی بنیادوں کو مستحکم کرنے کے علاوہ اس سورہ میں کئی اجتماعی حکومتی اور عملی احکام پیش کیے گئے ہیں جن کے نمونے ہم آیت ۱۰، ۱۱ اور ۲۵ میں دیکھتے ہیں۔

(۱) اس سورہ کی ابتدائی آیات میں توحید اور صفات خدا کے بارے میں نہایت مدلل اور دلچسپ بحث ہے خدا کی تقریبا بیس ایسی صفتیں ان میں مذکور ہیں جن کا ادراک انسان کو معرفت خدا کی ایک بلند منزل پر فائز کرتا ہے۔

(۲) دوسرا حصہ قرآن سے متعلق اور اس نور الٰہی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جو شرک کی تاریکیوں میں چمکا۔

(۳) اس حصہ میں قیامت میں مومنین اور منافقین کی جو کیفیت ہوگی اس پر مشتمل ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پہلا گروہ نور ایمان کے سائے میں باغ فردوس کی طرف گامزن ہوجاتا ہے اور دوسرا گروہ شرک کی ظلمتوں میں محصور رہ جاتا ہے اس سورہ میں یہ دونوں مباحث ہیں اس طرح سورہ میں اسلام کے تین بنیادی اصول توحید نبوت اور قیامت نہایت خوبی سے بیان ہوئے ہیں۔

(۴) اس میں قبول ایمان کی دعوت دی گئی ہے اور شرک سے دستبردار ہونے کی تلقین کی گئی ہے اس حصہ میں گزشتہ کافر قوموں میں سے ایک قوم کے احوال بھی بیان ہوئے ہیں۔

(۵) اس حصہ میں راہ خدا میں انفاق پر زور دیا گیا ہے جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور مال دنیا کے بے قدر و قیمت ہونے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس سورہ کا نام حدید رکھا گیا ہے وہ اس تعبیر کی بنا پر ہے جو آیہ ۲۵ میں ہوئی۔

(۶) آخر حصہ میں رہبانیت اور اجتماعی طور پر گوشہ نشینی اختیار کرنے کے مسئلہ پر بحث کے ساتھ اس کی مذمت کی گئی ہے اور اسلامی نقطہ نظر کا اس سے اختلاف واضح کیا گیا ہے۔

سورہ حدید کی تلاوت کی فضیلت

روایات اسلامی میں اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے سلسلے میں قابل ذکر باتیں سامنے آئی ہیں خالی تلاوت نہیں بلکہ ایسی تلاوت جس میں غور وفکر اور تدبر و تفکر کا عنصر شامل ہو اور جو عمل کی صاف دعوت ہے کی ایک حدیث میں منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَدِيْدِ كُتِبَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا بِااللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

جو شخص سورہ حدید پڑھے گا وہ ان لوگوں کے زمرہ میں شمار ہوگا جو خدا اور اس کے پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان نمونہ جلد ۲۳ ص ۲۱۸)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے منقول ہے کہ آپ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرماتے تھے مسبحات وہ سورتیں ہیں جو سبح اللہ یا یسبح للہ سے شروع ہوتی ہیں اور وہ پانچ سورتیں ہیں سورہ حدید حشر صف جمعہ اور تغابن آپ فرمایا کرتے تھے۔

اِنَّ فِيهِنَّ آيَةً اَفْضَلَ مِنْ اَلْفِ اٰيَةٍ

ان میں سے ایک ایسی آیت جو ہزار آیتوں سے افضل و برتر ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ حدید و درالمنثور جلد ۶ ص ۱۷۰)

البتہ آپ نے اس آیت کو معین نہیں فرمایا لیکن بعض مفسرین نے یہ حال ظاہر کیا ہے کہ اس سے مراد سورہ حشر کی آخری آیت ہے اگرچہ اس سلسلہ میں انہوں نے کوئی واضح دلیل پیش نہیں کی۔

ایک اور حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَاقَبْلَ اَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يُدْرِكَ الْقَائِمَ وَاِنْ مَاتَ كَانَ فِیْ جِوَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

جو شخص مسبحات کی تلاوت کرے گا وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھے گا جب تک حضرت مہدیؑ کا ظہور نہ ہو جائے اور اگر اس سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ گیا تو دوسرے جہاں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمسایہ میں ہوگا۔

(۵۸) سورہ مجادلہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۲۲ آیتیں ہیں)

سورہ مجادلہ کے مضامین

یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا ہے اور مدنی سورتوں کی طبیعت مزاج کے مطابق زیادہ فقہی احکام اجتماعی نظام زندگی مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی روابط کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔اس سورہ کے تمام مباحث کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) پہلے حصہ ظہار کے بارے میں گفتگو کرتا ہے یہ زمانہ جاہلیت میں ایک قسم کی طلاق اور دائمی جدائی شمار ہوتی تھی اسلام نے اس میں اعتدال پیدا کیا اور اس کی صحیح راہ متعین کی۔

(۲) دوسرے حصہ میں آداب مجالست کے احکام کے بارے میں گفتگو سرگوش سے منع کیا گیا ہے۔اور جو نئے لوگ مجلس میں داخل ہوں انہیں جگہ دینے کے بارے میں احکام ہیں۔

(۳) تیسرے اور آخری حصہ میں جو بحث سے وہ گویا منہ سے بولتی ہوئی بھی ہے تفصیلی بھی اور سرکوبی کرنے والی بھی منافقین یعنی وہ لوگ جو بظاہر اسلام کا دم بھرتے ہیں لیکن دشمان اسلام کے ساتھ پوشیدہ طور پر ربط وضبط رکھتے ہیں ان کے بارے میں گفتگو ہے سچے مسلمانوں کو گردو شیاطین ومنافقین میں داخل ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔

سورہ مجادلہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں دو روایتیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہیں پہلی روایت میں ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُجَادَلَةِ كُتِبَ

مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ مجادلہ کی تلاوت کرے اور اس میں غور وفکر کرے

اور اس پر کاربند ہو تو بروز قیامت وہ حزب اللہ میں شمار ہوگا

دوسری حدیث میں ہم پڑھتے ہیں

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَدِيْدِ وَ الْمُجَادَلَةِ فِی صَلوٰةٍ فَرِیْضَةٍ
وَ اَدْمَنَهَا یُعَذِّبْهُ اللّٰهُ حَتّٰی یَمُوْتَ اَبَدًا وَلَا یَرٰی فِی نَفْسِهِ
وَلَا فِی اَهْلِهِ سُوْءًا اَبَدًا وَلَا خَصَاصَةً فِی بَدَنِهِ

جو شخص سورہ حدید مجادلہ واجب نمازوں میں پڑھے اور ان کا ورد رکھے تو خدا اس کی پوری زندگی میں اس پر کوئی عذاب نازل نہیں کرے گا اور وہ اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ میں کوئی برائی نہیں دیکھے گا نیز فقر و بدحالی میں گرفتار نہیں ہوگا۔

(۵۹) سورہ حشر

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۲۴ آیتیں ہیں)

سورہ حشر کے مضامین

یہ سورہ زیادہ تر مسلمانوں اور یہود بنی نظیر کی لڑائی سے متعلق بیانات پر مشتمل ہے اور آخر کار ان کے مدینہ سے اخراج یعنی ان کے وجود سے اس مقدس سرزمین کے پاک ہو جائے کے تزکرے پر ختم ہوتا ہے اس لیے یہ قرآن مجید کے بیدار کرنے والی اور جھنجوڑنے والی اہم سورتوں میں سے ایک ہے اور یہ گزشتہ سورہ کی آخری آیات سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے جن میں حزب اللہ سے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے اور در حقیقت یہ کامیابی کا ایک واضح نمونہ ہے اس سورہ کے مشمولات کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

پہلا حصہ: میں صرف ایک آیت ہے جو اس سورہ کے مختلف مباحث کے لیے دیباچہ کی حیثیت رکھتی ہے اس میں پروردگار علیم وحکیم کی اس تسبیح کے بارے میں گفتگو ہے جو تمام

موجودات بجالاتے ہیں۔

دوسرا حصہ: اس میں دو سے لیکر دس تک کل نو آیتیں ہیں وہ مسلمانوں کی مدینہ کے عہد شکن یہودیوں سے لڑائی کے واقعہ کو بیان کرتی ہیں۔

تیسرا حصہ: جو آیت گیارہ سے لیکر سترہ تک محیط ہے منافقین کے بارے میں ہے جو یہودیوں سے ساز باز رکھتے تھے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے منجلہ دیگر فضیلتوں کے ایک فضیلت کے بارے میں ہمیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ملتی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَشْرِ لَمْ يَبْقَ جَنَّةٌ" وَلَا نَار" وَلَاعَرْش" وَلَا كُرْسِيّ" وَلَا حِجَاب" وَلَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعِ وَلَا الْاَرْضُوْنَ السَّبْعِ وَ الْهَوَامُّ وَ الرِّيَاحُ وَ الطَّيْرُ وَ الشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْمَلٰئِكَةُ اِلَّا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرُوْالَهٗ وَاِنْ مَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْلَيْلِهٖ مَاتَ شَهِيْدًا

جو شخص سورہ حشر پڑھے تو جنت و دوزخ عرش وکرسی حجاب ساتوں آسمان ساتوں زمین حشرات الارض ہوائیں پرندے درخت چلتے پھرتے ہوئے جانور اور سورج اور ملائکہ سب اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے اور وہ اگر اس دن یا رات فوت ہوجائے تو شہید شمار ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۵۵ پہلی حدیث کو قرطبی نے بھی اسی سورہ کے آغاز میں تحریر کیا ہے تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۴۲)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ إِذَا أَمْسَى الرَّحْمٰنَ وَالْحَشْرَ وَكَّلَ اللّٰهُ بِدَارِهِ مَلَكًا شَاهِرًا سَيْفَهُ حَتّٰى يُصْبِحَ

جو شخص سورہ رحمٰن اور سورہ حشر غروب آفتاب کے وقت پڑھے تو خدا ایک فرشتے کو ننگی تلوار کے ساتھ اس کے گھر کی احفاظت پر مامور کرے گا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۵۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۳ ص ۳۲۲)

(۶۰) سورہ ممتحنہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۳ آیات ہیں)

سورہ ممتحنہ کے مضامین

حقیقت میں اس سورہ کے دو حصے ہیں اول اس میں حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا مسئلہ اور مشرکین سے دوستی کرنے سے ممانعت کا بیان ہے مسلمانوں کو خدا کے عظیم پیغمبر سے ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے

دوسرے حصے میں مہاجر عورتوں ان کی آزمائش اور امتحان اسی مربوط کچھ احکام سے بحث کی گئی ہے اس سورہ کے لیے ممتحنہ کے نام کا انتخاب بھی اسی امتحان کے مسئلہ کی وجہ سے ہے اس سورہ کے لیے ایک اور نام بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ مودت ہے کہ جو اس سورہ کی پہلی آیت میں مشرکین سے مودت کرنے سے منع کرنے کی وجہ سے ہے۔

سورہ ممتحنہ کی تلاوت کی فضیلت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُمْتَحَنَةِ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ لَهٗ شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ ممتحنہ کی تلاوت کرے گا تمام مومنین و مومنات قیامت کے دن اس کے شفیع ہونگے۔

ایک اور حدیث میں امام علیؑ بن الحسین سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُمْتَحَنَةِ فِيْ فَرَآئِضِهٖ وَ نَوَافِلِهٖ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَنَوَّرَلَهٗ بَصَرَهٗ وَلَا يُصِيْبُهٗ فَقْرٌ اَبَدًا وَلَا جُنُوْنٌ فِيْ بَدَنِهٖ وَلَا فِيْ وُلْدِهٖ

جو شخص سورہ ممتحنہ کو واجب اور مستحب نمازوں میں پڑھے گا خدا اس کے دل کو ایمان کے لیے خالص اور آمادہ کردے گا اور اسے نور بصیرت عطا کرے گا اور ہرگز اسے فقر و فاقہ دامن گیر نہ ہوگا اور وہ خود اور اس کی اولاد جنوں میں گرفتار نہ ہوگی۔

یہ بات کہے بغیر واضح ہے کہ تمام فضیلتیں اور اعزاز اس شخص کے لیئے ہیں جو اس سورہ کی آیات پر حُبٌّ فِی اللّٰهِ و بعض فِی اللّٰه اور راہ خدا میں جہاد کرنے کے سلسلے میں اس کے مضمون پر کار بند ہونے کے لیئے توجہ دے گا۔

(۶۱) سورہ صف

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۴ آیات ہیں)

سورہ صف کے مضامین

یہ سورہ در حقیقت دو بنیادی محوروں کے گرد گھومتا ہے اولاً اسلام کی تمام آسمانی ادیان پر برتری اور خدا کی طرف سے اس کی بقاء و دوام کی ضمانت اور ثانیاً اس دین کی حفاظت اور ترقی کے لیے جہاد کا لازم ہونا لیکن تفصیلی نظر سے اسے چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) سورہ کا آغاز جو خداوند عزیز وحکیم کی تسبیح سے ہوا ہے۔

(۲) گفتار و کردار میں ہم آہنگی اور بلا عمل باتوں سے پرہیز کی دعوت۔

(۳) عزم راسخ اور اتحاد کامل کے ساتھ جہاد کی دعوت۔

(۴) دین اسلام کی تمام ادیاں پر فتح مندی کی ضمانت۔

(۵) جہاد کی طرف مؤثر دعوت اور مجاہدین راہ حق کی دنیاوی اور اخروی جزاؤں کا بیان۔

(۶) حضرت عیسیٰ کے حوارئین زندگی کے بارے میں ایک مختصر سا اشارہ۔

سورہ صف کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر گرامیؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ عِيسٰى مُصَلِّيًا عَلَيْهِ مُسْتَغْفِرًا لَهٗ مَا دَامَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَفِيْقُهٗ

جو شخص سورہ عیسیٰ (سورہ صف) کو پڑھے تو حضرت عیسیٰؑ اس کے لیے دعائے رحمت کریں گے

جب تک وہ دنیا میں زندہ ہے اس کے لیے استغفار کریں گے اور قیامت میں
وہ ان کا رفیق اور ساتھی ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۷۷ نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۰۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۶۶)

ایک اور حدیث میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الصَّفِ وَاَدْمَنَ قَرَأَتَهَا فِی فَرَائِضِهِ
وَنَوَافِلِهِ صَفَّهُ اللّٰهُ مَعَ مَلَائِكَتِهِ وَاَنْبِيَائِهِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ

جو شخص سورہ صف کو پڑھے یا واجب اور مستحب نمازوں میں اس کی مداومت کرے خدا اسے
فرشتوں اور انبیاء مرسلین کی صف میں قرار دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۲۷۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۶۶)

(۶۲) سورۃ جمعہ

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی گیارہ آیات ہیں)

سورہ جمعہ کے مضامین

یہ سورہ حقیقت میں بنیادی محور پر گردش کرتی ہے

(۱) توحید صفات خدا پیغمبر کی بعثت کا ہدف اور مسئلہ معاد کی طرف توجہ

(۲) نماز جمعہ کا اصلاحی نقشہ اور اس عظیم عبادت کی بعض خصوصیات

لیکن دوسرے لحاظ سے اس سورہ کے مطالب کو چند حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) موجودات کی عمومی تسبیح

(۲) تعلیم وتربیت کے لحاظ سے پیغمبر اسلام کی بعثت کا ہدف

(۳) مومنین کو تنبیہ کہ وہ دین حق کے اصولوں سے منحرف نہ ہوں جس طرح یہودی منحرف ہوگئے ہیں۔

(۴) موت کے عمومی قانون کی طرف اشارہ جو عالم بقاء کی طرف ایک دریچہ چھوٹا دروازہ یا پھر کھڑکی ہے۔

(۵) نماز جمعہ کا فریضہ انجام دینے کی تاکیدی اور اس میں شرکت کے لیے کاروبار کی تعطیل کا حکم۔

سورہ جمعہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ چاہیے اسے مستقل طور پر پڑھا جائے یا یومیہ نمازوں کے ضمن میں پڑھا جائے ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے۔

وَمَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ اُعْطِیَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ اَتَی الْجُمُعَةَ وَبِعَدَدِ مَنْ لَمْ يَأْتِهَا فِی اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

جو شخص سورہ جمعہ کی تلاوت کرے خدا اسے بلاد مسلمین میں سے ان لوگوں کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں شرکت کرتے ہیں اور جو اس میں شرکت نہیں کرتے دس گنا حسنہ بخشے گا۔

(مجمع البیان آغاز سورہ جمعہ و نور الثقلین ج ۵ ص ۳۲ تفسیر نمونہ ج ۲۴ ص ۱۰۱)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق سے مروی ہے

ہمارے شیعوں میں سے ہر مومن پر لازم ہے کہ شب جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ الاعلی پڑھے اور جمعہ کے ظہر میں جمعہ اور منافقین پڑھے جب وہ ایسا کرے گا تو گویا اس نے رسول

اللہ کا عمل انجام دیا اور خدا کے ہاں اس کا اجر وثواب بہشت ہے۔

(مجمع البیان آغاز سورہ جمعہ ونور الثقلین ج ۵ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۴ ص ۱۰۲)

خصوصیت کے ساتھ اس بات کی بہت تاکید ہوئی ہے کہ نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور منافقین پڑھی جائے ان روایات میں سے بعض میں یہ آیا ہے کہ حتی الامکان ان کو ترک نہ کریں۔

باوجود اس کے کہ قرائت نماز میں سورہ توحید اور کافرون سے عدول جائز نہیں ہے لیکن نماز جمعہ میں خصوصیت سے استثنا ہوا ہے یعنی ان دونوں سورتوں سے سورہ جمعہ ومنافقون کی طرف عدول جائز بلکہ مستحب شمار کیا گیا ہے۔

(تفسیر نمونہ ج ۲۴ ص ۱۰۲ نور الثقلین ج ۵ ص ۳۲۱)

(۶۳) سورہ منافقون

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۱ آیات ہیں)

سورہ منافقون کے مطالب

عمومی طور پر اس کے مضامین کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

(۱) منافقین کی نشانیاں جو خود کئی حساس عناوین پر مشتمل ہیں۔

(۲) مومنین کو منافقین سے ہوشیار رہنے کی تلقین اور اس سلسلے میں ہمیشہ نگرانی کی ضرورت۔

(۳) مومنین کو تنبیہ کہ دنیا کی مادی نعمتیں انہیں ذکر خدا سے غافل نہ کردیں۔

(۴) خدا کی راہ میں خرچ کرنے موت کے آنے اور انسان کی جان میں حسرت کی آگ

بھڑکنے سے پہلے اموال سے فائدہ اٹھانے کی وصیت و نصیحت ہے۔

سورہ منافقون کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی ﷺ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَۃَ الْمُنَافِقُوْنَ بَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ

جو شخص سورہ منافقون کو پڑھے وہ ہر قسم کے نفاق سے پاک ہو جاتا ہیں۔

(مجمع البیان آغاز سورہ منافقون تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۱۳۵)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے ہمارے شیعوں میں سے ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ شب جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورہ اعلیٰ پڑھے اور جمعہ کے دن نماز ظہر میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھے۔

اس کے بعد آپ ؑ نے مزید فرمایا

فَاِذَا فَعَلَ ذَالِكَ فَكَاَنَّمَا يَعْمِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَانَ جَزَاؤُهٗ وَثَوَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ

جب وہ ایسا کرے گا تو گویا اس نے حضرت رسول کے عمل کو انجام دیا

اور اس کی جزا اور ثواب اللہ کے وہاں جنت ہے۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۳۱ تفسیر نمونہ ۲۴ ص ۱۳۶)

(۶۴) سورہ تغابن

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۸ آیات ہیں۔)

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

رسول خدا کی ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ التَغَابُنِ دُفِعَ عَنْهُ مَوْتُ الْفَجْاَةِ

جو شخص سورہ تغابن پڑھے گا اس سے ناگہانی موت دور ہو جائے گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۹ ص ۲۹۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۱۶۶)

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے

جو شخص سورہ تغابن کو اپنی واجب نمازوں میں پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرے گی اور اس ہستی کے سامنے ایک ایسی شاہد عادل ہوگی جس نے اس کی شفاعت کی اجازت دی ہے پھر اس سے الگ نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(مجمع البیان جلد ۱۹ ص ۲۹۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۱۶۶)

(۶۵) سورۃ الطلاق

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۲ آیات ہیں۔)

سورہ طلاق کے مضامین

اہم ترین مسئلہ جو اس سورہ میں پیش کیا گیا ہے جیسا کہ اس سورہ کے نام سے ظاہر ہے وہ مسئلہ طلاق اس کے احکام وخصوصیت اور اس کے نتائج ہیں اس کے بعد مبداء و معاد پیغمبر

کی نبوت اور بشارت وانزار کے مباحث بیان کے گئے ہیں اس طرح اس سورہ کے مضامین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

پہلا حصہ: اس سورہ کی پہلی سات آیات ہیں جو طلاق اور اس سے مربوط مسائل کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں۔

دوسرا حصہ: جو حقیقت میں پہلے حصہ پر عمل پیدا ہونے کا سبب ہے خدا کی عظمت اس کے رسول کے مقام عظمت صالحین کے اجر وثواب اور بدکاروں کی سزا و عذاب کے بارے میں بحث کرتا ہے۔

سورہ طلاق کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الطَّلَاقِ مَاتَ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

جو شخص سورہ طلاق کو پڑھے اور اسے اپنی زندگی کے امور میں اپنائے اور اس پر کار بند رہے وہ سنت پیغمبر پر مرے گا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۰۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۱۹۵)

(۶۶) سورہ تحریم

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ۱۲ آیات ہیں)

سورہ تحریم کے مضامین

اس سورہ کے بنیادی طور پر چار حصے ہیں

پہلا حصہ

یہ پہلی آیت سے پانچویں آیت تک ہے جو پیغمبر اور ان کی بعض بیویوں کے ایک واقعہ سے مربوط ہے آنحضرت نے حلال غذاؤں میں کسی چیز کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (پارہ ۲۸ سورہ تحریم کی طرف رجوع فرمائیں)

دوسرا حصہ

یہ آیت ۶ سے شروع ہو کر آیت ۸ تک جاتا ہے اور تمام مومنین سے ایک کلی خطاب ہے گھر والوں کی تعلیم و تربیت کے معاملے میں نگران رہنے اور گناہوں سے توبہ کے ضروری ہونے کے بارے میں ہے۔

تیسرا حصہ

یہ صرف ایک ہی آیت ہے جس میں پیغمبر سے کفار و منافقوں سے جنگ اور جہاد کرنے کے بارے میں خطاب ہوا ہے۔

چوتھا حصہ

یہ سورہ آخری حصہ ہے جو آیت ۱۰ سے آیت ۱۲ تک ہے اس میں خدا نے گزشتہ بحث واضح کرنے کے لیے دو صالح اور نیک خواتین مریم اور آسیہ زوجہ فرعون اور دو غیر صالح خواتین زوجہ نوح اور لوط کے حالات کی تفصیل بیان کی ہے۔

تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں رسول خداؐ سے اس طرح نقل ہوا ہے

جو شخص سورہ تحریم کو پڑھے گا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَوْبَةً نَصُوْحًا تو خدا اس سے خالص توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۱۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۲۳۷)

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے جو شخص سورہ طلاق وتحریم کو واجب نماز میں پڑھے گا خدا اسے قیامت میں خوف وہراس سے پناہ دے گا جہنم کی آگ سے رہائی بخشے گا اور اسے اس سورہ کی تلاوت اور اس پر مداومت کی بناء پر جنت میں داخل کرے گا کیونکہ یہ دونوں سورتیں پیغمبر کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۶۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۲۳۸)

(۶۷) سورہ ملک

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۳۰ آیتیں ہیں۔)

سورہ ملک کے مضامین

سورہ ملک جس کا دوسرا نام منجیہ نجات بخشنے والی اور تیسرا نام واقیہ یا مانعہ ہے کیونکہ وہ اپنے تلاوت کرنے والے کو عذاب الٰہی قبر سے محفوظ رکھتی ہے قرآن مجید کی بہت ہی بافضیلت سورتوں میں سے ہے۔

اس سورہ میں تین حصے ہیں۔

(۱) خدا کی صفات خلقت کا شگفت انگیز نظام خصوصاً آسمانوں اور ستاروں کی خلقت زمین کی خلقت اور اس کی نعمتیں اور اسی طرح پرندوں کی خلقت جاری ہونے والے پانی تیز کان آنکھ اور الات شناخت کی خلقت کے بارے میں بحث ہے۔

(۲) معاد قیامت دوزخ کا عذاب اور دوزخیوں کے ساتھ عذاب کے فرشتوں کی گفتگو اور اسی قسم کے امور سے متعلق مباحث۔

(۳) کافروں اور ظالموں کو دنیا و آخرت کے انواع واقسام کے عذاب سے انزار وتہدید

بعض کے قول کے مطابق تمام سورہ کا محور اصلی وہی خدا کی حاکیت ہے جو پہلی آیت میں آئی ہے۔ (گزشتہ مدرک ص ۱۸۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۲۷۱)

تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت میں پیغمبر اور آئمہ اہل بیت سے بہت سے روایت نقل ہوئی ہیں

ایک حدیث میں رسول اکرمؐ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ تَبَارَكَ فَكَاَنَّمَا احْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ

جو شخص سورہ تبارک کو پڑھے تو ایسا ہے جیسا کہ اس نے شب قدر بیدار رہ کر عبادت میں بسر کی ہو۔ (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۴ ص ۲۷۲)

ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ سے آیا ہے

وَدَدْتُ اَنْ تَبَارَكَ الْمُلْكَ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ

میں دوست رکھتا ہوں کہ سورہ تبارک تمام مومنین کے دل میں ثبت ہو جائے۔

(مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۴ ص ۲۷۲)

ایک حدیث میں امام محمد بن علی الباقرؑ سے مروی ہے

سُوْرَةَ الْمُلْكِ هِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوْبَةٌ فِي التَّوْرٰةِ سُوْرَةُ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةِ فَقَدْ اَكْثَرَ وَ اَطَابَ وَلَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

سورہ ملک سورہ مانعہ ہے یعنی عذاب قبر سے بچاتی ہے اور توراۃ میں اسی کے نام کے ساتھ لکھی ہوئی ہے جو شخص اس کو رات کے وقت پڑھے تو اس نے بہت کچھ پڑھا اور خوب پڑھا وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔ (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۲۰ تفسیر نمونہ ج ۲۴ ص ۲۷۲)

(۶۸) سورۃ القلم

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۲ آیات ہیں)

سورہ قلم کے مضامین

مجموعی طور پر اس سورہ کے مضامین کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) سب سے پہلے رسول خدا کی مخصوص صفات کے ایک حصہ کا ذکر خصوصا آپ کے عمدہ اخلاق کو پیش کرتا ہے اور ان کی تاکیدی قسموں کے ساتھ تاکید کرتا ہے۔

(۲) اس کے بعد آپ کے دشمنوں کے قبیح صفات اور مزموم اخلاق کے ایک حصہ کو پیش کرتا ہے۔

(۳) ایک اور حصہ میں اصحٰب الجنۃ کی داستان جو حقیقت میں قبیح سیرت مشرکین کے لیے ایک تنبیہ سے بیان کرتا ہے۔

(۴) ایک اور حصہ میں قیامت اور اس دن کے کفار کے عذاب سے متعلق گوناگوں مطالب بیان ہوئے ہیں۔

(۵) اس حصہ میں مشرکین کے لیے انزار اور تہدید وتحریف کا بیان ہے۔

(۶) پیغمبر السلام کو حکم دیا گیا ہے کہ کڑ دشمنوں کے مقابلہ میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں۔

(۷) آخر میں قرآن کی عظمت اور پیغمبر کے خلاف دشمنوں کی مختلف سازشوں کے بارے میں گفتگو ہے۔

تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں پیغمبر گرامی سے نقل ہوا ہے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ نٓ وَالْقَلَمِ اَعْطَاهُ

اللّٰهُ ثَوَابَ الَّذِيْنَ حَسُنَ اَخْلَاقُهُمْ

جو شخص سورہ ن والقلم کی تلاوت کرے گا خدا اس کو ان لوگوں کا ثواب دے گا جو حسن خلاق کے حامل ہیں۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۳۸۷ و تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۳۱۴)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ نٓ اَلْقَلَمِ فِیْ فَرِيْضَةٍ اَوْنَا فِلَةٍ

اٰمَنَهُ اللّٰهُ اَنْ يُصِيْبَهٗ فِیْ حَيَاتِهٖ فَقْرًا اَبَدًا

وَاَعَاذَهٗ اِذَا مَاتَ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

جو شخص سورہ ن والقلم کو واجب یا مستحب نماز میں پڑھے گا خدا اسے ہمیشہ کے لیے فقر و فاقہ سے امان میں رکھے گا اور جب وہ مرے گا تو انشاء اللہ اسے فشار قبر سے امان دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۳۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۳۱۶)

(۶۹) سورہ حاقہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۲ آیات ہیں)

سورہ حاقہ کے مضامین

اس سورہ کے مباحث تین محوروں پر گردش کرتے ہیں۔

پہلا محور

اس سورہ کی بحث کا اہم ترین موضوع ہے وہ قیامت سے مربوط مسائل اور اس کی بہت سی خصوصیات ہیں اسی لیے قیامت کے تین نام حاقہ قارعۃ واقعہ اس سورہ میں آئے ہیں۔

دوسرا محور

وہ مباحث ہیں جو گزشتہ کافر اقوام خصوصاً قوم عاد وثمود اور قوم فرعون کی سرنوشت کے بارے میں ہیں جو تمام کفار اور منکرین قیامت کے لیے قوی اور موکد انزاروں پر مشتمل ہیں۔

تیسرا حصہ

وہ مباحث ہیں جو قرآن کی عظمت پیغمبر کے مقام نیز تکذیب کرنے والوں کی سزا اور عذاب کے بارے میں ہیں۔

تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَاقَّةِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا

جو شخص سورہ حاقہ کی تلاوت کرے گا خدا قیامت میں اس کے حساب کو آسان کردے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۴۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۳۷۱)

ایک اور حدیث میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے

اَكْثِرُوْا مِنْ قِرَائَةِ الْحَاقَّةِ فَاِنَّ قِرَائَتَهَا فِي الْفَرَائِضِ وَ النَّوَافِلِ مِنَ الْاِيمَانِ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَلَمْ يَسْلَب قَارِئَهَا دِيْنَه حَتّٰى يُلْقَى اللّٰه

سورہ حاقہ کی بہت زیادہ تلاوت کیا کرو کیونکہ فرائض و نوافل میں اس کی قرائت خدا اور اس کے رسول پر ایمان کی نشانی ہے اور جو شخص اسے پڑھے گا اس کا دین محفوظ رہے گا یہاں تک کہ لقاء اللہ تک پہنچ جائے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۴۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۴ ص ۳۷۱)

(۷۰) سورۃ معارج

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۴۴ آیات ہیں)

سورۃ معارج کی مطالب

مکی سورتوں کی خصوصیت مثلاً اصول دین کے بارے میں بحث خاص طور پر معاد مشرکین و مخالفین کیلئے انزار اس سورہ میں کامل طور سے نمایاں ہے اور مجموعی طور سے یہ سورہ چار حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ: اس شخص کے لیے جلدی ہونے والے عذاب کی بات کرتا ہے جس نے پیغمبر کے بعض ارشادات کا انکار کیا تھا اور یہ کہا تھا اگر یہ بات حق ہے تو مجھ پر عذاب نازل فرما اور عذاب آ گیا۔

دوسرا حصہ: قیامت کے بہت سی خصوصیات اور اس کے مقدمات اور اس دن کفار کے حالات کے بارے میں آیا ہے۔

تیسرا حصہ: اچھے اور برے انسانوں کی صفات کے ان حصوں کو بیان کرتا ہے جو اسے جنتی اور دوزخی بنا دیتے ہیں۔

چوتھا حصہ: مشرکین و منکرین کو ڈرانے والی باتیں اس میں موجود ہیں۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سَأَلَ سَائِلٌ" اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ

الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰانَاتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

جو شخص سورہ سال سائل کو پڑھے تو خدا اسے ان لوگوں کا ثواب دے گا جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کی حفاظت کرتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۰ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۲۸)

ایک اور حدیث میں امام باقرؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سَأَلَ سَائِلٌ" لَمْ يَسْاَلْهُ اللّٰهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٖ وَاَسْكَنَهٗ

جَنَّتَهٗ مَعَ مُحَمَّدٍؐ

جو ہمیشہ سورہ سال سائل کو پڑھے تو خدا قیامت کے دن اس سے اس کے گناہوں کی باز پرس نہیں کرے گا اور اس کو جنت میں حضرت محمد ﷺ کے ساتھ سکونت عطا فرمائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۲۸)

یہی مضمون امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوا۔

(۷۱) سورہ نوح

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۲۸ آیات ہیں۔)

سورہ نوح کے مطالب و مضامین

یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور پیغمبر اکرمؐ اور اس زمانہ کے تھوڑے سے مسلمان نوح اور ان کے اصحاب کے زمانہ کے حالات سے مشابہ حالات رکھتے تھے انہیں بہت سے مسائل کی تعلیم دیتا ہے اور اس واقعہ کے بیان کرنے کے اہداف و مقاصد میں سے ایک یہی ہے منجملہ ان کے

(۱) انہیں یہ بتانا ہے کہ منطقی استدلال کے طریق سے دشمنوں کے ساتھ محبت اور مکمل دلسوزی کے ساتھ ہو کس طرح تبلیغ کریں اور اس راہ میں ہر مفید اور مؤثر فائدہ کیسے اٹھائیں۔

(۲) انہیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا کی طرف دعوت دینے کی راہ میں ہرگز نہ تھکیں چاہے سالہا سال گزر جائیں اور دشمن کتنا ہی مزاحم کیوں نہ ہو۔

(۳) انہیں یہ سبق دیتا ہے کہ ایک طرف تو شوق دلانے کے وسائل ہوں اور دوسری طرف ڈرانے کے عوامل اور دعوت دینے کے لیے دونوں طریقوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(۴) ان سب باتوں کے علاوہ یہ سورہ پیغمبر اور پہلے مومنین اور ان سے مشابہ افراد کے لیے دل کی تسلی کا سبب ہے کہ خدا کے حکم کے سامنے منکرین نے گردن خم نہ کی تو ان کا انجام بہت دردناک ہوگا۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی اسلام سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ نُوحٍ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

الَّذِيْنَ تُدْرِكُهُمْ دَعْوَةُ نُوحٍ

جو شخص سورہ نوح کو پڑھے گا وہ ان مومنین سے ہو جائے گا جنہیں نوح کی دعوت کی شعاع ڈھانپ لیتی ہے۔ (مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۵۹ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۶۴)

ایک اور حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِااللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَ يَقْرَأُ

كِتَابَهُ فَلَا يَدَعُ اَنْ يَقْرَأَ سُوْرَةَ اِنَّا اَرْسَلْنَا

نُوْحًا فَاَىُّ عَبْدٍ قَرَأَهَا مُحْتَسِبًا صَابِرًا فِى

فَرِيْضَةٍ اَوْنَا فِلَةٍ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ مَسَاكِنَ الْاَبْرَارِ

وَاَعْطَاهُ ثَلَاثَ جِنَانٍ مَعَ جَنَّتِهِ كَرَامَةً مِنَ اللّٰهِ

جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی کتاب کو پڑھتا ہے وہ سورہ نوح کی تلاوت ترک نہ کرے جو شخص اس سورہ کو صبر و استقامت کے ساتھ خدا کے لیے واجب یا مستحب نماز میں پڑھے گا خدا اسے نیک افراد کی منازل میں جگہ دے گا اور جنت کے باغوں میں تین باغ اس کے اپنے باغ کے علاوہ اس کے احترام میں اسے مرحمت فرمائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۵۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۶۴)

(۷۲) سورہ جنّ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۲۸ آیات ہیں)

سورہ جن کے مضامین ومطالب

یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے زیادہ تر ایک دکھائی نہ دینے والی مخلوق کے بارے میں گفتگو کرتا ہے جیسے جن کہتے ہیں یہ گفتگوان کے پیغمبر السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے قرآن مجید کے مقابلہ میں خضوع کرنے معاد پر ان کے ایمان و اعتقاد ان کے درمیان مومن وکافر گروہ کے وجود اور اسی قسم کے دوسرے مسائل سے متعلق ہے سورہ کا یہ حصہ اٹھائیس آیات میں سے انیس آیات میں پھیلا ہوا ہے جنات کے بارے میں بہت سے بیہودہ عقائد کی اصلاح کرتا ہے اور انہیں باطل قرار دیتا ہے اس سورہ کے دوسرے حصے میں توحید و معاد کے مسئلہ کے بارے میں ارشاد آیا ہے۔اور اس سورہ کے آخری حصہ میں علم غیب کے مسئلہ کے متعلق گفتگو ہے کہ کوئی بھی شخص اس سے آگاہ نہیں ہے سوائے اس شخص کے جسے خداوند غیب کی کچھ باتوں سے آگاہ کردے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی اسلام سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الجِنِّ اُعْطِیَ بِعَدَدِ كُلِّ جِنِّی
وَ شَیْطَانٍ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ وَكَذَّبَ بِهٖ عِتْقُ رَقَبَةٍ

ترجمہ جو شخص سورہ جن کو پڑھے تو اسے ہر جن اور شیطان کی تعداد کے برابر جس نے محمدؐ کی تصدیق یا تکزیب کی ہے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائیگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۶۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۹۷)

ایک اور حدیث میں امام صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ اَكْثَرَ قِرَأَةَ قُلْ اُوْحِیَ لَمْ یُصِبْهُ فِی الْحَیٰوةِ

الدُّنيا شَیءٌ مِنَ اَعيُنِ الجِنِّ وَلَا نفَسْهُمْ وَلَ اسِحْرُ هُمْ وَلَا كَيْدُ هُمْ وَكَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَااُرِيْدُ مِنْهُ بَدَلًا وَلَا اَبْغِیْ عَنْهُ حِوَلًا

جو شخص سورہ جن کو بکثرت پڑھے گا وہ دنیا کی زندگی میں ہرگز جنوں کی نظر بد ان کے جادو سحر اور مکر وفریب سے نقصان نہیں اٹھائے گا اور وہ محمدؐ کے ہمراہ ہوگا اور کہے گا پروردگارا میں اس کی بجائے کسی اور کو نہیں چاہتا اور نہ ہی اس سے کی دوسرے طرف مائل ہوتا ہوں۔

(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۳۹۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۹۸)

البتہ یہ تلاوت اس سورہ کے مضامین و مطالب پر آگاہ ہونے اور پھر اس پر عمل کرنے کا ایک مقدمہ ہے۔

(۷۳) سورہ مزمل

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بیس ۲۰ آیات ہیں۔)

سورہ مزمل کے مضامین و مطالب

اس سورہ کے مضامین کو ۵ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) سورہ کی ابتدائی آیات پیغمبر کو عبادت اور تلاوت کے لیے رات کو قیام کی دعوت دیتی ہیں اور ایک سنگین اور سخت پروگرام کو قبول کرنے کے لیے آمادگی کی دعوت دیتی ہیں۔

(۲) اس میں اللہ تعالی انہیں صبر و شکیبائی اور اس خاص علاقہ میں مخالفین کے ساتھ مقاومت و مقابلہ اور مدارات و نرمی کی دعوت دیتا ہے۔

(۳) اس حصہ میں معاد و قیامت کے بارے میں مباحث ہیں اور موسیٰ بن عمران کو فرعون کی طرف بھیجنے اور اس کی سرکشی اور پھر اس کے دردناک عذاب کو بیان کیا گیا ہے۔

(۴) اس میں ان سخت احکام کو جو سورہ کی ابتداء میں رات کے وقت قیام کے سلسلہ میں آئے تھے مسلمانوں کی مشکلات کی بناء پر ان میں تخفیف کرتا ہے۔

(۵) آخری حصہ میں دوبارہ تلاوت قرآن نماز پڑھنے زکوۃ دینے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور استغفار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہوا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُزَمِّلْ رُفِعَ عَنْهُ الْعُسْرُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو شخص سورہ مزمل کو پڑھے گا تو دنیا و آخرت کی سختیاں اس سے اٹھ جائیں گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۷۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۴۴)

ایک اور دوسری حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُزَمِّلِ فِي الْعَشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ كَانَ لَهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ شَاهِدَيْنِ مَعَ السُّوْرَةِ وَ اَحْيَاهُ اللّٰهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَاَمَاتَهُ مِيْتَةً طَيِّبَةً

جو شخص سورہ مزمل کو دوسری نماز عشاء نماز عشاء ہی مراد ہے کیونکہ بعض اوقات مغرب کو پہلی عشاء کہا جاتا ہے یا اخر شب میں پڑھے تو رات اور دن اور اسی طرح یہ سورہ قیامت کے دن اس کے گواہ ہوں گے اور خدا اسے پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ موت دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۷۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۴۵)

یقیناً یہ عظیم فضائل اس صورت میں ہیں جبکہ سورت کے مضامین رات کے قیام قرآن کی تلاوت صبر و استقامت ایثار قربانی اور انفاق پر عمل کیا جائے۔

(۷۴) سورہ مدثر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۶ آیات ہیں۔)

سورہ مدثر کے مضامین

اس سورہ کے مباحث مجموعی طور سے سات حصوں پر مشتمل ہیں۔

(۱) پیغمبر انزار آشکارا تبلیغ کی دعوت اور اس راہ میں صبر و ستقامت اور اس کام کے لیے ضروری تیاری کا حکم۔

(۲) کافروں کو ڈرانے کے ساتھ دوزخ کی خصوصیات کا ذکر۔

(۳) قیامت کی طرف اشارہ ان دوزخیوں کی صفات وہی جو قرآن سے مقابلہ کے لیے کھڑے ہوئے اور جنھوں نے حق کا مذاق اڑایا۔

(۴) بار بار کی قسموں کے زریعہ امر قیامت پر تاکید۔

(۵) ہر انسان کی سرنوشت کا اس کے اعمال کے ساتھ ربط اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے غیر منطقی افکار کی نفی۔

(۶) جنتیوں اور دوزخیوں کی بعض خصوصیات اور میں سے ہر ایک کی سرنوشت۔

(۷) جاہل بے خبر مغرور اور خود غرض لوگوں کے حق سے فرار کی کیفیت۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر گرامی اسلام ﷺ سے ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُدَّثِّرِ اُعْطِىَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍؐ وَكَذَّبَ بِهٖ بِمَكَّةَ

جو شخص سورہ مدثر کو پڑھے گا اسے ان لوگوں کی تعداد میں جنہوں نے مکہ میں پیغمبر السلام کی تصدیق یا تکذیب کی تھی دس نیکیاں دی جائیں گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۸۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۷۸)

دوسری حدیث میں امام باقرؑ سے نقل ہوا ہے۔

مَنْ قَرَأَ فِى الْفَرِيْضَةِ سُوْرَةَ الْمُدَّثِّرِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّجْمَعَهٗ مَعَ مُحَمَّدٍؐ فِى دَرَجَتِهٖ وَلَا يُدْرِكَهٗ فِى حَيَاةِ الدُّنْيَا شِقَاءٌ اَبَدًا

جو شخص سورہ مدثر کو واجب نماز میں پڑھے تو خدا اس کو پیغمبر کے ہمراہ ان کے جوار میں اور ان کے درجہ میں قرار دے گا اور دنیاوی زندگی میں بدبختی اور رنج و تکلیف اسے دامن گیر نہیں ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۸۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۱۷۸)

یہ بات واضح ہے کہ اس قسم کے نتائج صرف سورہ کے الفاظ پڑھنے پر مترتب نہیں ہوں گے بلکہ ضروری ہے کہ سورہ کے مضامین کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

(۷۵) سورہ قیامت

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۴۰ آیات ہیں)

سورہ قیامت کے مضامین

جیسا کہ اس سورہ کے نام سے واضح ہے یہ معاد سے مربوط مسائل کے گرد گردش کرتی ہے سوائے چند آیات کے جو قرآن مجید اور اس کی تکذیب کرنے والوں کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں اور وہ مباحث جو اس سورہ میں قیامت کے بارے میں آئے ہیں وہ مجموعی طور پر چار قسم پر ہیں۔

(۱) اِشْرَاطُ السَّاعَةِ وہ عجیب وغریب اور بہت ہی ہولناک حوادث جو اس جہاں کے اختتام اور قیامت کے آغاز کے وقت رونما ہوں گے ان سے مربوط مسائل۔

(۲) اس دن نیکوکاروں اور بدکاروں کی حالت سے مربوط مسائل۔

(۳) موت کے پر اضطراب لحوں اور اس جہان سے دوسرے جہان کی طرف انتقال سے مربوط مسائل۔

(۴) انسان کی خلقت کے مقصد سے مربوط مسائل اور اس کا مسئلہ معاد سے ربط۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْقِيَامَةِ شَهِدْتُ اَنَا وَجَبْرَئِيلُ لَهٗ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّهٗ كَانَ مُؤْمِنٌ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَاءَ
وَجْهُهٗ مُسْفِرٌ عَلٰى وُجُوْهِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ قیامت کو پڑھے گا تو میں اور جبرئیل اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دیں گے کہ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتا تھا اور اس دن اس کا چہرہ تمام لوگوں سے زیادہ درخشندہ ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۳۹۳ وتفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۲۲۵)

ایک حدیث میں امام صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ اَدْ مَنَ قِرَائَةَ لَا اُقْسِمُ وَ کَانَ یَعْمَلُ بِهَا بَعَثَهَا اللّٰهُ

یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَه فِی قَبْرِهٖ اَحْسَنَ صُوْرَةٍ تُبَشِّرُهٗ

وَ تَضْحَكُ فِیْ وَجْهِهٖ حَتّٰی یَجُوْزَ الصِّرَاطَ وَالْمِیْزَانَ

جو شخص سورہ لا اقسم قیامت کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا اور اس پر عمل کرے گا تو خدا اس سورہ کو قیامت کے دن اس کے ہمراہ اس کی قبر سے بہترین چہرے کے ساتھ اٹھائے گا اور یہ مسلسل اس کو بشارت دیتی رہے گی اور اس کے سامنے ہنستی رہے گی یہاں تک کہ وہ پل صراط اور میزان سے گزر جائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۲۹۳ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۲۲۵)

(۷۶) سورہ انسان (دہر)

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ۳۱ آیات ہیں)

سورہ انسان کی مضامین

یہ سورہ مختصر ہونے کے باوجود عمیق متنوع اور جامع مضامین رکھتا ہے اور ایک لحاظ سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلہ حصے : انسان کی آفرنیش اور اس کی نطفہ سے خلقت اور پھر اس کی ہدایت اور ارادہ کی آزادی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

دوسرا حصہ: اس میں ابرار اور نیک افراد کے اجر وثواب کے بارے میں گفتگو ہے جو اہل بیت کے بارے میں ایک خاص شان نزول رکھتا ہے جن کی طرف اشارہ ہوگا۔

تیسرا حصہ: اس میں ثواب کے استحقاق کے دلائل کو مختصر اور موثر جملوں میں بیان کرتا ہے۔

چوتھا حصہ: اس میں قرآن کی اہمیت اور اس کے احکام کے اجراء کے طریقہ اور خود سازی کے نشیب و فراز سے بھری ہوئی راہ کی طرف اشارہ ہوا۔

پانچواں حصہ: اس میں انسان کے مختار ہونے کے باوجود مشیت الٰہی کی حاکمیت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔

سورہ انسان دہر کی فضیلت

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ هَلْ اَتٰى كَانَ جَزَاؤُهُ
عَلَى اللّٰهِ جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا

جو شخص سورہ ہل اتی کو پڑھے گا اس کی جزا و ثواب خدا پر جنت اور ریشمی لباس ہیں۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۰۲ تفسیر نمونہ ج ۲۵ ص ۲۶)

اور ایک حدیث میں امام باقرؑ سے آیا ہے جو شخص ہر جمعرات کی صبح کو سورہ ہل اتی پڑھے گا اس کی جزاؤں میں سے ایک جزا یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن پیغمبر خدا کے ساتھ ہوگا۔

(۷۷) سورہ مرسلات

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ۵۰ آیات ہیں)

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں رسول اکرمؐ سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالْمُرْسَلَاتِ

كُتِبَ اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

جو شخص سورہ مرسلات کو پڑھے گا تو یہ لکھا جائے گا کہ یہ مشرکین میں سے نہیں ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۱۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۵ ص ۳۱۲)

ایک اور حدیث میں امام صادقؑ سے آیا ہے

مِنْ قَرَأَهَا عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ محمّدٍ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا تو خدا اسے پیغمبر کا آشنا اور ہم جوار بنا دے گا۔

(خصائل صدوق باب الاربعہ حدیث ۱۰)

ایک حدیثؑ میں آیا ہے کہ اصحاب پیغمبر میں سے بعض نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا

اَسرَعَ الشَّيْبُ اِلَيْكَ يٰارَسُوْلَ اللّٰهِ

اے رسول خدا آپ میں بڑھاپے کے آثار کتنا جلدی ظاہر ہوگئے ہیں۔

شیبتی هود والواقعة

والمرسلات و عمّ یتساء لون

مجھے سورہ ہود واقعہ مرسلات اور عم یتسائلون نے بوڑھا کر دیا۔

(خصائل صدوق باب الاربعہ حدیث ۱۰)

(۷۸) سورہ نبا

(یہ سورہ مکی ہے اور اس کی چالیس آیتیں ہے۔)

اس سورہ کے مضامین کو چند حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) سوال جو سورہ کی ابتداء میں ایک عظیم حادثہ نبأ عظیم یعنی روز قیامت کے بارے میں کیا گیا ہے۔

(۲) اس کے بعد چند نمونے مظاہر قدرت کے جیسے آسمان و زمین اور انسانوں کی زندگی کے پیش کرتا ہے اور اس کے ساتھ اپنے لطف و کرم کو معاد و قیامت کے امکان کی دلیل کے عنوان سے بیان کرتا ہے۔

(۳) تیسرے حصہ میں قیامت کے آغاز کی کچھ نشانیاں بتاتا ہے۔

(۴) اس میں سرکشی کرنے والوں پر نازل ہونے والے عذاب کا ایک رخ پیش کرتا ہے۔

(۵) اس حصہ میں جنت کی تشویق دلانے والی نعمتوں کی تشریح کرتا ہے۔

(۶) آخر میں عذاب قریب کے سلسلہ میں شدید خوف اور کافروں کے المناک سرنوشت کے ذکر پر سورہ ختم ہوتا ہے۔

سورہ نبا کی تلاوت کی فضیلت

پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ سَقَاهُ
اللّٰهُ بَرْدَ الشَّرَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ عم یتساءلون پڑھے اسے خداوند عالم قیامت میں جنت کے ٹھنڈے اور خوشگوار مشروب سے سیراب کرے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۶۰ تفسیر نمونہ ۲۶ ص ۳۲)

ایک اور حدیث حضرت امام جعفر صادقؑ کی ہے

مَنْ قَرَأَ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ لَمْ يَخْرُجْ سَنَتَهٗ اِذَا كَانَ يُدْمِنُهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

جو شخص روزانہ سورہ عم یتسائلوں کی تلاوت کرتا رہے گا اس کا ایک سال مکمل نہیں ہوگا کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۲۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۲)

ایک اور حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَهَا وَ حَفِظَهَا كَانَ حِسَابُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِقْدَارِ صَلٰوةٍ وَاحِدٍ

جو شخص اسے پڑھے اور یاد کرے تو قیامت میں اس کا حساب اتنی جلدی مکمل ہوگا جتنی دیر میں ایک نماز پڑھی جاتی ہے۔

(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۴۱۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۲)

(۷۹) سورہ نازعات

(یہ سورہ مکی ہے اس میں ۴۶ آیتیں ہیں)

سورہ نازعات کے مضامین اور اس کا دائرہ فکر

یہ سورہ مثل سورہ نبا کے معاد کے مسائل گرد گردش کرتا ہے اور مجموعا اس کو چھ حصوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے

(۱) سب سے پہلے ایسی قسموں کے ساتھ تاکید جو مسئلہ معاد سے تعلق رکھتی ہیں قیامت کے عظیم دن کے تحقق پر تاکید کی گئی ہے۔

(۲) اس سے بعد اس دن کے ہولناک اور وحشت ناک بعض مناظر کی طرف اشارہ ہے۔

(۳) ایک اور حصہ میں مختصر سا اشارہ حضرت موسیٰ کے قضیہ اور سرکش فرعون کی سرنوشت کی طرف ہے۔

(۴) اس حصہ میں آسمان و زمین قدرت خدا کے مظاہر کے کچھ نمونے طور پر بیان ہوئے ہیں۔

جنہیں خود امکان معاد اور حیات بعد الممات کے لیے دلیل شمار کیا جا سکتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالنّٰازِعٰاتِ لَمْ یَکُنْ حَبْسُهُ وَحِسَابُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا کَقَدْرِ صَلوٰةٍ مَکْتُوْبَةٍ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ

جو شخص سورہ نازعات کو پڑھے تو قیامت کے دن اس کا توقف و حساب روزانہ کی ایک نماز پڑھنے کے برابر ہوگا اس کے بعد وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۴۲۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۸۱)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ هَا لَمْ یَمُتْ اَلارَیَّانَ وَلَمْ یَبْعَثْهُ اللّٰهُ اِلَّا رَیَّانَ وَلَمْ یَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ اَلَّا رَیَّانَ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا وہ اس دنیا سے سیراب ہو کر مرے گا اور خدا اسے سیراب ہی محشور کرے گا اور سیراب ہی جنت میں داخل کرے گا حق تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے سیراب۔

(مجمع البیان جلد ۹ ص ۴۲۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۸۲)

(۸۰) سورہ عبس

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔اس میں ۴۲ آیتیں ہیں)

سورہ عبس کے مضامین

سورہ عبس مختصر ہونے کے باوجود مختلف اور اہم مسائل پر مشتمل ہے اور مسئلہ معاد کو خاص اہمیت دیتی ہے اس کے مضامین کا پانچ موضوعات کے اندر خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) خدا کا شدید عتاب اس شخص پر جس نے ایک حقیقت کے متلاشی نابینا سے مناسب رویہ اختیار نہیں کیا۔

(۲) قرآن مجید کی قدر و قیمت اور اہمیت۔

(۳) خدا کی نعمتوں کے سلسلہ میں انسان کی ناشکری۔

(۴) انسان اور حیوان کی غذا کے سلسلہ میں انسان کے احساس شکر گزاری کو بیدار کرنے کے لیے خدا کی نعمتوں کے ایک حصہ کا بیان۔

(۵) حوادث قیامت کے کچھ لرزہ بر اندام کردینے والے حصوں کی طرف اشارہ اور اس عظیم دن مومنین و کفار کے احوال کا بیان۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ عَبَسَ جَاءَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ ضَاحِك"

جو شخص سورہ عبس کی تلاوت کرے وہ بروز محشر اس حالت میں

وارد ہوگا کہ اس کا چہرہ خنداں اور وہ شخص ہشاش بشاش ہوگا۔

(تفسیر مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۳۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۱۷)

(۸۱) سورہ تکویر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔اس کی ۲۹ آیتیں ہیں۔)

سورہ تکویر کے مضامین

یہ سورہ اس حقیقت کو پیش کرتا ہے کہ کج فہم اور ہٹ دھرم دشمن پیغمبر اسلام پر جنون کی تہمت لگاتے تھے اور یہ صورت حال زیادہ تر پیغمبر السلام کے قیام مکہ کے زمانے میں تھی اور ابتدائے تبلیغ میں یہ کیفیت تھی دشمنوں کی کوشش تھی کہ آپ کی باتوں کو سنجیدہ نہ سمجھیں اور ان پر زیادہ توجہ نہ دیں بہر حال یہ سورہ دو محوروں کے گرد گھومتا ہے۔

پہلا محور اس سورہ کے آغاز کی آیتیں ہیں جو قیامت کی نشانیوں اس جہاں کے آخر میں عظیم تبدیلیوں اور قیامت کے آغاز کو بیان کرتی ہے۔

دوسرا محور میں قرآن کے لانے والے کی عظمت اور قرآن کی نفوس انسانی میں تاثر کی گفتگو ہے اس حصہ میں دل ہلا دینے والی اور بیدار کرنے والی قسمیں ہیں۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی اہمیت اور تلاوت کے بارے میں کئی حدیثیں منقول ہیں

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے مروی ہے کہ

مَنْ قَرأَ سُوْرَةَ اِذَاالشَّمْسُ کُوِّرَتْ اَعَاذَهٗ

اللّٰهُ اَنْ يَفْضَحَهُ حِيْنَ تَنْشُرُ صَحِيْفَتُهٗ

جو شخص اذا الشمس کورت کو پڑھے تو خدا اسے اس رسوائی سے محفوظ رکھے گا جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۵۱)

ایک اور حدیث آنحضرت ﷺ ہی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت میں میرا دیدار کریں تو وہ سورہ اذا الشمس کورت کی تلاوت کرے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۵۱)

یہ حدیث ایک اور طرح سے بھی نقل ہوئی ہے

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَأْىَ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت میں مجھے دیکھے تو وہ سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت کی تلاوت کرے اس لیے کہ ان سورتوں میں قیامت کی نشانیاں اس طرح بیان ہوئی ہیں کہ تلاوت کرنے والے کو گویا قیامت سے دوچار کردیتی ہیں۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۰ ص ۷۰۱۷ اس حدیث کے معنی کا سابقہ حدیث میں بھی احتمال ہے تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۵۲)

ایک اور حدیث میں ہمیں ملتا ہے کہ پیغمبر السلام سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ پر اس قدر جلد کیوں بڑھاپے کے آثار نمایاں ہوگئے تو آپ نے فرمایا

شیبتنی هود والواقعة والمرسلات
و عم یتساء لون و اذا الشمس کورت

سورہ ہود واقعہ مرسلات عم اور اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کردیا اس لیے قیامت کے ہولناک حوادث کی ان میں اس طرح تصویر کشی کی گئی ہے کہ ہر بیدار انسان کو جلد بوڑھا کردیتی ہے۔ (تفسیر نورالثقلین جلد ۵ ص ۵۱۳)

(۸۲) سورہ انفطار

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس میں ۱۹ آیتیں ہیں۔)

سورہ انفطار کے مضامین

یہ سورہ قرآن مجید کے آخری پارے کی بہت سی سورتوں کی مانند قیامت سے متعلق مسائل کے بارے میں ہے اور اس کی آیتوں میں مجموعی طور پر پانچ موضوعات کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

(۱) اشراط الساعۃ یعنی وہ عظیم حوادث جو اس جہاں کے اختتام اور قیامت کی ابتداء پر رونما ہوں گے۔

(۲) انسان کی توجہ خدا کی نعمتوں کی طرف جنہوں نے اس کے سارے وجود کو گھیر رکھا ہے اور اس کے غرور کو توڑنے کی جانب تاکہ وہ اپنے آپ کو معاد کے لیے تیار کرے۔

(۳) ان فرشتوں کی طرف اشارہ جو انسانوں کے اعمال کو ثبت کرنے پر مامور ہیں۔

(۴) قیامت میں نیک و بدلوگوں کی سرنوشت۔

(۵) اس عظیم دن کی سختیوں کا ایک گوشہ۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَ هاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ اِذَا السَّماءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّماءُ انْشَقَّتْ وَجَعَلَهُمَا نُصْبَ عَيْنَهِ فِي صَلوٰةِ الْفَرِيْضَةِ وِالنَّافِلَةِ لَمْ يَحْجُبْهُ مِنَ اللّٰهِ حِجَابٌ وَلَمْ يَحْجُزْهُ مِنَ اللّٰهِ حَاجِزٌ وَلَمْ يَزَلْ يَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ وَ يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَفْرَغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ

جو شخص ان دو سورتوں سورہ انفطار اور سورہ انشقاق کی تلاوت کرے اور دونوں کو نماز فریضہ و نافلہ میں اپنا نصب العین بنالے تو کوئی اسے خدا سے محجوب نہیں کرسکے گا اور کوئی چیز اس کے اور خداوند متعال کے درمیان حائل نہیں ہوگی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۴۷ و نورالثقلین جلد ۵ ص ۵۲۰ از کتاب ثواب الاعمال تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۱۸۱)

اور وہ خدا کی طرف دیکھتا رہے گا اور خداوند اسکی طرف دیکھتا رہیگا یہاں تک کہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوجائے۔

مطففین (۸۳)

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔اس میں ۳۶ آیتیں ہے)

سورہ مطففین کے مضامین کا دائرہ کار

یہ آیتیں مکہ کے ماحول کے ساتھ ذیادہ مناسبت رکھتی ہیں وہاں مومنین اقلیت میں تھے اور کافروں کی قطعی اکثریت تھی شاید یہی وجہ ہے کہ بعض مفسریں سورہ کے ایک حصہ کو مکی اور ایک حصہ کو مدنی سمجھتے ہیں لیکن مجموعی طور پر یہ سورہ مکی سورتوں سے ذیادہ مشابہت رکھتی ہے بہر حال اس سورہ کے مباحث پانچ محوروں کے گرد گھومتے ہیں۔

(۱) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں شدید تنبیہ وتہدید۔

(۲) اس مفہوم کی طرف اشارہ کہ بڑے بڑے گناہوں کا سرچشمہ قیامت کے بارے میں پختہ یقین کا نہ ہونا ہے۔

(۳) اس عظیم دن فجار کی سرنوشت کا ایک حصہ۔

(۴) جنت میں نیکو کاروں کو ملنے والی عظیم اور روح پرور نعمتوں کا ایک حصہ۔

(۵) کفار کا مومنین سے جاہلانہ مذاق اور قیامت کے وقوع کا بیان۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اسلام ﷺ سے منقول ہے کہ

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُطَفِّفِيْنَ سَقَاهُ اللّٰه

مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جوشخص سورہ مطففین پڑھے گا خدا اسے خالص شراب سے جو کسی کو میسر نہیں ہوئی قیامت میں سیراب کرے گا۔(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۵۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۰۷)

ایک دوسری حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ وَیْلٌ لِلْمُطَفِّفِیْنَ اَعْطَاهُ الْاَمْنَ یَوْمَ

الْقِیَامَةِ مِنَ النَّارِ فِیْ فَرَائِضِهِ وَلَمْ تَرَهُ وَلَمْ یَرَهَا

جو شخص اپنی فریضہ نمازوں میں سورہ مطففین پڑھے گا خدا قیامت کے دن اسے عذاب جہنم سے محفوظ رکھے گا نہ جہنم کی آگ اسے دیکھے گی نہ وہ جہنم کی آگ دیکھے گا۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۲۷)

(۸۴) سورہ انشقاق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔اس کی ۲۵ آیتیں ہیں۔)

اس کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے سلسلے میں ایک حدیث پیغمبر السلام سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اِنْشَقَّتْ اَعَاذَهُ اللّٰهُ

اَنْ یُؤْتِیَهُ کِتَابَهٗ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ

جو شخص سورہ انشقاق پڑھے تو خدا قیامت میں اس شر سے اس کو امان میں رکھے گا کہ اس کا نامہ اعمال پس پشت سے دیا جائے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۵۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۴۹)

کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص ان دونوں سورتوں انفطار و انشقاق کو پڑھے اور نماز فریضہ و نافلہ میں اپنا نصب العین بنالے تو خدا اس کو

اس کی خواہشات تک پہنچائے گا کوئی چیز اس کے اور خدا کے درمیان حائل نہیں ہوگی وہ ہمیشہ لطف خدا پر نظر رکھے گا اور خدا اس پر نظر رکھے گا یہاں تک کہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوگا۔

(۸۵)سورہ بروج

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔اس میں ۲۲ آیتیں ہیں۔)

سورہ بروج اس کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں ہمیں ملتا ہے کہ

مَنْ قَرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ
الْاَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ مَنِ اجْتَمَعَ فِیْ جُمُعَةٍ
وَكُلِّ مَنِ الْمَخَاوِفِ وَ الشَّدَائِدِ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے تو خداوند عالم اسے ان افراد کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں جمع ہوتے ہیں اور ان کی تعداد سے جو یوم عرفہ میں عرفات میں جمع ہوتے ہیں دس گنا حسنات دیتا ہے اور اس کی تلاوت انسان کو خوف دہراس اور مصائب سے رہائی بخشتی ہے۔(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۴۴۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۷۴)

اس طرف توجہ کرتے ہوئے کہ شاہد ومشہود کی ایک تفسیر اور جمعہ اور روز عرفہ ہے نیز اس طرف توجہ کرتے ہوئے کہ گزشتہ سورہ مصیبتوں کے مقابلہ میں مومنین کی مقاومت کو بیان کرتی ہے لہذا اس اجر وثواب کی مناسبت سورہ کے مضامین سے واضح ہوجاتی ہے اور حتمی طور پر

یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ تمام اجر وثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو اسے پڑھیں اس میں غور وفکر کریں اور پھر اس پر عمل کریں۔

(۸۶) سورہ طارق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس میں ۱۷ آیتیں ہیں)

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث ہمیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ

مَنْ قَرَأَهَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِعَدَدِ كُلِّ

نَجْمٍ فِي السَّمَآءِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

جو شخص اس کی تلاوت کرے خدا اسے ہر اس ستارے کی تعداد

کے مقابلہ میں جو آسمان میں ہے دس نیکیاں عطاء کرتا ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۶۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۹۷)

ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ كَانَ قِرَأَتُهٗ فِي الْفَرِيْضَةِ اَلسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ

كَانَ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَاه" وَ مَنْزِلَة"

وَكَانَ مِنْ رُفَقَآءِ النَّبِيِّيْنَ وَاَصْحَابِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

جو شخص نماز فریضہ واجب میں سورہ والسماء والطارق کی تلاوت کرے وہ روز قیامت خدا کے ہاں

عظیم مقام و منزلت کا حامل ہوگا اور جنت میں پیغمبر کے رفقاء اور ان کے اصحاب میں سے ہوگا۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۴۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۲۹۷)

واضح رہے کہ سورہ کے مضامین پر عمل کرنا ہی ایسی چیز ہے جس کا یہ اجر عظیم ہے نہ کہ وہ تلاوت جو عمل اور غور و فکر سے خالی ہو۔

(۸۷) سورہ اعلیٰ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۹ آیتیں ہیں)

اس سورہ اعلیٰ کے مضامین اور ان کی فضیلت

اس سورہ کے در حقیقت دو حصے ہیں ایک حصہ تو وہ ہے جس میں روئے سخن خود پیغمبر کی طرف ہے اور ان کے لیے تسبیح پروردگار اور ادائے فرض رسالت کے سلسلہ میں احکام جاری کے گئے ہیں اس حصہ میں خدائے بزرگ و برتر کے سات اوصاف شمار کیے گئے ہیں۔ دوسرا حصہ وہ ہے جو خوف خدا رکھنے والے مومنین اور شقی القلب کفار کی بات کرتا ہے اس حصہ میں ان دونوں گروہوں کی سعادت و شقاوت کے عوامل و اسباب اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ سورہ کے آخر میں اعلان کیا گیا ہے کہ یہ مطالب صرف قرآن ہی میں نہیں آئے بلکہ وہ حقائق ہیں جن پر گزشتہ کتب وصحف اور ابراہیم و موسیٰ میں بھی تاکید آئی ہے۔ اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں ہم تک بہت سی روایات پہنچی ہیں۔

ایک حدیث ہمیں پیغمبر اسلامؐ کی ملتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا اَعطَاهُ اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ

كُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰى

وَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَیۡهِمۡ

جو شخص سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرے خدا ہر اس حرف کے بدلے جو اس نے ابراہیم موسیٰ اور محمد پر نازل کیا ہے دس نیکیاں اسے عطا فرمائے گا۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۴۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنۡ قَرَأَ سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلٰی فِی فَرَائِضِهٖ اَوۡنَوَافِلِهٖ قِیۡلَ لَهٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ اُدۡخُلِ الۡجَنَّةَ مِنۡ اَیِّ اَبۡوَابِ الۡجَنَّةِ شِئۡتَ اِنۡشَآءَ اللّٰهُ

جو شخص اپنے فرائض یا نوافل میں سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہیے داخل ہو جا انشاء اللہ۔

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۴۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

متعدد روایات میں آیا ہے کہ جس وقت پیغمبر یا ائمہ ہدیٰ سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلٰی پڑھتے تو اس کے بعد اس حکم پر عمل کرتے ہوئے فرماتے سبحان ربی الاعلی

(تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۴۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے بیس راتوں کو آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو سوائے سبح اسم ربک الاعلی کے اور کوئی سورہ آپ نماز میں نہیں پڑھتے تھے آپ فرماتے تھے اگر تم جانتے کہ اس میں کیا برکتیں ہیں تو تم میں سے ہر شخص اسے دس مرتبہ پڑھتا اور جو شخص اسے پڑھے گویا اس نے موسیٰ و ابراہیم کے صحف کی تلاوت کی۔ (تفسیر نور الثقلین جلد ۵ ص ۵۴۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۱۵)

(۸۸) سورہ غاشیہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۲۶ آیتیں ہیں)

سورہ غاشیہ کے مطالب اور اس کی فضیلت

یہ سورہ جو مکی سورتوں میں سے ہے زیادہ تر تین محوروں کے گرد گردش کرتا ہے۔

پہلا معاد و قیامت کی بحث بالخصوص مجرموں کا دردناک انجام اور مومنوں کو ملنے والا شوق انگیز ثواب۔

دوسرا توحید کی بحث جو آسمان کی خلقت پہاڑوں اور آسمان کی آفرینش کی طرف اشارہ اور انسان کی تین موضوعات کی طرف توجہ کے بیان سے عبارت ہے۔

تیسرا نبوت کی بحث پیغمبر اسلام کے فرائض اور ان کی ذمہ داریوں کے بیان پر مبنی ہے۔

یہ سورہ مجموعی طور پر مکی سورتوں کے مقاصد ہی کو موضوع گفتگو بناتا ہے۔

جن سے ایمان و اعتقاد کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں

مَنْ قَرَأَ هَا حَا سَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يسيرًا

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا پروردگار عالم بروز قیامت اس کا حساب آسان کردے گا۔

ایک اور حدیث امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے جو شخص واجب اور مستحب نمازوں میں اس سورہ کی قرائت کی پابندی کرے گا خدا اسے دنیا و آخرت میں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔

یقیناً یہ سب ثواب اسی صورت میں انسان کو حاصل ہوگا جب اس کی تلاوت اس کے لیے فکر وعمل کی محرک ثابت ہو۔

(۸۹) سورہ فجر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں تیس ۳۰ آیات ہیں)

سورہ فجر کے مشمولات اور اس کی فضیلت

یہ سورہ بہت سے دوسرے سوروں کی طرح جو کے میں نازل ہوئے مختصر متزلزل کردینے والی پر جلال اور بہت زیادہ ڈرانے والی آیات کا حامل ہے اس سورہ کے پہلے حصہ میں ہمیں بہت سی قسمیں ملتی ہیں جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے نئی ہیں اور یہ قسمیں ظالموں کے لیے عذاب الہی کی تہدید کے طور پر ہیں۔اس سورہ کے دوسرے حصہ میں گزشتہ سرکشی کرنے والی بعض اقوام مثلاً قوم عاد وثمود وفرعون اور ان سے خدا کے شدید انتقام لینے کی طرف اشارہ ہے تاکہ دوسری طاقتیں اپنے انجام پر غور کریں۔اس سورہ کے تیسرے حصے میں مسئلہ معاد اور مجرمین وکافرین کی سرنوشت اور اسی طرح مومنین کے اجر کو جو صاحب نفس مطمئنہ ہیں موضوع بنایا گیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث رسول اکرمؐ سے منقول ہے

مَنۡ قَرَأَهَا فِي لَيَالٍ عَشۡرٍ غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ وَمَنۡ قَرَأَهَا سَائِرَ الۡاَيَامِ كَانَتۡ لَهٗ نُوۡرًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ

جو شخص ذی الحج کے ابتدائی دس راتوں میں پڑھے خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے

اور جو شخص باقی ایام میں پڑھے تو قیامت کے دن اس کے لیے نور و روشنی ہوگی۔

ایک حدیث امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ فجر کو ہر واجب و مستحب نماز میں پڑھو کہ یہ حسین بن علی کا سورہ ہے جو شخص اسے پڑھے گا وہ قیامت میں امام حسینؑ کے ساتھ بہشت میں ان کے درجہ میں ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۸۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۶ ص ۳۵۷)

اس سورہ کا تعارف سورہ امام حسینؑ کے عنوان سے ممکن ہے کہ اس وجہ سے ہو کہ نفس مطمئنہ کا واضح مصداق جو اس سورہ کی آخری آیات میں واقع ہوا ہے حسین بن علی ہی ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے انہی آیات کے ذیل میں آیا ہے یا پر اس بنا پر کہ لیال عشر سے مراد محرم الحرام کی پہلی دس راتیں ہیں جو حسین بن علی سے خاص رابطہ رکھتی ہے بہر حال یہ سب اجر و ثواب و فضیلت ان اشخاص کے لیے ہے جو اس کی تلاوت کو اپنی اصلاح اور تربیت کیلئے تمہید قرار دیں۔

(۹۰) سورہ بلد

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی ۲۰ آیات ہیں)

سورہ بلد کے مضمون

یہ سورہ مختصر ہونے کے باوجود عظیم حقائق اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

(۱) اس سورہ کے پہلے حصہ میں پر معنی قسموں کے ذکر کے بعد اس حقیقت کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ انسان کی زندگی اس عالم میں مشکلات اور تکلیفوں کے ساتھ ہوتی ہے تا کہ وہ ایک

طرف تو اپنے آپ کو مشکلات سے مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ کرے اور دوسری طرف اس دنیا میں راحت و آرام اور مطلق آسودگی کی توقع اپنے ذہن سے نکال دے کیونکہ مطلق آسودگی و راحت تو صرف آخرت کی زندگی میں ہی ممکن ہے۔

(۲) یہ سورہ دوسرے حصہ میں انسان پر اللہ کی کچھ اہم نعمتوں کو شمار کرتا ہے اور اس کے بعد ان نعمتوں کے مقابلہ میں اس کی ناشکری اور کفران نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(۳) اس سورہ کے آخری حصہ میں لوگوں کو دو گروہوں اصحاب میمنہ اور اصحاب مشئمہ میں تقسیم کرتا ہے اور پہلے گروہ صالح مومنین کے صفات اعمال کے ایک گوشہ کو اور پھر ان کی سر نوشت کو بیان کرتا ہے اس کے بعد ان کے نقط مقابل یعنی کفار و مجرمین اور ان کی سرنوشت کو پیش کرتا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ الْاَمْنَ مِنْ غَضَبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص سورہ بلد کو پڑھے گا خدا اسے قیامت میں اپنے غضب سے امان میں رکھے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۹۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۵۰)

نیز ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ جو شخص نماز واجب میں لا اقسم بھذا البلد کو پڑھے گا وہ دنیا میں صالحین میں شمار ہوگا اور آخرت میں ایسے لوگوں میں سے پہچانا جائے گا جو بارگاہ خدا میں مقام و منزلت رکھتے ہیں اور وہ انبیاء شہداء اور صلحا کے دوستوں میں سے ہوگا۔

(ثواب الاعمال مطابق نقل نورالثقلین جلد ۵ ص ۵۷۸ تفسیر نمونو جلد ۲۷ ص ۲۵۰)

(۹۱) سورہ الشمس

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۱۵ آیات ہیں)

یہ سورہ جو حقیقت میں تہذیب نفس اور دلوں کو آلائشوں اور ناپاکیوں سے پاک کرنے والا سورہ ہے اسی معنی کے محور پر گردش کرتا ہے البتہ اس سورہ کے آغاز میں اس مطلب کو ثابت کرنے کے لیے کہ فلاح و رستگاری تہذیب نفس کی مرہون منت ہے عالم خلقت کے گیارہ اہم موضوعات اور خدا کی ذات پاک کی قسم کھائی گئی ہے اور قرآن مجید کی بیشتر قسموں کو مجموعی طور پر اپنے اندر سمولیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس کے بارے میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

مَنْ قَرَأَهَا فَكَانَّمَا تَصَدَّقَ بِكُلِّ
شَيْءٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

جس شخص نے اس کی تلاوت کی گویا اس نے ان تمام چیزوں کی تعداد میں جن پر سورج اور چاند طلوع کرتے ہیں صدقہ دیا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۹۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۷۲)

(۹۲) سورۃ اللیل

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۲۱ آیات ہیں)

سورۃ اللیل کے مضامین

یہ مکی سورتوں میں سے ہے اور مکی سورتوں کی خصوصیات کی حامل ہے مختصر آیات کے ٹکڑوں میں ہے لیکن ان کے مضامین گرما گرم اور تیز ہیں اور زیادہ تر قیامت خدا کی جزا و سزا اور اس کے عوامل و اسباب کے بارے میں ہیں ابتداء میں تین قسموں کو ذکر کرنے کے بعد لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) تقویٰ کے ساتھ انفاق کرنے والے

(۲) وہ بخیل جو قیامت کے اجر و پاداش کے منکر ہیں پہلے گروہ کا انجام کار خوش بختی اور راحت و آرام ہے جب کہ دوسرے گروہ کا انجام کار سختی تنگی اور بد بختی ہے۔

اس سورہ کے دوسرے حصہ میں اس معنی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد کہ بندوں کو ہدایت کرنا خدا کا کام ہے سب لوگوں کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔

اور آخری حصہ میں ان لوگوں کے جو اس آگ میں جلیں گے اور اس گروہ کے جو اس نجات پائیں گے اور صاف بیان کرتے ہوئے تعارف کرایا ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَهَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَرْضٰى

وَعَافَاهُ مِنَ الْعُسْرِ وَ يَسَّرَلَهُ الْيُسْرَ

جو شخص اس سورہ کی تلاوت کرے گا خدا اسے اس قدر عطا کرے گا کہ وہ راضی اور خوش ہو جائے گا اور اسے سختیوں سے نجات دے گا اور زندگی کی راہوں کو اس کے لیے آسان کرے گا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۴۹۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۹۵)

(۹۳) سورہ الضحیٰ

اس سورہ کے مضامین اور اس کی فضیلت

اس سورہ کی دو قسموں کے ساتھ ابتداء ہوتی ہے اس کے بعد سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ خدا نے آپ کو ہرگز نہیں چھوڑا۔اس کے بعد آپ کو یہ خوش خبری دیتا ہے کہ خدا آپ کو اس قدر عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

اور آخری مرحلہ میں پیغمبر کی گزشتہ زندگی کو آپ کی نظر میں مجسم کرتا ہے کہ خدا نے ہمیشہ آپ کو کس طرح سے اپنی انواع واقسام کی رحمت کو مشمول قرار دیا اور زندگی کے سخت ترین لمحات میں آپ کی حمایت کی۔

اور اسی لیے آخری آیات میں آپ کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی ان عظیم نعمتوں کے شکرانہ کے طور پر یتیموں اور حاجت مندوں پر مہربانی اور خدا کی نعمت کو یاد کرتے رہے۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَهَا كَانَ مِمَّنْ يَرْضَاهُ اللّٰهُ وَلِمُحَمَّدٍ اَنْ يَشْفَعَ لَهُ وَلَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ يَتِيمٍ وَسَائِلٍ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا وہ ایسے لوگوں میں سے ہوگا جن سے خدا راضی ہوگا اور وہ اس لائق ہوگا کہ محمدؐ اس کی شفاعت کریں اور ہر یتیم اور سوال کرنے والے مسکین کے برابر دس دس حسنات اس کے لیے ہوں گے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۰۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۱۳)

(۹۴) سورہ الم نشرح

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں)

سورہ الم نشرح کے مضامین

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ والضحیٰ کے بعد نازل ہوا ہے اور اس کے مضامین بھی اسی مطلب کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اس سورہ میں پھر سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر خدا کی نعمتوں کا تذکرہ ہے اس سورہ کی تمام نعمتیں معنوی پہلو رکھتی ہیں اور یہ سورہ خصوصیت کے ساتھ تین محوروں کے گرد گردش کرتا ہے۔ایک تو انہی تینوں نعمتوں کا بیان ہے دوسرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستقبل میں ان کی دعوت کی مشکلات کے برطرف ہونے کے لحاظ سے بشارت ہے اور تیسرا خداوند یگانہ کی طرف توجہ اور اس کی عبادت و بندگی کی طرف تحریص و ترغیب۔ اس بناء پر روایات اہل بیتؑ میں یہ دونوں ایک ہی سورہ شمار ہوتا ہے اسی لیے قرات نماز میں اس بناء پر کہ ایک مکمل سورت پڑھی جائے دونوں کو اکٹھے پڑھتے ہیں۔بہرحال ان دونوں سورتوں کے مضامین کا قریبی تعلق ایسی چیز نہیں ہے جو شک اور تردید کے قابل ہو۔ان سورتوں سے معلوم ہوا ہے چار سورتیں نماز میں ایک ایک کر کے نہیں پڑھ سکتے کیونکہ نماز میں دو سورتیں مل کر ایک سورت حساب ہوتی ہے۔وہ سورتیں مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) سورہ الضحیٰ (۲) سورہ الم نشرح (۳) سورہ قریش

(۴) سورہ فیل

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے سلسلے میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہوا ہے

آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ کَمَنْ
لَقِیَ مُحَمَّدًا مُغْتَمًّا فَفَرَّجَ عَنْهُ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا اس کو شخص کا اجر ملے گا جس نے محمد ﷺ
کو غمگین دیکھا ہو اور آپ کے قلب مبارک سے غم و اندوہ کو دور کیا ہو۔
(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۰۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۳۳)

(۹۵) سورہ التین

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں)

سورہ التین کی فضیلت

یہ سورہ حقیقت میں انسان کی خلقت زیبا اور اس کے تکامل اور ارتقا اور انحطاط و پستی کو بیان کرتا ہے اور یہ مطلب سورہ کے شروع میں پر معنی قسموں کے ساتھ شروع ہوا ہے اور انسان کی نجات اور کامیابی کے عوامل کو شمار کرنے کے بعد آخر میں مسئلہ معاد اور خدا کی حاکمیت مطلقہ کی تاکید پر ختم ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَصْلَتَیْنِ الْعَافِیَةَ وَالْیَقِیْنَ
مَادَامَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَاِذَا مَاتَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَجْرِ
بِعَدَدِ مَنْ قَرَأَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ صِیَامَ یَوْمٍ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا جب تک وہ دنیا میں رہے گا خدا اس کو دو نعمتیں عطا کرے گا سلامتی

اور یقین اور جب دنیا سے رخصت ہوجائے گا تو ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے اس سورہ کو پڑھا ہے ان سب کے ایک دن کے روزہ کا ثواب اجر کے طور پر اسے عطا کرے گا۔

مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۱۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۴۵)

اور یہ آیۃ وھذا البلدالامین جس میں اسم اشارہ قریب کے ساتھ مکہ کے شہر کی قسم کھائی گئی ہے اس کی دلیل ہے۔

(۹۶)سورۃ العلق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں 19 آیات ہیں)

سورہ العلق کے مطالب

یہ سورہ پہلے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرائت وتلاوت کا حکم دیتا ہے اور اس کے بعد انسان کی ایک بے قدر و قیمت قطرہ پانی سے خلقت کا تزکرہ کرتا ہے۔اور بعد کے مرحلہ میں پروردگار کے لطف وکرم کے سائے میں انسان کے تکامل وارتقا اور اس کی علم و دانش اور قلم سے آشائی کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔اور اس کے بعد مرحلہ میں ان ناشکرے انسانوں کے بارے میں جو ان تمام خدائی نعمتوں اور الطاف الہی کے باوجود سرکشی کی راہ اختیار کرتے ہیں گفتگو کرتا ہے۔اور آخر میں ان لوگوں کی دردناک سزا کی طرف اشارہ کرتا ہے جو لوگوں کو ہدایت اور نیک اعمال سے روکتے ہیں۔اور آخری سجدہ اور بارگاہ پروردگار میں تقرب حاصل کرنے کے حکم پر ختم ہوتا ہے۔

اس سورہ کی قرائت کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہوا ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ فِیْ یَوْمِهٖ اَوْ لَیْلَةٍ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ثُمَّ مَاتَ فِیْ یَوْمِهٖ اَوْ لَیْلِهٖ مَاتَ شَهِیْدًا وَ بَعَثَهُ اللّٰهُ شَهِیْدًا وَاَحْیَاهُ كَمَنْ ضَرَبَ بِسَیْفِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

جو شخص دن میں یا رات کو سورہ اقرا باسم ربک پڑھے اور وہ اس رات یا دن کو مر جائے تو وہ شہید مرے گا اور خدا اسے شہید مبعوث کرے گا اور شہیدوں کی صف میں اسے جگہ دے گا اور وہ قیامت میں اس شخص کی مانند ہوگا جس نے راہ خدا میں پیغمبر اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں شمشیر سے جہاد کیا ہو۔

یہ سورہ ان مختلف تعبیروں کی مناسبت سے جو اس سورہ کے آغاز میں آئی ہیں سورہ علق یا سورہ اقرا یا سورہ قلم کے نام سے موسوم ہو۔

(تفسیر برہان جلد ۴ ص ۴۷۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۵۶)

(۹۷) سورہ القدر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

سورہ قدر کے مطالب

اس سورہ کا مضموں جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے شب قدر میں قرآن کا نزول ہے اس کے بعد شب قدر کی اہمیت اور اس کے برکات و آثار کا بیان ہے۔

اس بارے میں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے یا مدینہ میں مفسرین کے درمیان مشہور اس کا مکی ہونا ہے لیکن بعض نے احتمال دیا ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوا ہے کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے خواب دیکھا کہ بنی امیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر چڑھ

گئے ہیں یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گراں گزاری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رنجیدہ ہوئے تو سورہ قدر نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی لھذا بعض علما لیلۃ القدر خیر من الف شھر کو بنی امیہ کی حکومت کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں جو تقریبا ایک ہزار ماہ رہی اور ہم جانتے ہیں کہ مسجد اور منبر مدینہ میں بنائے گئے تھے۔

(روح المعانی جلد ۳۰ ص ۱۸۸ و درالمنثور جلد ۶ ص ۳۷۱ تفسیر نمونہ ۲۷ ص ۳۷۷)

اس سورہ کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ
صَامَ رَمَضَانَ وَ اَحْيَالَيْلَةَ الْقَدْرِ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور شب قدر کو احیاء کیا ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۱۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۷۷)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے

مَنْ قَرَأَ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ بِجِهْرٍ كَانَ كَشَاهِرِ سَيْفِهِ
فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَانَ كَا
لْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

جو شخص سورہ انا انزلناہ کو بلند آواز سے پڑھے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے راہ خدا میں تلوار کھینچی اور جہاد کیا اور جو شخص اسے آہستہ اور پنہاں طور سے پڑھے وہ اس شخص کے مانند ہے جو راہ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

واضح ہے کہ یہ سب فضیلت اس شخص کے لیے نہیں ہے جو اسے پڑھے تو سہی لیکن اس کی حقیقت کو نہ سمجھے بلکہ یہ اس شخص کے لیے ہے جو اسے پڑھنے کے ساتھ ساتھ سمجھتا بھی ہو اور اس کے مضموں پر عمل کرتا ہو۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا قرآن کو عظیم سمجھتا ہوا اور اس کی آیات کو اپنی زندگی میں عملی شکل دیتا ہو۔

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے لباس جنگ زیب تن کر رکھا تھا اور ہزار ماہ تک اسے نہ اتارا وہ ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول یا آمادہ رہتا تھا آپ ﷺ کے اصحاب نے تعجب کیا اور آرزو کی کہ کاش اس قسم کی فضیلت و افتخار ہمیں بھی میسر آئے تو اوپر والی آیات نازل ہوئی اور بیان کیا شب قدر ہزار ماہ سے افضل ہے۔

(۹۸) سورۃ البینہ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۸ آیات ہیں)

سورۃ بینہ کے مطالب

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا ہے اور اس کے مطالب بھی اسی معنی کی گواہی دیتے ہیں کیونکہ اس میں بار بار اہل کتاب کے بارے میں بحث ہوئی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اہل کتاب سے مسلمانوں کا زیادہ تر سروکار مدینہ میں ہی ہوا۔اس کے علاوہ نماز اور زکوٰۃ دونوں کے بارے میں گفتگو ہوئے ہے یہ ٹھیک ہے کہ زکوٰۃ کا شرعی حکم تو مکہ میں ہی ہوگیا تھا لیکن اس کی قانونی صورت اور وسعت مدینہ میں دی گئی ۔اس سورہ کے حصے میں اہل کتاب اور مشرکین کے اسلام کے مقابلہ میں اعتراضات کو بیان کرتا ہے کہ وہ گروہ جو ایمان لے آیا ہے اور اعمال صالح انجام دیتا ہے وہ تو بہترین مخلوق ہے اور وہ گروہ جس نے کفر شرک اور گناہ کی

راہ اختیار کرلی ہے وہ بد ترین مخلوق شمار ہوتی ہے۔اس سورہ کے مختلف نام ہیں جو اس کے الفاظ کی مناسبت سے انتخاب ہوئے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور سورہ بینہ ولم یکن و قیمہ ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں اس طرح نقل ہوا ہے اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اس سورہ میں کون کون سی برکتیں ہیں تو وہ اپنے گھر والوں اور مال و منال کو چھوڑ کر اس کی طرف پڑھتے قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تلاوت کا اجر و ثواب کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں شک و شبہ ہے اس کی تلاوت نہیں کریں گے خدا کی قسم مقرب فرشتے اس دن سے جب سے سارے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں اسے پڑھتے ہیں اور اس کی تلاوت میں ایک لحہ کے لیے بھی سستی نہیں کرتے جو شخص اسے رات کے وقت پڑھے گا خدا اسے فرشتوں کو مامور کرے گا جو اس کے دین و دنیا کی حفاظت کریں گے اور اس کے لیے بخشش اور رحمت طلب کریں گے اور اگر دن کے وقت پڑھے گا تو ان چیزوں کی مقدار میں جنہیں دن روشن کرتا ہے اور رات انہیں تاریک بنا دیتی ہے اسے ثواب دیں گے۔

(۹۹) سورہ الزلزال

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں۔)

سورہ زلزلہ کے مطالب

اس بارے میں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے یا مدینہ میں مفسریں کے درمیان

اختلاف ہے بعض مفسرین اسے مدنی سمجھتے ہیں جب کہ بعض کا نظریہ یہ ہے کہ یہ مکہ میں نازل ہوا ہے اس کی آیات کا لب ولہجہ جو معاد اور قیامت کی شرائط کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں مکی سورتوں سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے لیکن ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت یہ سورہ نازل ہوا تو ابو سعید خدری نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیہ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کے بارے میں سوال کیا اور ہم جانتے ہیں کہ ابو سعید مدینہ میں مسلمانوں سے ملحق ہوئے تھے۔

(روح المعانی جلد ۲۰ ص ۲۰۸ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۰۶)

لیکن اس سورہ کا مدنی یا مکی ہونا اس کے مفاہیم اور تفسیر پر اثر انداز نہیں ہوتا بہر حال یہ سورہ خصوصیت کے ساتھ تین محور کے گرد گردش کرتا ہے پہلے الشراط الساعۃ اور قیامت کے وقوع کی نشانیوں سے بحث کرتا ہے اور اس کے بعد انسان کے تمام اعمال کے بارے میں زمین کی گواہی کی گفتگو اور تیسرے حصے میں لوگوں کے دو گروہوں نیکوکار و بدکار میں تقسیم اور ہر شخص کے اپنے اعمال کا نتیجہ پانے کی بات ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت میں اسلامی روایات میں اہم تعبیریں آئی ہیں منجملہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ أُعْطِيَ
مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ قَرَأَ رُبُعَ الْقُرْآنِ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گویا اس نے سورہ بقرہ کی قرائت کی اور اس کا اجر و ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے قرآن ایک چوتھائی کی قرائت کی ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۴ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۰۷)

اور ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کی تلاوت کرنے سے ہرگز خستہ نہ ہونا کیونکہ جو شخص اس کو نافلہ نمازوں میں پڑھے گا وہ کبھی بھی زلزلہ میں گرفتار نہ ہوگا اور نہ ہی اس کی وجہ سے مرے گا اور مرتے دم تک صاعقہ اور آفات دنیا میں سے کسی آفت میں گرفتار نہیں ہوگا۔

(اصول کافی مطابق نقل نور الثقلین جلد ۵ ص ۶۴۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۰۷)

(۱۰۰) سورہ العادیات

(یہ سورہ میں مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۱ آیات ہیں)

سورہ والعادیات کے مطالب

اس بارے میں کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے یا مدینہ میں مفسرین کے درمیان شدید اختلاف ہے بہت سے مفسرین اسے مکی شمار کیا ہے جب کہ ایک جماعت اسے مدنی سمجھتی ہے۔ آیات کا مقطع مختصر اور چھوٹا ہونا اور قسموں پر مشتمل ہونا اور اسی طرح مسئلہ معاد کے بارے میں بیان ایسے قرائن ہیں جو اس کے مکی ہونے کی تائید کرتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آیا لیکن دوسری طرف سے اس سورہ کی قسموں کا مضمون جو جہاد کے مسائل سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اس طرح وہ روایات جو یہ کہتی ہے کہ یہ سورہ جنگ ذات السلاسل کے بعد نازل ہوا ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جو ہجرت کے آٹھویں سال واقع ہوئی تھی اور اس میں کفار کے بہت سے لوگ قیدی بنائے گئے تھے اور انہیں محکم رسیوں سے باندھا گیا تھا لہذا اس کا نام ذات السلاسل ہوگیا۔ یہ قرائن سورہ کے مدنی ہونے پر گواہ ہے یہاں تک کہ اگر ہم اس سورہ کے آغاز کی قسموں کو حاجیوں کے منیٰ و مشعر کی طرف جانے پر ناظر سمجھیں تب بھی یہ مدینہ ہی کے ساتھ مناسبت رکھتا

ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مراسم حج اپنی اکثر فروعات کے ساتھ زمانہ جاہلیت کے عربوں میں بھی سنت ابراہیمی کی اقتداء کرنے کی وجہ سے رواج رکھتے تھے لیکن وہ خرافات کے ساتھ ایسے آلودہ ہو چکے تھے کہ یہ بات بعید نظر آتی ہے کہ قرآن نے ان کی قسم کھائی ہو ان تمام جہات کی طرف توجہ کرتے ہوئے ہم اس کی مدنی ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں
پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا اُعطِیَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
بِعَدَدِ مَنْ بَاتَ بِالْمُزْدَلَفَةِ وَ شَهِدَ جمعًا

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا تو ان تمام حاجیوں کی تعداد سے جو عید قربان کی رات مزدلفہ میں توقف کرتے ہیں اور وہاں حاضر رہتے ہیں دس گنا زیادہ نیکیاں اسے دی جائیں گی۔

جمع مشعر الحرام کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس بناء پر لوگ وہاں جمع ہوتے ہیں یا وہاں نماز مغرب وعشاء فاصلہ کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے۔

مَنْ قَرَأَ وَالعَادِيَاتِ وَاَدَ مَنْ قِرَأَتَها بَعَثَهُ اللّٰهُ
مَعَ اَمِيرِ الْمُؤمِنِينَ اسلَامُ اللّٰهِ عَلَيهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ خَاصَةً وَكَانَ فِي حِجْرِهِ وَرُفَقَائِهِ

جو شخص سورہ والعادیات کو پڑھے گا اور اس کی مداومت کرے گا تو خدا اسے قیامت

کے دن خصوصیت کے ساتھ امیر المومنینؑ کے ہمراہ مبعوث کرے گا اور وہ آپ کی جماعت میں اور آپ کے دوستوں کے درمیان ہوگا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۲۱۹)

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ والعادیات نصف قرآن کے برابر ہے۔ (درالمنثور جلد ۶ ص ۳۸۳)

یہ بات کہے بغیر واضح ہے کہ یہ تمام فضیلتیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو اس کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالے۔

(۱۰۱) سورہ القارعۃ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۱۱ آیات ہیں۔)

سورہ القارعۃ کے مطالب

اس سورہ میں کلی طور پر معاد اور اس کے مقدمات کے بارے میں گفتگو ہے اس میں چھبنے والی تعبیر یں ہیں ہلادینے والے بیان ہیں اور صریح و واضح انزار اور تنبیہ ہے اور آخر میں انسانوں کے دو گروہوں میں تقسیم ہونے کا بیان ہے۔ایک گروہ تو وہ ہے جن کے اعمال عدل الٰہی کے میزان میں وزنی ہوں گے اور ان کی جزاء حق تعالٰی کے جوار رحمت میں سراسر رضایت بخش زندگی ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جن کے اعمال ہلکے اور کم وزن ہوں گے ان کی سرنوشت جہنم کی جلانے والی آگ۔ اس سورہ کا نام قارعۃ اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس کی فضیلت کے سلسلہ میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ الْقَارِعَةَ اٰمَنَهُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ اَنْ يُؤْمِنَ بِهٖ وَمِنْ قَيْحِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

جو شخص سورہ قارعہ کو پڑھے گا تو خداوند تعالیٰ اسے دجال کے فتنہ اور اس پر ایمان لانے سے محفوظ رکھے گا اور اسے قیامت کے دن انشاء اللہ جہنم کی پیپ سے دور رکھے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۳۳)

(۱۰۲) سورۃ التکاثر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۸ آیات ہیں۔)

سورۃ التکاثر کے مطالب

بہت سے مفسرین کا نظریہ یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے اس بناء پر اس میں تفاخر کے بارے میں جو گفتگو آئی وہ اصولی طور پر قبائل قریش کے ساتھ مربوط ہے جو موہوم امور کی بناء پر ایک دوسرے پر فخر و مباہات کیا کرتے تھے۔لیکن جیسا کہ مرحوم طبرسی نے مجمع البیان میں لکھا ہے بعض کا نظریہ یہ ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوا ہے اور اس میں تفاخر کے بارے جو کچھ بیان ہوا ہے۔وہ یہودیوں یا انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں ہے لیکن اس سورہ کا مکی سورتوں سے زیادہ مشابہت رکھنے کی وجہ سے مکی ہونا زیادہ صحیح نظر آتا ہے۔

اس کی تلاوت کی فضیلت

اس کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے

وَمَنْ قَرَأَهَا لَمْ يُحَاسِبْهُ اللّٰهُ بِالنَّعِيمِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا وَأُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ كَأَنَّمَا قَرَءَ أَلْفَ آيَةٍ

جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا تو خدا اس سے ان نعمتوں کا حساب نہیں لے گا جو اس نے اسے دار دنیا میں دی ہیں اور اسے اس قدر اجر وثواب عطا کرے گا گویا کہ اس نے قرآن کی ہزار آیتوں کی تلاوت کی ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۴۳)

اور ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے آیا ہے اس سورہ کا واجب اور مستحب نماز میں پڑھنا شہداء کی شہادت کا ثواب رکھتا ہے۔ (وہی مدرک تلخیص کے ساتھ)

(۱۰۳) سورہ والعصر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۳ آیات ہیں۔)

سورہ والعصر کے مطالب

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے اگرچہ بعض نے مدنی ہونے کا احتمال بھی ظاہر کیا ہے لیکن سورہ کی آیات کے چھوٹے چھوٹے مقاطع اور اس کا لب ولہجہ اس کے مکی ہونے کا شاہد ہے۔ بہر حال اس سورہ کی جامعیت اس حد تک ہے کہ بعض مفسرین کے قول کے مطابق قرآن کے تمام علوم و مقاصد کا خلاصہ اس سورہ میں موجود ہے دوسرے لفظوں میں اس سورہ میں مختصر ہونے کے باوجود انسان کی سعادت وخوش بختی کا ایک مکمل اور جامع پروگرام موجود ہے سب سے پہلے عصر کی معنی خیز قسم سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد تمام انسانوں کے زیاں کار اور خسارے میں ہونے کی گفتگو ہے اس کے بعد صرف ایک گروہ کو اس اصل کلی سے

جدا کرتا ہے جن میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات موجود ہوں۔

(۱) ایمان (۲) عمل صالح (۳) ایک دوسرے کو حق کی وصیت (۴) ایک دوسرے کو صبر کی وصیت اور حقیقتاً یہ چار اصول اسلام کے اعتقادی و عملی اور انفرادی و اجتماعی پروگرام کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث میں آیا ہے۔

مَنْ قَرَأَ وَالْعَصْرِ فِیْ نَوَافِلِهٖ بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُشْرِقًا وَجْهُهٗ ضَاحِکًا سِنُّهٗ قَرِیْرَةً عَیْنُهٗ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّةَ

جو شخص سورہ والعصر کو نافلہ نمازوں میں پڑھے گا خدا اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ نورانی لب خنداں اور اس کی آنکھ خدا کی نعمتوں سے روشن اور ٹھنڈی ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(تفسیر البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۵ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۵۶)

(۱۰۴) سورہ ہمزۃ

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس کی ۹ آیات ہیں۔)

سورہ ہمزہ کے مطالب

یہ سورہ مکی سورتوں میں سے ہے ایسے لوگوں کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے جو مال جمع

کرنے میں لگے رہتے ہیں اور ان کے نزدیک انسانی وجود کی تمام اقرار کا خلاصہ یہی ہے پھر وہ ان لوگوں کو جن کے ہاتھ اس سے خالی ہوتے ہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں یہ مغرور دولت جمع کرنے والے اور خود پسند حیلہ گر بادہ کبر و نخوت سے ایسے مست ہوجاتے ہیں کہ دوسروں کی تحقیر عجیب جوئی استہزاء اور غیبت کرنے سے لذت اٹھاتے ہیں اور اس سے تفریح کرتے ہیں۔اور سورہ کے آخر میں ان کی دردناک سرنوشت کا ذکر ہے کہ ان کو کیسی حقارت آمیز صورت میں دوزخ میں پھینکا جائیگا اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہر چیز سے پہلے ان کے دل پر مسلط ہوجائے گی اور ان کی روح و جان کو جو اس سارے کبر و نخوت اور ان سب شرارتوں کا مرکز تھا آگ میں ڈال دیا جائے گا بھڑکتی ہوئی اور ہمیشہ رہنے والی آگ ہیں۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْهُمَزَةِ اُعْطِيَ مِنَ
الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنِ
اسْتَهْزَأَ بِمُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ

جو شخص اس سورہ کی تلاوت کریگا اسے ان لوگوں کی تعداد سے جنہوں نے محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کا مذاق اڑایا دس گنا حسنات دیے جائیں گے۔(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۴۶۶)

اور ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے جو شخص اس کو واجب نماز میں پڑھے گا تو اس سے فقر و فاقہ دور ہوجائے گا اور روزی اس کا رخ کرے گی اور قبیح اور بری موت اس سے دور ہوجائے گی۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۴۶۶)

(۱۰۵) سورة الفیل

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

سورۃ فیل کے مطالب

یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے ایک مشہور تاریخی داستان کی طرف اشارہ کرتا ہے جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سال واقع ہوئی تھی اور خدا نے خانہ کعبہ کو کفار کے اس عظیم شکر کے شر سے محفوظ رکھا تھا جو سرزمین یمن سے ہاتھیوں پر سوار ہوکر آیا تھا۔ یہ سورہ اس عجیب داستان کی یاد دلاتا ہے جو مکہ کے بہت سے لوگوں کی یاد تھی کیونکہ وہ ماضی قریب میں ہی واقع ہوئی تھی اس داستان کی یاد آوری مغرور اور ہٹ دھرم کفار کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ وہ یہ جان لیں کہ وہ خدا کی قدرت کے مقابلہ میں کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے وہ خدا جس نے ہاتھیوں کے اس عظیم لشکر کو ان چھوٹے چھوٹے پرندوں اور ان نیم بند کنکریوں حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ سے ریزہ ریزہ کردیا وہ ان ہٹ دھرم متکبرین کو سزا دینے کی قدرت بھی رکھتا ہے نہ تو ان کی قدرت ابرھہ کی قدرت سے زیادہ تھی اور نہ ہی ان کے لشکر اور افراد کی تعداد کبھی اس حد تک پہنچی تھی یعنی تم لوگ جنہوں نے اس واقعہ کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے غرور وتکبر کی سواری سے نیچے کیوں نہیں اترتے ہو۔

اس سورۃ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوا ہے جو شخص سورہ فیل کو واجب نماز میں پڑھے گا قیامت میں ہر پہاڑ اور ہموار زمین اور ہر ڈھیلہ اس کی گواہی دے گا کہ وہ نماز گزاروں میں سے ہے اور ایک منادی ندا دے گا کہ تم نے میرے بندے کے بارے میں سچ کہا ہے میں تمہاری گواہی کو اس کے نفع یا نقصان میں قبول کرتا ہوں میرے

بندے کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دو کیونکہ وہ ایسا شخص ہے جسے میں دوست رکھتا ہوں اور اس کے عمل کو بھی دوست رکھتا ہوں۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۳۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۸۲)

یہ بات واضح اور ظاہر ہے کہ یہ سب فضیلت وثواب اور عظیم جزاء اس شخص کے لیے ہے جو ان آیات کو پڑھ کر غرور وتکبر کی سواری سے نیچے اتر آئے اور رضائے الٰہی کی راہ میں قدم رکھ دے۔ یہ بات یاد رکھے یہ سورہ فیل تنہا نماز میں نہیں پڑھتے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۱۰۶) سورۃ قریش

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۴ آیات ہیں)

سورۃ قریش کے مطالب

یہ سورۃ حقیقت میں سورہ فیل کی تکمیل کرنے والی سمجھی جاتی ہے اور اس کی آیات اس مطلب پر واضح دلیل ہیں اس سورہ کا مضمون قریش پر خدا کی نعمت اور ان کے بارے میں اس کے الطاف اور محبتوں کا بیان ہے تا کہ ان میں شکر گزاری کا احساس پیدا ہو اور یہ اس عظیم گھر کے پروردگار کی عبادت کے لیے جس سے ان کا سارا شرف اور افتخار ہے تیار ہو جائیں جیسا کہ ہم نے سورہ والضحیٰ کے آغاز میں بیان کیا تھا کہ یہ سورہ اور سورہ الم نشرح حقیقت میں ایک شمار ہوتی ہے اسی طرح سورہ فیل اور سورہ قریش بھی ایک ہی شمار ہوتی ہیں کیونکہ اگر ہم ٹھیک طرح سے ان دونوں کے مطالب پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں کے مطالب ایک دوسرے کے ساتھ اتنے ملتے جلتے ہیں کہ وہ دونوں کے ایک ہونے کی دلیل بن سکتے ہیں اسی بناء پر نماز کی ہر رکعت میں ایک مکمل سورت پڑھنے کے لیے اگر کوئی شخص اوپر والی سورتوں کا

انتخاب کرے تو ضروری ہے کہ وہ دونوں کو اکٹھا پڑھے۔اس سلسلے میں مزید وضاحت کے لیے فقہی کتابوں کتاب صلوٰۃ بحث قرائت کی طرف رجوع کیا جائے۔

(مرحوم شیخ حر عاملی وسائل شیعہ نے کتاب وسائل میں اس مطلب سے مربوط روایت جلد ۴ ص ۷۴۳ باب ۱۰ از ابواب قرائت نماز میں نقل ہوا)

اس سورۃ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں یہی بات کافی ہے کہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے نقل ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ طَافَ بِالْکَعْبَةِ وَ اعْتَکَفَ بِهَا

جو شخص اس کو پڑھے تو اسے ان لوگوں کے تعداد سے دس گنا نیکیاں دی جائیں گی جنہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور وہاں اعتکاف میں بیٹھا ہو۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۳۹۵)

مسلمہ طور پر اس قسم کی فضیلت اس شخص کے لیے ہے جو اس خدا کی بارگاہ میں جو کعبہ کا پروردگار ہے سر تعظیم جھکائے اس کی عبادت کرے اس گھر کے احترام کو مدنظر رکھے اس کا پیام دل کے کان سے سنے اور اس کی پابندی کرے۔

(۱۰۷) سورہ الماعون

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۷ آیات ہیں۔)

سورہ ماعون کے مطالب

یہ سورہ بہت سے مفسرین کے نظریہ کے مطابق مکی سورتوں میں سے ہے اس کی

آیات کا لب ولہجہ جو مختصر اور موثر انداز میں قیامت اور اس کے منکرین کے اعمال کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں اس مطلب کی ناطق گواہ ہیں۔ مجموعی طور پر اس سورہ میں منکرین قیامت کی صفات و اعمال کو پانچ مرحلوں میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس عظیم دن کی تکذیب کی وجہ سے راہ خدا میں انفاق کرنے اور یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے سے کس طرح روگردانی کرتے ہیں اور وہ نماز کے بارے میں کیسے غافل اور ریا کار ہیں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے سے کس طرح روگردانی کرتے ہیں۔ اس سورہ کی شان نزول کے بارے بعض نے تو یہ کہا ہے کہ یہ ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوا ہے جو روزانہ دو بڑے بڑے اونٹ نحر کیا کرتا تھا اور وہ خود اور اس کے یار دوست انہیں کھاتے تھے لیکن ایک دن ایک یتیم آیا اور اس نے ان سے کچھ مانگا تو اس نے اپنے عصا سے اسے مارا اور اسے دور کر دیا۔ بعض دوسرے مفسرین نے یہ کہا ہے کہ یہ ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَ اَرَءَيْتَ الَّذِى يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فِىْ
فَرَائِضِهِ وَنَوَافِلِهِ قَبِلَ اللّٰهُ صَلَاتَهُ وَ صِيَامَهُ
وَلَمْ يُحَاسِبْهُ بِمَا كَانَ مِنْهُ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

جو شخص اس سورہ کو اپنی فریضہ اور نافلہ نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے نماز و روزہ کو قبول کرے گا اور ان کاموں کے مقابلہ میں جو اس سے دنیا کی زندگی میں سرزد ہوئے ہیں اس کا کوئی حساب نہیں لے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۰۱)

(۱۰۸) سورہ کوثر

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۳ آیات ہیں)

سورہ کوثر کے مطالب

مشہور یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے لیکن بعض نے اس کے مدنی ہونے کا احتمال بھی دیا ہے یہ احتمال بھی دیا گیا ہے کہ یہ سورہ دوبار نازل ہوا ایک دفعہ مکہ میں اور دوسری دفعہ مدینہ میں لیکن جو روایات اس کے شان نزول میں وارد ہوئی ہیں وہ اس کے مکی ہونے کے مشہور قول کی تائید کرتی ہیں۔ اس سورہ کے شان نزول میں آیا ہے کہ عاص بن وائل نے جو مشرکین کے سرداروں میں سے تھا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسجد الحرام سے نکلتے وقت ملاقات کی اور کچھ دیر تک آپ سے باتیں کرتا رہا۔ قریش کے سرداروں کا ایک گروہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے دور سے اس منظر کا مشاہدہ کیا جس وقت عاص بن وائل مسجد میں داخل ہوا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تو کس سے باتیں کر رہا تھا اس نے کہا اس ابتر شخص سے اس نے اس تعبیر کا اس لیے انتخاب کیا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند عبداللہ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور عرب ایسے آدمی کو جس کا کوئی بیٹا نہ ہو ابتر کہا کرتے تھے لہذا قریش نے پیغمبر اکرم ﷺ کے فرزند کی وفات کے بعد اس لقب کو آنحضرت کے لیے انتخاب کر رکھا تھا جس پر یہ سورت نازل ہوئی اور پیغمبر اکرم ﷺ کو بہت سی نعمتوں اور کوثر کی بشارت دی اور ان کے دشمنوں کو ابتر کہا۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۴۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۱۰)

اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے بانوئے اسلام جناب خدیجہ سے دو پسر تھے ایک قاسم اور دوسرے طاہر جنہیں عبداللہ بھی کہتے تھے دونوں ہی مکہ میں دنیا سے

چل بسے اور پیغمبر اکرم ﷺ کے کوئی بیٹا نہ رہا اس بات نے قریش کے بدخواہوں کی زبان کھول دی اور وہ آنحضرت ﷺ کو ابتر کہنے لگے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۰ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۱۰)

وہ اپنی روایت کے مطابق بیٹے کو حد سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اسے باپ کے پروگرام کو جاری رکھنے والا شمار کرتے تھے اس سانحے کے باعث ان کا خیال یہ تھا کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے پروگرام معطل ہو کر رہ جائیں گے چنانچہ وہ اس بات پر بہت خوش تھے۔ قرآن مجید نازل ہوا اور اس سورہ میں اعجاز آمیز طریقہ سے انہیں جواب دیا اور یہ خبر دی کہ آنحضرت کے دشمن ہی ابتر رہیں گے اور اسلام وقرآن کا پروگرام کبھی منقطع نہیں ہوگا اس سورہ میں جو بشارت دی گئی ہے وہ ایک طرف تو دشمنان اسلام کی امیدوں پر ایک ضرب تھی اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کے لیے تسلی خاطر تھی جن کا قلب پاک اور نازک دل اس قبیح لقب اور دشمنوں کی سازش کو سن کر غمگین اور مکدر ہوا تھا۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے

مَنْ قَرَأَهَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ وَاُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ قُرْبَانٍ قَرَّبَهُ الْعِبَادُ فِي يَوْمِ عِيْدٍ وَيُقَرِّبُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ جو شخص اس کی تلاوت کرے خدا اسے جنت کی نہروں سے سیراب کرے گا اور ہر قربانی کی تعداد میں جو خدا کے بندے عید قربان کے دن کرتے ہیں اور اسی طرح سے وہ قربانیاں جو اہل کتاب اور مشرکین دیتے ہیں ان سب کی تعداد کے برابر اس کو اجر دے گا اس سورہ کا نام کوثر اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

(۱۰۹) سورہ کافرون

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۶ آیات ہیں)

سورہ کافرون کے مطالب

یہ سورہ ایسے زمانہ میں نازل ہوا جب مسلمان اقلیت میں تھے اور کفار اکثریت میں پیغمبر پر ان کی طرف سے سخت دباؤ تھا اور انہیں اصرار تھا کہ کسی طرح سازش کر کے آپ کو شرک کی طرف کھینچ لیں پیغمبر نے ان کی اس پیش کش کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور انہیں کلی طور پر مایوس کردیا اور ان کے ساتھ الجھے بھی نہیں۔ یہ بات تمام مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ ہے کہ وہ اسلام اور دین کی اساس کے بارے میں دشمن کے ساتھ کسی حالت میں بھی مصالحت نہ کریں اور جب بھی ان کی طرف سے اس قسم کی خواہش کی جائے تو انہیں کامل طور سے مایوس کردیں اس سورہ میں اس معنی پر خصوصیت کے ساتھ دو مرتبہ تاکید ہوئی ہے کہ میں تمھارے معبودوں کی پرستش نہیں کروں گا اور یہ تاکید انہیں مایوس کرنے کے لیے ہے اس طرح اس بات کی دوبار تاکید ہوئی ہے کہ تم بھی ہر گز میرے معبود خدائے یگانہ کی عبادت نہیں کرو گے یہ ان کی ہٹ دھری کی ایک دلیل ہے اور اس کا انجام یہ ہے کہ میں ہوں اور میرا دین توحید اور تم ہو اور تمھارا شرک آلود دین۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں بہت زیادہ روایات نقل ہوئی ہیں جو اس کے مطالب کی حد سے زیادہ اہمیت کی ترجمان ہیں۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ رُبُعَ

الْقُرْاٰنِ وَ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ
وَبَرِأَ مِنَ الشِّرْكِ وَيُعَافَى مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ

جو شخص سورہ قل یٰاَیُّھَاالْکَافِرُوْن کو پڑھے گا تو ایسا ہے جیسے اس نے چوتھائی قرآن پڑھا ہو سرکش شیاطیں اس سے دور رہیں گے وہ شرک سے پاک ہوجائے گا اور روز قیامت کی گھبراہٹ سے اماں میں ہوگا۔

ربع القرآن چوتھائی قرآن کی تعبیر شاید اس بناء پر ہے کہ قرآن کا تقریباً چوتھا حصہ شرک و بت پرستی سے مبارزہ میں ہے اور اس کا نچوڑ اور خلاصہ اس سورہ میں آیا ہے اور سرکش شیاطین کا دور ہونا اس بناء پر ہے کہ اس سورہ میں مشرکین کی پیش کش کو ٹھکرا دیا گیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ شرک شیطان کا اہم ترین آلہ ہے۔ قیامت میں نجات بھی پہلے درجہ میں توحید اور نفی شرک کی مرہوں منت ہے وہی مطلب جس کے گرد یہ سورہ گردش کرتا ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجیے جسے میں سوتے وقت پڑھا کروں آپ نے فرمایا۔

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتَمَتِهَا فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

جب تو اپنے بستر پر جائے تو سورہ قل یا ایہا الکافرون کو پڑھ اس کے بعد سوجا کیونکہ یہ شرک سے بیزاری ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۲۰)

رسول خدا ﷺ سے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ نے جبیر بن مطعم سے

فرمایا کیا تو اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب تو سفر پر جائے تو زاد راہ اور توشہ کے لحاظ سے اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہو اس نے عرض کی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ان پانچ سورتوں کو پڑھا کرو۔

۱۔ قُلْ یَاۤاَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ ۲۔ وَاِذَا جَاۤءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

۳۔ وَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ۴۔ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

۵۔ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

اور اپنی قرائت کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا کرو اور ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا میرے والد کہا کرتے تھے کہ قل یا ایھا الکافرون ربع قرآن ہے اور جب آپ اس کی قرائت سے فارغ ہوتے تو فرماتے

اَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ اَعْبُدُاللّٰهَ وَحْدَهُ

میں صرف خدائے واحد کی عبادت کرتا ہوں میں صرف خدائے واحد کی عبادت کرتا ہوں۔

(۱۱۰) سورہ نصر

(یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں ۳ آیات ہیں)

سورہ نصر کے مطالب

یہ سورہ مدینہ میں ہجرت کے بعد نازل ہوا ہے اور اس میں ایک بہت بڑی کامیابی اور فتح عظیم کی بشارت ہے کہ اس کے بعد لوگ گروہ در گروہ خدا کے دین میں داخل ہوں گے لہٰذا اس عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے پیغمبر اکرم ﷺ کو تسبیح حمد الٰہی اور استغفار کرنے کی

دعوت دی گئی ہے ۔اگر چہ اسلام میں بہت سی فتوحات ہوئی ہیں لیکن اوپر والی بات کے پورا ہونے کے طور پر فتح مکہ کے سوا اور کوئی فتح نہیں تھی اس سورہ کا ایک نام سورہ تودیع یعنی خدا حافظ کیونکہ اس میں ضمنی طور پر پیغمبر کی رحلت کی خبر ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس وقت یہ سورہ نازل ہوا اور پیغمبر اکرم ﷺ نے اس کی اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی تو سب بہت خوش اور مسرور ہوئے لیکن پیغمبر ﷺ کے چچا عباس اس کو سن کر رونے لگے پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا اے چچا آپ کیو رو رہے ہیں عرض کیا میرا گمان یہ ہے کہ اس سورہ میں آپ کی رحلت کی خبر دی گئی ہے تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا یہی بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۴ یہ مضمون متعدد روایات میں مختلف الفاظ کے ساتھ ذکر ہوا ہے المیزان جلد ۲۰ ص ۵۳۲ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۳۰)

اس بارے میں کہ یہ مطلب اس سورہ کے کس جملہ سے معلوم ہوتا ہے مفسرین کے درمیان اختلاف ہے کیونکہ آیات کے ظاہر میں تو فتح اور کامیابی کی بشارت کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے ظاہراً اس مفہوم کا اس بات سے استفادہ کیا گیا ہے کہ یہ سورہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیغمبر ﷺ کی رسالت آخرت کو پہنچ رہی ہے آپ کا دین مکمل طور پر ثابت اور مستقر ہو چکا ہے اور یہ معلوم ہے کہ ایسی حالت میں سرائے فانی سے جہاں باقی کی طرف رحلت کی توقع پورے طور پر قابل پیش بینی ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے

مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا وہ اس شخص کے مانند ہے
جو فتح مکہ میں پیغمبر ﷺ کے ہمراہ تھا۔
(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۳۰)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سورہ اذا جآء نصر اللہ والفتح کو نافلہ یا واجب نماز میں پڑھے گا خدا اس کو اس کے تمام دشمنوں پر فتح یاب کرے گا اور وہ قیامت میں اس حالت میں وارد محشر ہوگا کہ اس کے ہاتھ میں ایک عہد نامہ ہوگا جو بات کرے گا خدا نے اسے اس کی قبر کے اندر سے باہر بھیجا ہے اور وہ جہنم کی آگ سے امان نامہ ہے۔ (مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۳۰)

(۱۱۱) سورہ لہب

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

اس کی فضیلت

یہ سورہ جو مکہ میں اور تقریباً پیغمبر اسلام کی آشکارا اعلانیہ دعوت کے آغاز میں نازل ہوا تھا وہ واحد سورہ ہے جس میں پیغمبر ﷺ اور اسلام کے دشمنوں میں سے اس زمانہ کے ایک دشمن یعنی ابولہب پر نام لے کر سخت حملہ کیا گیا ہے اور اس کا مضمون اس بات کی نشان دہی کرتا کہ اسے پیغمبر ﷺ کے ساتھ خصوصی عداوت تھی وہ اور اس کی بیوی کام بگاڑنے اور بدزبانی کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تھے قرآن صراحت کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ دونوں جہنمی ہیں اور ان کے لیے نجات کی کوئی راہ نہیں ہے یہ معنی صحیح ثابت ہوا اور وہ دونوں کے دونوں انجام کار دنیا سے بے ایمان گئے یہ قرآن کی ایک واضح پیش گوئی ہے۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ نے فرمایا

مَنْ قَرَأَهَا رَجَوْتُ اَنْ لَّا يَجْمَعَ اللّٰهُ

بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَبِىْ لَهَبٍ فِىْ دَارٍ وَّاحِدَةٍ

جو شخص اس کی تلاوت کرے گا مجھے امید ہے کہ خدا اسے اور ابولہب کو ایک گھر میں اکٹھا نہیں کرے گا یعنی وہ اہل بہشت سے ہوگا جب کہ ابولہب اہل دوزخ سے ہے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۵۸ وتفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۴۲)

(۱۱۲) سورہ اخلاص

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۴ آیات ہیں۔)

سورہ اخلاص کے مطالب

یہ سورہ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے سورہ اخلاص اور سورہ توحید پروردگار کی توحید اور اس کی یگانگت اور یکتائی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور چار مختصری آیات میں خدا کی وحدانیت کی اس طرح سے توصیف وتعریف کی ہے جس میں اضافہ کی ضرورت نہیں ہے اس سورہ کی شان نزول کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے اس طرح نقل ہوا ہے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ تقاضا کیا کہ آپ ان کے لیے خدا کی توصیف بیان کریں پیغمبر تین دن تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ سورہ نازل ہوا اور ان کو جواب دیا ۔بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ سوال کرنے والا عبداللہ بن صوریا تھا جو یہودیوں کے مشہور سرداروں میں سے ایک تھا اور دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ اس قسم کا سوال عبداللہ بن سلام

نے پیغمبر اکرم ﷺ سے مکہ میں کیا تھا اور اس کے بعد وہ ایمان لے آیا تھا لیکن اپنے ایمان کو اس طرح سے چھپائے ہوئے تھا۔ دوسری روایات میں یہ آیا ہے کہ اس قسم کا سوال مشرکین مکہ نے کیا تھا۔ (المیزان جلد ۱۰ ص ۵۴۶ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۳)

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ سوال کرنے والا نجران کے عیسائیوں کا ایک گروہ تھا ان روایات کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ سوال ان سب کی طرف سے ہوا ہو اور یہی بات اس سورہ کی حد سے زیادہ عظمت و بزرگی کی ایک دلیل ہے جو مختلف افراد و اقوام کے سوالات کا جواب دیتا ہے۔

اس سورہ کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں مشہور اسلامی منابع میں بہت سی روایات آئی ہیں جو اس سورہ کی حد سے زیادہ عظمت کی ترجمان ہیں۔

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے کہ آپ نے فرمایا

اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَۃٍ

کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک ہی رات میں
ایک ایک تہائی قرآن پڑھ لے۔

حاضرین میں ایک نے عرض کیا اے رسول خدا ایسا کرنے کی کس میں طاقت ہے پیغمبر ﷺ نے فرمایا

(اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" سورہ قل ھو اللہ احد پڑھا کرو)

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیا ہے کہ جب رسول خدا ﷺ نے سعد بن معاذ کے جنازے پر نماز پڑھی تو آپ نے فرمایا ستر ہزار فرشتوں نے جن میں

جبرئیل بھی تھے اس کے جنازے پر نماز پڑھی ہے میں جبرئیل سے پوچھا ہے کہ وہ کس عمل کی بناء پر تمہارے نماز پڑھنے کا مستحق ہوا ہے۔جبرئیل نے کہا اٹھتے بیٹھتے پیدل چلتے اور سوار ہوتے اور چلے پھرتے قل ھواللہ احد پڑھنے کی وجہ سے۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵٦۱ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۲)

ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص پر ایک رات اور دن گزر جائے اور وہ پنجگانہ نمازیں پڑھے اور ان میں قل ھواللہ احد کی قرائت نہ کرے تو اس سے کہا جائے گا

یَاعَبۡدَاللّٰهِ لَسۡتَ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ

(اے بندہ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔)

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵٦۱ اور تفسیر وحدیث کی دوسری کتابیں تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۲)

ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے آپ نے فرمایا جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہر نماز کے بعد قل ھواللہ احد کے پڑھنے کو ترک نہ کرے کیونکہ جو شخص اسے پڑھے گا خدا اس کے لیے خیر دنیا و آخرت جمع کردے گا اور خود اسے اور اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد کو بخش دے گا۔

(مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵٦۱ اور تفسیر وحدیث کی دوسری کتابیں تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۵)

اس سورہ کی فضیلت میں اتنی زیادہ روایات ہیں کہ وہ اس مختصر بیان میں نہیں سما سکتیں اور ہم نے جو کچھ نقل کیا ہے وہ صرف ان کا ایک حصہ ہے۔اس بارے میں کہ سورہ قل ھواللہ احد قرآن کی ایک تہائی کے برابر کیسے ہوگیا تو بعض نے تو یہ کہا ہے کہ یہ اس بناء پر ہے کہ قرآن احکام و عقائد اور تاریخ پر مشتمل ہے اور یہ سورہ عقائد کے حصہ کو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہے بعض دوسرے مفسرین نے یہ کہا ہے کہ قرآن کے تین حصے ہیں مبداء و معاد اور جو کچھ

ان دونوں کے درمیان ہے اور یہ سورہ پہلے حصہ کی تشریح کرتا ہے۔ایک اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت اس سورہ کا پڑھنا رزق کو بڑھاتا ہے اور فقر و فاقہ کو دور کردیتا ہے۔یہ بات قابل قبول ہے کہ قرآن کی تقریباً ایک تہائی توحید کے بارے میں بحث کرتی ہے اور اس کا خلاصہ سورہ توحید میں آیا ہے۔اور ایک حدیث میں ہے کہ امام علی بن الحسین علیہ السلام سے لوگوں نے سورہ توحید کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلِمَ اَنَّهُ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَام" مُتَعَمِّقُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" وَالْاٰيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْحَدِيْدِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَ هُوَ عَلِيْم" بِذَاتِ الصُّدُوْرِ فَمَنْ رَامَ وَرَاءَ ذَالِكَ فَقَدْ هَلَكَ

خداوند تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی جو مسائل میں تعمق اور غور اور خوف کرنے والی ہوں گی لہذا اس ۔نے مباحث توحید اور خدا شناسی کے سلسلہ میں سورہ قل ھواللہ احد اور سورہ حدید کی ابتدائی آیات علیم بذات الصدور تک نازل فرمائیں جو شخص اس سے زیادہ کا طلب گار ہوگا وہ ہلاک ہوجائے گا۔ایک حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے کہ آپ نے اس بات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ کفار و بت پرست اسم اشارہ کے ساتھ اپنے بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور کہتے تھے اے حضرت محمد ﷺ یہ ہمارے خدا ہیں تو بھی اپنے خدا کی تعریف و توصیف کرتا کہ ہم اسے دیکھیں اور اس کا ادراک کریں تو خدا نے یہ آیات نازل کی قل ھو اللہ احد ھو میں ھا مطلب کو ثابت کرنے اور توجہ دینے کیلئے ہے۔

(اصول کافی جلد ۱ ص باب النسبۃ حدیث ۳ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۵۵)

(۱۱۳)سورہ الفلق

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۵ آیات ہیں)

اس سورہ کی فضیلت میں پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل ہوا ہے آپ نے فرمایا

اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اٰیاتٌ "لَمْ یُنْزَلْ مِثْلُهُنَّ اَلْمَعُوْذَتَانِ

مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ ان کی مثل اور مانند اور نازل نہیں ہوئی اور وہ دو سورتیں فلق اور ناس ہیں۔

ایک اور حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیا ہے جو شخص نماز وتر میں سورہ فلق وناس اور قل ھواللہ احد کو پڑھے گا تو اس کو یہ کہا جائے گا کہ اے بندہ خدا تجھے بشارت ہو خدا نے تیری نماز وتر قبول کر لی ہے۔

(نور الثقلین جلد ۵ ص ۷۱۲ و مجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۷ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۷۳)

ایک روایت میں پیغمبر اکرم ﷺ سے آیا ہے آپ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی دو سورتوں کی تعلیم دوں جو قرآن کی سورتوں میں سب سے زیادہ افضل و برتر ہیں اس نے عرض کیا ہاں اے رسول اللہ تو حضرت نے اسے معوذتیں سورہ فلق وناس کی تعلیم دی اور اس سے فرمایا جب تو بیدار ہو یا سونے لگے تو ان کو پڑھا کر یہ بات واضح ہے کہ یہ سب کچھ ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے روح و جان اور عقدہ و عمل کو اس کے مطالب کے ساتھ ہم آہنگ کریں۔

سورہ فلق کے مطالب

ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے کہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اگر چہ مفسرین کی ایک دوسری جماعت اسے مدنی سمجھتی ہے اس سورہ کے مطالب ایسی تعلیمات ہیں جو خدا نے پیغمبر

ﷺ کو بالخصوص اور سب مسلمانوں کو بالعموم تمام اشرار کے شر سے اس کی ذات پاک سے پناہ مانگنے کے سلسلہ میں دی ہیں تا کہ خود کو اس کے سپرد کردیں اور اس کی پناہ میں ہر صاحب شر موجود کے شر سے امان میں رہیں۔اس سورہ کے شان نزول کے بارے میں اکثر کتب تفاسیر میں کچھ روایات نقل ہوتی ہیں جن کے مطابق بعض یہودیوں نے پیغمبر اکرم ﷺ پر جادو کردیا تھا جس سے آپ بیمار ہوگئے تھے جبرئیل نازل ہوئے اور جس کنویں میں جادو کے آلات چھپائے ہوئے تھے اس جگہ کی نشان دہی کی اسے باہر نکالا گیا پھر اس سورہ کی تلاوت کی پیغمبر ﷺ کی حالت بہتر ہوگئی۔یہ سورہ مشہور قول کے مطابق مکی ہے اور اس کا لب و لہجہ بھی مکی سورتوں والا ہے جب کہ پیغمبر کا یہودیوں سے واسطہ مدینہ میں پڑا اور خود یہی بات اس قسم کی روایات کی عدم اصالت کی ایک دلیل ہے۔دوسری طرف اگر پیغمبر اکرم ﷺ پر جادوگر اتنی آسانی کے ساتھ جادو کرلیا کریں کہ وہ بیمار پڑجائیں اور بستر علالت پر دراز ہوجائیں تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ آپ کو آپ کے عظیم ہدف اور مقصد سے آسانی سے روک دیں۔مسلمہ طور پر وہ خدا جس نے آپ کو اس قسم کے ماموریت اور عظیم رسالت کے لئے بھیجا ہے وہ آپ کو جادوگروں کے جادو کے نفوذ سے بھی محفوظ رکھے گا تا کہ نبوت کا بلند مقام ان کے ہاتھ میں بازیچہ اطفال نہ بنے۔

(۱۱۴)سورہ الناس

(یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا اس میں ۶ آیات ہیں۔)

سورہ الناس کے مطالب

انسان ہمیشہ وسوسوں کی زد میں ہے اور شیاطین جن وانس کی یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اس کے قلب و روح میں نفوذ کریں انسان کا مقام علم میں جتنا بالا ہوتا جاتا ہے اور اس کی حیثیت اجتماع اور معاشرے میں جتنی بڑھتی جاتی ہے شیاطین کے سوسے اتنے ہی زیادہ شدید

ہوتے چلے جاتے ہیں تا کہ اس کو راہ حق سے منحرف کر دیں اور ایک دانش ور عالم کے فساد و خرابی سے سارے جہاں کو تباہ و برباد کر ڈالیں۔

یہ سورہ پیغمبر اکرم ﷺ کو ایک نمونہ واسوہ کے طور پر اور پیشوا و رہبر کی حیثیت سے یہ حکم دے رہی ہے کہ تمام وسوسے ڈالنے والوں کے شر سے خدا کی پناہ طلب فرمائیں۔

اس سورہ کے مطالب ایک لحاظ سے سورہ فلق سے مشابہ ہیں اور دونوں میں ہی شرور و آفات سے خداوند بزرگ کی پناہ مانگنے کا بیان کیا گیا ہے اس فرق کے ساتھ کہ سورہ فلق میں شرور کے مختلف انواع و اقسام بیان کیے گئے ہیں لیکن اس سورہ میں صرف نظر نہ آنے والے وسوسہ گروں وسواس الخناس کا ذکر ہے۔

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ سخت بیمار پڑ گئے تو خدا کے دو عظیم فرشتے جبرئیل و میکائیل آپ ﷺ کے پاس آئے جبرئیل تو پیغمبر ﷺ کے سر کی طرف بیٹھ گئے اور مکائیل پاؤں کی طرف جبرئیل نے سورہ فلق کی تلاوت کی پیغمبر اکرم ﷺ کو اس کے ذریعے خدا کی پناہ میں دے دیا اور میکائیل نے سورہ قل اعوذ برب الناس کی تلاوت کی۔

(نورالثقلین جلد ۵ ص ۷۴۵ ومجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۸۳)

ایک اور روایت میں جو امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور ہم اس کی طرف پہلے بھی اشارہ کر چکے ہیں آیا ہے کہ جو شخص نماز وتر میں معوذتین (سورہ فلق و ناس) اور قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرے گا اس سے کہا جائے گا اے بندہ خدا تجھے بشارت ہو کہ خدا نے تیری نماز وتر کو قبول کر لیا ہے۔

(نورالثقلین جلد ۵ ص ۷۴۵ ومجمع البیان جلد ۱۰ ص ۵۶۹ تفسیر نمونہ جلد ۲۷ ص ۵۸۳)

تجوید القرآن

حروف تہجی اور ان کے مخارج

عربی زبان میں حروف تہجی کی تعداد ۲۸ ہے اور بعض حضرات نے الف کو الگ شمار کر کے ۲۹ تحریر کی ہے۔

ان تمام حروف کے بنیادی مخارج تین ہیں (۱) حلق (۲) دہن (۳) لب و دندان۔

حلق کے تین حصے ہیں ۱ انتہائی ۲ وسط درمیانی ۳ ابتدائی

بعض حروف اس کے اندرونی حصہ سے خارج ہوتے ہیں جیسے

۱ ھمزہ ۲ ھاء انتہائی حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

دو درمیانی حلق سے ادا ہوتے ہیں (۱) عین (۲) ح

دو ابتدائی حلق سے ادا ہوتے ہیں جیسے (۱) غین (۲) خ

معلوم ہوا حروف حلق چھ ہیں (۱) ھمزہ (۲) ھا (۳) عین (۴) غین (۵) ح (۶) خ

(حرف حلق شش بود اے نور عین ہمزہ ہا حا و خا و عین غین)

دہن کے دس مخارج ہیں جن سے اٹھارہ حروف ادا کئے جاتے ہیں

(۱) زبان کی جڑ تالو سے ملا کر یہ قاف کا مخرج ہے: جیسے قَالَ

(۲) زبان کی جڑ سخت تالو سے ملا کر کاف ادا ہوتا ہے: جیسے کان الناس

(۳) زبان کا درمیانی حصہ سے تین حروف ادا ہوتے جس حروف شجرہ بھی کہتے ہیں جیسے ۱ جیم ۲ شین ۳ ی ہے۔

(۴) زبان کا کنارہ حصہ اوپر داڑھ سے لگا کر ضاد ادا ہوتا ہے: جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ

(۵) زبان کا کنارہ ضاد کے مخرج کے بعد سے نوک زبان تک یہ لام کا مخرج ہے۔

(۶) زبان کا کنارہ لام کے مخرج سے زرا نیچے یہ نون کا مخرج ہے۔

(۷) زبان کی نوک سے زرا بالا تر تالو سے ملا کر یہ ر کا مخرج ہے بعض حضرات کے نزدیک لام نون اور ر کا مخرج ایک ہی ہے۔

(۸) زبان کی نوک کو ثنایا سے ملا کر اور تالو کی طرف اٹھا کر تین حروف ادا ہوتے ہیں جیسے (۱) دال (۲) ط (۳) ت جنھیں حروف نطیعہ کہتے ہیں۔

(۹) زبان کی نوک ثنایا سفلی سے ملا کر تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱) ز (۲) س (۳) صاد

(۱۰) زبان کی بالکل نوک ثنایا علیا سے ملا کر بھی تین حروف ادا ہوتے ہیں جیسے (۱) ث (۲) ذال (۳) ظا

لب و دندان کے دو حصے ہیں

ثنایا علیا کو نیچے کے لب یعنی خشکی اور تر حصے کے درمیانی حصے سے ملا کر ایک حروف ادا ہوتا ہے۔ جیسے (فا)

(۱) منہ گھول کرنے سے واو ادا ہوتا ہے

(۲) دونوں لبوں کو ملا کر میم اور با ادا ہوتا ہے

واضح رہے کہ نون غنہ اور میم ساکن کو ناک سے ادا کیا جاتا ہے اور یہی حال تنوین کا بھی ہے۔

دانتوں کے اقسام

عام طور سے انسانوں کے ۳۲ دانت ہوتے ہیں اور ان کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ثنایا یہ سامنے کے چار دانت ہیں دو اوپر کے دو نیچے کے۔

(۲) رباعیات یہ بھی چار دانت ہیں دو اوپر اور دو نیچے (ثنایا کے پہلو میں)

(۳) انیاب یہ بھی چار دانت ہیں دو اوپر دو نیچے (رباعیات کے پہلو میں)

(۴) اضراس داڑھ ان کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ضواحک یہ چار دانت ہیں دو اوپر دو نیچے انیاب کے پہلو میں۔

(۲) طواحن یہ بارہ دانت ہیں چھ اوپر چھ نیچے ضواحک کے پہلو میں۔

(۳) نواجز یہ چار دانت ہیں دو داہنے دو بائیں ایک اوپر ایک نیچے انہیں عقل کے دانت بھی کہا جاتا ہے اور بعض لوگوں کے یہاں نہیں بھی ہوتے ہیں۔

حروف کے صفات

عربی زبان میں حروف کی اٹھارہ صفتیں لازمی ہیں اور بہت سی صفتیں غیر لازم بھی ہیں لازمی صفتوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) حروف جہریعنی آواز کا بلند کرنا یہ اٹھارہ حروف میں ہوتا ہے۔

۱۔ ظ ۲۔ لام ۳۔ قاف ۴۔ واو ۵۔ ر ۶۔ ب ۷۔ ض ۸۔ ذ ۹۔ غ ۱۰۔ ز ۱۱۔ آ ۱۲۔ ج ۱۳۔ ن ۱۴۔ د ۱۵۔ م ۱۶۔ ط ۱۷۔ ی ۱۸۔ ع

(۲) حروف ہمس آواز کو دبا کر نکالنا یہ دس ۱۰ حروف میں ہوتا ہے۔

۱۔ ح ۲۔ ث ۳۔ ت ۴۔ کاف ۵۔ سین ۶۔ ف ۷۔ش ۸۔خ ۹۔ ص ۱۰۔ ہ

(۳) شدت آواز کو قوی بنا کر بزور ادا کرنا یہ آٹھ حروف میں ہوتا ہے

(۱) ا (۲) ج (۳) د (۴) ت (۵) کاف (۶) قاف (۷) ط (۸) ب

(۴) رخاوہ آواز کا آسانی اور آہستگی سے نکلنا یہ پندرہ حروف میں ہوتا ہے۔

ح س ش خ ص ہ ز ف ظ ض غ ث ذ ی

(۵) اطباق۔ ان حروف کی ادائیگی میں منہ بند ہو جاتا ہے جیسے ص ض ط ظ

(۶) انفتاح۔ ان حروف کی ادائیگی میں منہ کھل جاتا ہے یہ مذکورہ بالا چار حروف کے علاوہ باقی ۲۴ حروف میں ہوتا ہے۔

(۷) استعلاء ان کی ادائیگی میں زبان اوپر کی طرف جاتی ہے: جیسے قاف ظ خ ص ض غ ط

(۸) استفال

ان کی ادائیگی میں زبان نیچے کی طرف جاتی ہے یہ مذکورہ سات کے علاوہ ۲۱ حروف ہیں۔

(۹) اعتلال ان حروف میں رتغیر ہوجاتا ہے و ا ی

(۱۰) صفیر۔ ان حروف کی ادائیگی میں سیٹی سی نکلتی ہے ز س ص

(۱۱) تفشی۔ ان حروف کی ادائیگی میں کام و دہن میں پھیلاؤ پیدا ہوتا ہے ش ر ف

(۱۲) انحراف۔ ان حروف کی ادائیگی میں زبان اندر کی طرف جاتی ہے جیسے: ر لام

(۱۳) تکریر۔ اس حرف کی ادائیگی میں تکرار جیسی ہوتی ہے جیسے ر

(۱۴) استطالت۔ اس حرف کی ادائیگی میں طول دینا پڑتا ہے جیسے ضاد

(۱۵) قلقلہ۔ قلقلہ ان حروف کی ادائیگی میں دہن میں جنبش ضروری ہے، یعنی جھٹکا آئیگا

جیسے قاف ط ب جیم دال

(۱۶) درمیان شدت و رخاوہ جیسے لام نون ع م ر

(۱۷) مد۔ یہ تین حرف ہیں واو ساکن ماقبل مضموم یاء ساکن ماقبل مکسور الف ماقبل مفتوح

(۱۸) لین۔ یہ دو حرف ہیں واو اور یاء ساکن ماقبل مفتوح یہ حروف نرمی سے ادا ہوجاتے ہیں۔

مد کے معنی کھینچ کر پڑھنے کے ہیں اور قصر اس کے برخلاف ہے حروف مد تین ہیں الف واو ساکن ماقبل مضموم یاء ساکن ماقبل مکسور سبب مد وہ الف یا سکون ہوتا ہے جو حروف مد کے بعد واقع ہوتا ہے چاہئے ایک ہی لفظ میں ہو یا دوسرے لفظ میں اس طرح مد میں ذیل قسمیں پیدا ہوجاتی ہیں۔

(۱) ہمزہ اور مد دونوں ایک کلمہ میں ہوں اور ہمزہ حرف مد سے پہلے ہو اس صورت میں سب نے قصر سے پڑھا ہے۔

(۲) ہمزہ اور مد دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں اور ہمزہ حرف مد کے بعد ہو اس صورت میں

سب نے مد سے پڑھا ہے اور مد واجب یا مد متصل کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً جآء تمی سوء

(۳) حرف مد ایک لفظ میں ہو اور ہمزہ دوسرے لفظ میں جیسے بمآ انزل اسے مد منفصل اور جائز کہتے ہیں۔

(۴) جہاں سبب مد ہمزہ کے بجائے سکون ہو اور وہ بھی وصل و وقف ہر حال میں لازم ہو جاتا ہے ادغام کے ساتھ ہو یا بلا ادغام: جیسے صآخہ تُحَآجُّوْنِیْ قٓ والقراٰن اور تمام مقطعات قرآن جن میں تین حرف ہیں اور ماقبل حرف آخر حرف مد ہے اسے بھی مد لازم کہا جاتا ہے۔

(۵) سبب مد سکون عارضی ہو جو سبب وقف یا ادغام پیدا ہو گیا ہو جیسے الباب یُؤمِنُوْنَ نَسْتَعِیْنَ ان مقامات پر طول وقصر و وسط سب جائز ہے۔

(۶) مد حرف لین میں واقع ہو حرف لین سے مراد واو ساکن یا یاء ساکن کہ جس کا ماقبل مفتوح ہو اور سبب مد ہمزہ ہو جو درمیان کلمہ میں جیسے: سُوْءَ ۃ کھِیْئَۃ و استیأ س ولا تیأ سو وغیرہ ان مقامات پر قصر سے کام لیا جاتا ہے۔

(۷) مد حرف لین میں ہو اور ہمزہ آخر کلمہ میں ہو جیسے سوء شئ اس مقام پر طول اور توسط سے کام لیا گیا ہے۔

(۸) مد حرف لین میں ہو اور وجہ سکون عارضی ہو جیسے خوف بین وغیرہ یہاں طول وقصر و متوسط سب جائز ہے۔

(۹) مد حرف لین میں ہو اور وجہ مد سکون لازم یا ادغام ہو جیسے سورہ فصلت میں ھآتَیْنِ یا بلا ادغام جیسے کٓھٰیٓعٓصٓ اور حمعسق کا عین کہ یہاں طول اور توسط دونوں جائز ہیں۔

ادغام و اظہار

کبھی کبھی کلام میں ایک ہی لفظ میں یا دو برابر کے الفاظ میں دو حرف ایک ہی صفت اور مخرج والے یا صرف ایک مخرج والے جمع ہو جاتے ہیں اور پہلا حرف ساکن ہوتا تو ایک کو دوسرے میں ملا دیا جاتا ہے کہ زبان کا ایک ہی مخرج سے دو مرتبہ ایک ہی حرف کا نکالنا مشکل ہوتا ہے جیسے یوجهه والیل قصر تم مالم تستمع قد دخل قد تبيّن فلمّا اثقلت

نون ساکن اور تنوین

نون ساکن جو ہمیشہ آخر کلمہ میں پایا جاتا ہے اور وصل و وقف ہر حالت میں ثابت رہتا ہے اس کے چار حکم ہیں

اظہار ادغام اخفاء قلب

اظہار وہاں ہوتا ہے جہاں حروف حلق کے ساتھ جمع ہو جائے

جیسے يناون مَنْ آمَنَ عذاب اليم ينهون اِنْ هُوىٰ اَنْعَمْتَ وَانْحَرْ مِنْ حكيم

غ وان يكون غَنِيًا اجرٌ غير ممنون

خ مَنْ خسفنا مقيم خَالِدِيْنَ

(ادغام)

ادغام وہاں ہوتا ہے جہاں نون ساکن یا تنوین آخر کلمہ میں ہوں اور حروف یرملون سے پہلے ہوں صرف را اور لام میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔

ی ومن يقل يومئذ يصدعون

ر مِنۡ رَّبکم غفورًا رحیم

میم مِنۡ مَّالِ اللہ مثلًا ما بعوضۃ

لام مِنۡ لَّدُنہ

واو مِنۡ وَّاق

ن مِنۡ نَا صِرِیۡنَ

اخفاء

جہاں نون ساکن یا تنوین کے بعد باقی پندرہ حروف واقع ہوں یہاں اخفاء کے ساتھ غنہ ضروری ہے جیسے

ت اَنۡتُمۡ مَنۡ تَابَ جنات تجری

ث عَلَی الۡحِنۡثِ العظیم مِنۡ ثمرۃٍ

ج تَنۡجِیۡ مَنۡ جَاء

د اَنۡدَاداً من دافق

ذ وانزرھم مِنۡ ذلك

اسی طرح باقی مثالیں بھی ہے

میم

میم کے بارے میں تین طرح کے احکام ہیں

۱ میم میم کے ساتھ جمع ہو جائے تو ادغام یا غنہ ضروری ہے

یُعَمّر دمّر صمّ

۲ میم ب کے ساتھ جمع ہوجائے تو اخفاء یا غنہ ہوگا جیسے من یعتصم باﷲ

۳ میم باقی حروف کے ساتھ جمع ہوجائے تو اظہار ہوگا لَهُمْ عَذَاب"

تفخیم و ترقیق

ترقیق حرف کو باریک بنا کر ادا کرنا ہے اور تفخیم موٹا بنا کر تفخیم ہی کو تغلیظ بھی کہتے ہیں۔

(۱) ر میں اصل تفخیم ہے کبھی کبھی ترقیق ہوجاتی ہے جب کسرہ یا یاء ساکن کے ساتھ جمع ہوجائے لیکن کسرہ حالت وقف میں ختم ہوجائے گا تو پھر ترقیق بھی ختم ہوجائے گی جیسے اصحاب النار لام میں اصل ترقیق ہے تفخیم وہاں ہوتی ہے جہاں لفظ اللہ سے پہلے زبر یا پیش آجائے یا لام مفتوح سے پہلے ط ظ یا ص آجائے جیسے: اِنطَلَقَ بِطَلَ مَطلَعِ الفَجرِ ظَلَمُوْ مَنْ اَظْلَمَ البتہ اگر دونوں طرف لام ہو تو ترقیق ہی بہتر ہے جیسے صَلصَال

ضمیر

اس حرف کا استعمال دو طرح ہوتا ہے کبھی بھر پور طریقہ سے کہ پیش واو معلوم ہو اور زیری اور کبھی ہلکے طریقہ سے کہ جیسے کوئی چیز کم ہوگئی ہے اول کو اشباع کہتے ہیں اور دوم کو اختلاس اشباع پیش کے ساتھ وہاں ہوتا ہے جہاں ماقبل زیر یا پیش ہو اور مابعد بھی متحرک ہو۔ جیسے ماله وولده انّهٗ حکیم زیر کے ساتھ وہاں ہوتا ہے جہاں ماقبل زیر ہو اور مابعد متحرک جیسے علی سَمْعِهٖ وَ بَصُرِهٖ

وقف

وقف کے معنی ٹھرنے کے ہیں اور یہ کام کبھی لفظ کے آخر میں ہوتا ہے اور کبھی سانس

ٹوٹ جانے کی بنا پر درمیان میں دونوں کے الگ الگ قواعد ہیں۔ وقف کلمہ کے آخر میں ہوتو اس کے تین طریقے ہوتے ہیں ۔ (۱) روم (۲) اشمام (۳) سکون

روم

روم کے معنی یہ ہیں کہ حرکت کو ختم کرتے ہوئے اس انداز سے تلفظ کرے کہ سننے والا محسوس کرلے کہ اصل حرکت کیا تھی۔

اشمام

اشمام کے معنی یہ ہیں کہ وقف کرتے ہوئے ہونٹوں کو جنبش دے کہ دیکھنے والا حرکت کا اندازہ کرلے۔

سکون

سکون کے معنی یہ ہے کہ حرکت کو یکسر ختم کردیا جائے روم صرف ضمہ رفع کسر اور جر میں جاری ہوتا ہے۔ جیسے الحمدُ اللّٰہِ مِنْ قَبلِ مَالِكِ هؤُ لاءِ یہ فتح اور نصب میں جائز نہیں ہے۔

اشمام صرف ضمہ اور رفع میں جاری ہوتا ہے۔ سکون ہر جگہ جاری ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ تین مقامات پر روم اور اشمام جائز نہیں ہے۔

(۱) تاءِ تانیث میں کہ وہ حالت وقف ہ ہوجاتی ہے اور وہاں روم اشمام کی گنجائش نہیں ہے۔

علامت وقف

شیخ ابو عبداللہ سجاوندی نے وقف کے بارے میں چھ رموز کا ذکر کیا ہے۔

(م) یہ وقف لازم کی علامت ہے کہ اگر یہاں وقف نہ کیا جائے تو معنی کے بدل جانے کا اندیشہ ہے جیسے انهم اصحاب النار

(۲ ط) یہ وقف مطلق کی علامت ہے کہ یہاں کلام کو روک کر بعد سے ابتدا کی جاسکتی ہے
جیسے یُوْقِنُوْنَ ط پر وقف کر کے اُولٰٓئِكَ سے ابتدا کرنا۔

(۳ ج) وقف جائز کی علامت ہے کہ یہاں ٹھر کر بعد سے ابتدا کرنا بہتر ہے۔
جیسے لَارَیْبَ فِیْهِ ج هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

(۴ ز) وقف مجوز کی علامت ہے کہ اصل وصل ہے لیکن وقف بھی ہوسکتا ہے اِشْتَرَ وُ
الْحَیَاۃ الدنیا بِالْاٰخِرَۃِ ز فَلَا یخفف عَنْهُمُ الْعَذَابِ۔

(۵ ص) وقف مرخص کی علامت ہے کہ طول کلام کی بنا پر ٹھر سکتے ہیں جس طرح ان فی
حلق السّمٰوٰت والارض میں مِنْ کُلِّ دابة پر وقف کرنا۔

(۶ لا) وقف کے ناجائز ہونے کی علامت ہے جیسے مبتدا وخبر یا مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے درمیان
وقف آیات کے مکمل ہوجانے کے بعد اس طرح کا وقف کیا جاسکتا ہے۔

علماء متاخرین نے ان رموز پر آٹھ رموز کا مزید اضافہ کیا ہے۔

(۷ قف) اس علامت کا حکم ط کا ہے۔

(۸ قفہ) اس علامت پر سکتہ کیا جاسکتا ہے لیکن سانس نہ توڑی جائے۔

(۹ س) یہ بھی سابق کی علامت جیسی علامت ہے۔

(۱۰ ق) قیل کی علامت ہے کہ بعض افراد نے وقف کے بارے میں کہا ہے۔

قلا قیل لا کی علامت ہے کہ بعض حضرات نے منع کیا ہے۔

(۱۱ صل) اس کا مطلب ہے وصل ضروری ہے اور وقف ممنوع ہے۔

(۱۲ صلی) اس کا مطلب ہے کہ وصل اولی ہے اگر چہ وقف بھی ممکن ہے۔

(۱۳ ک) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے رمز کا حال ہے ہی اس کا بھی ہے کذالك

(۱۴) واضح رہے کہ ایک وقف معانقہ بھی ہے ش (. .) جس کا مطلب یہ ہے کہ دو

مقامات میں سے ایک پر وقف ہوگا اور ایک پر نہ ہوگا اس کے علاوہ تجوید نے آیات کے بارے میں اختلافات کی وضاحت کرنے کے لئے حسب ذیل علامات مقرر کی ہیں۔

(۱۵ ھ) یہ علامت ہے کہ یہاں خمسہ پر کوفی اور بصری تمام قراء کا اتفاق ہے۔

(۱۶ خب) یہ علامت ہے کہ یہاں اہل کوفہ کے نزدیک خمسہ ہے۔

(۱۷ عب) یہ علامت ہے کہ یہاں اہل بصرہ کے نزدیک خمسہ ہے۔

(۱۸ ع) یہ علامت ہے کہ یہاں دونوں کے درمیان عشر میں اتفاق ہے اختلاف کی صورت میں بھی کوفیوں کا رمز عین ہی ہے بصری عب کہتے ہیں۔

(۱۹ تب) یہ علامت ہے کہ اس جگہ بصریوں کے نزدیک آیت ہے۔

(۲۰ لب) یہ علامت ہے کہ اس جگہ کوفیوں کے نزدیک آیت ہے۔

واضح رہے کہ اس طرح اموز و علامات کی کل تعداد بیس ۲۰ ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید میں چار سجدے واجب ہے مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	سپارہ نمبر	سورہ کا نام	سورہ نمبر	آیت نمبر
۱۔	۲۱	الٓمٓ تنزیل	۳۲	۱۵
۲۔	۲۴	حٰمٓ سجدہ	۴۱	۳۸
۳۔	۲۷	والنجّم	۵۳	۶۲
۴۔	۳۰	عَلَق	۹۶	۱۹

جن تفاسیر سے اس کتاب میں استفادہ کیا گیا ہے

کتاب کا نام	تصنیف
۱ تفسیر مجمع البیان	مشہور مفسر علامہ طبرسی
۲ تفسیر تبیان	آیۃ اللہ دانشمند فقید بزرگ شیخ طوسی
۳ تفسیر المیزان	آیۃ اللہ علامہ طباطبائی
۴ تفسیر صافی	آیۃ اللہ محسن فیض کاشانی
۵ تفسیر نور الثقلین	آیۃ اللہ مرحوم سید عبد علی بن جمعہ الحویزی
۶ تفسیر برہان	آیۃ اللہ سید ہاشم بحرین
۷ تفسیر نمونہ	آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی
۸ تفسیر روح المعانی	آیۃ علامہ شہاب الدین محمود آلوسی
۹ تفسیر المنار	آیۃ اللہ محمد رشید رضا تقریرات درس تفسیر شیخ محمد عبدہ
۱۰ تفسیر فی ظلال القرآن	سید قطب مصری
۱۱ تفسیر قرطبی	محمد بن احمد انصاری قرطبی
۱۲ تفسیر اسباب النزول	واحدی ابوالحسن علی متویہ نیشا بوری
۱۳ تفسیر مراغی	احمد مصطفیٰ مراغی
۱۴ تفسیر مفاتیح الغیب	فخر رازی
۱۵ تفسیر روح الجنان	ابوالفتوح رازی
۱۶ چہل حدیث	آیۃ اللہ روح اللہ امام خمینی
۱۷ فلسفۂ معجزہ	آیۃ اللہ ابوالقاسم الخوئی

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قرآن کی تلاوت ضرور کرو کیونکہ جتنی قرآن کی آیتیں ہیں اتنے ہی جنت میں درجے ہیں قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کو حکم ہو گا کہ پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا، جب وہ ایک آیت پڑھے گا تو اس کا ایک درجہ بلند ہو جائے گا۔

(حوالہ اصول کافی کتاب فضل القرآن وسائل شیعہ جلد ۱ ص ۳۷۰)